30 طریقے

جن سے آپ لوگوں کے دل جیت سکتے ہیں

تالیف: فضیلۃ الشیخ محمود خلیفہ
ترجمہ: پروفیسر حافظ عبدالجبار حفظہ اللہ فاضل کنگ سعود یونیورسٹی ریاض
نظر ثانی: حافظ شاہد محمود فاضل مدینہ یونیورسٹی

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ بیت السلام
لاہور ریاض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

30 طریقے

جن سے آپ لوگوں کے دل جیت سکتے ہیں

تالیف: فضیلۃ الشیخ محمود خلیفہ

ترجمہ: پروفیسر حافظ عبدالجبار حفظہ اللہ فاضل کنگ سعود یونیورسٹی ریاض

نظر ثانی: حافظ شاہد محمود فاضل مدینہ یونیورسٹی

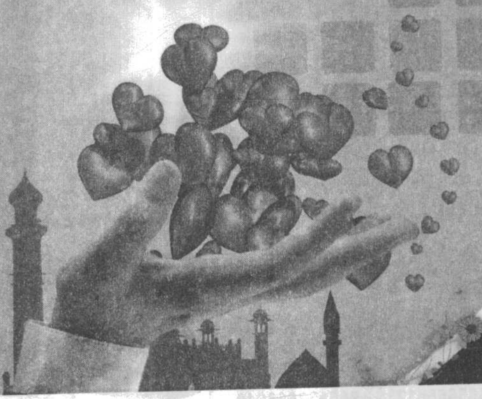

مکتبہ بیت السلام لاہور ریاض
رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
Tel: 042-37361371 Mob: 0321-9350001

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

مکتبہ بیت السلام

کتاب وسنت کی اشاعت کا معیاری ادارہ

اشاعت .... اپریل 2015ء

مکتبہ بیت السلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا معیاری ادارہ
ریاض: Tel: +966114381155 - +966114381122 Fax: +966114385991
Mob: +966542666646,+966566661238,+966532666640
لاہور: Email: bait.us.salam1@gmail.com
Fb:Baitussalam book store
رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ
اردو بازار، لاہور
Tel: 042-37381371
Mob: 0321-9350001
0320-6866123

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

- عرضِ ناشر ---------- 15
- عرضِ مولف ---------- 17
- پہلی فصل ---------- 21
- جذباتی ٹکٹیں ---------- 21
- ٹکٹ نمبر 1 ---------- 24
- لوگوں سے محبت کریں، آپ ان کے دل جیت لیں گے ---------- 24
- لوگوں کو اپنا گرویدہ بنائیں ---------- 26
- ایک کہانی ایک سبق ---------- 28
- ٹکٹ نمبر 2 ---------- 30
- لوگوں کے قریب ہوں، آپ ان کے دل موہ لیں گے ---------- 30
- لوگوں کے قریب کرنے والے تین الفاظ ---------- 31
- پانچ نزدیکیاں اور پانچ دوریاں ---------- 33
- پانچ نزدیک کرنے والی خصلتیں ---------- 33
- پانچ دور کرنے والی خصلتیں ---------- 35
- ٹکٹ نمبر 3 ---------- 37
- آپ کا دل سفید و شفاف ہے، اس پر کالی سیاہی مت انڈیلیں ---------- 37

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ آپ کا دل ---------- 37
❁ بچپن ---------- 37
❁ خاندان ---------- 38
❁ آپ کا دن ---------- 38
❁ ہوا کا جھونکا ---------- 39
❁ ٹکٹ نمبر **4** ---------- 42
❁ لوگوں کی خوشیوں اور غموں میں شریک ہوں، آپ ان کے دل میں گھر کر جائیں گے ---------- 42
❁ شیریں کلامی ---------- 42
❁ لوگوں کے احساسات کو زخمی کریں، نہ ان کے زخموں پر نمک پاشی کریں ---------- 43
❁ ایسا پھول بن کر رہیں، جو زخمی نہیں کرتا ---------- 43
❁ پھول کی طرح مرہم بنیں ---------- 43
❁ کامیابی ---------- 44
❁ ٹکٹ نمبر **5** ---------- 46
❁ لوگوں کے جذبات کا احترام کریں، ان کے احساسات کو زخمی نہ کریں ---------- 46
❁ جذبات اور احساسات ---------- 46
❁ دوسری فصل ---------- 51
❁ درجہ دوم کی ٹکٹیں ---------- 51
❁ اخلاقی ٹکٹیں ---------- 51

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ نکتہ نمبر 6 ---------- 53

❀ اخلاق کی دولت کی فراوانی، لوگوں کے دل جیتنے کی کنجی ---------- 53

❀ لمحہ فکر ---------- 55

❀ ایک نصیحت ---------- 56

❀ ایک اشارہ ---------- 56

❀ ایک توجہ ---------- 56

❀ کہا گیا ہے ---------- 56

❀ یہ بھی کہا گیا ہے ---------- 57

❀ نکتہ نمبر 7 ---------- 59

❀ لوگوں کے ساتھ ادب سے پیش آئیں، ان کے دل جیتیں ---------- 59

❀ نکتہ نمبر 8 ---------- 70

❀ لوگوں سے ذوق کے ساتھ برتاؤ کریں ---------- 70

❀ ذوق کی تفسیر ---------- 71

❀ سماعت میں ذوق ---------- 72

❀ بصارت میں ذوق ---------- 72

❀ ذوقِ لمس ---------- 73

❀ ذوقِ تذوق ---------- 73

❀ ذوقِ شم ---------- 73

❀ ذوقِ ملاقات ---------- 73

❀ نکتہ نمبر 9 ---------- 75

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- لوگوں کے ساتھ انکسار کے ساتھ پیش آنا ---------- 75
- ٹکٹ نمبر **10** ---------- 83
- لوگوں کے ساتھ بردبار بن کر رہیں ---------- 83
- ٹکٹ نمبر **11** ---------- 91
- لوگوں کے ساتھ صبر کے ساتھ پیش آئیں ---------- 91
- ① صبر ---------- 91
- ② لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا اور ان کی اذیتیں برداشت کرنا ---------- 92
- ③ عفو اور درگزر کرنا ---------- 93
- ④ لمحہ عبرت ---------- 94
- چھے مہارتیں جو عفو درگزر میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں ---------- 95
- ٹکٹ نمبر **12** ---------- 96
- لوگوں سے سچ بولیں ---------- 96
- سرگوشی ---------- 99
- ایک اور سرگوشی ---------- 100
- سچائی کامیابی کی چابی ---------- 100
- تیسری فصل ---------- 102
- معاشرتی ٹکٹیں ---------- 102
- ٹکٹ نمبر **13** ---------- 104
- معاشرتی انسان (ملنسار) بنیں آپ لوگوں کے دلوں میں گھر کر جائیں گے ---------- 104

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اسلام کا معاشرتی پہلو ---------- 106
- ٹکٹ نمبر 14 ---------- 109
- خوب صورت سراپا دوسروں کے لیے جاذبِ دل ہوتا ہے ---------- 109
- ایک سرگوشی ---------- 115
- ٹکٹ نمبر 15 ---------- 117
- اچھی بات..... لوگوں کے دلوں میں داخل ہونے کی راہ ہے ---------- 117
- اچھی بات کے بارے میں قرآنی اور نبوی ہدایات ---------- 119
- لفظوں کے تیر ---------- 121
- لوگوں کے درمیان غلط فہمی ---------- 122
- سرگوشی ---------- 124
- ٹکٹ نمبر 16 ---------- 126
- لوگوں کی بات توجہ سے سنیں ---------- 126
- گفتگو شخصیت کا آئینہ ہوتی ہے ---------- 126
- گفتگو میں مہارت ---------- 128
- اس موضوع پر گفتگو کریں جو آپ کے مخاطب کے لیے باعثِ مسرت ہو ---------- 129
- لوگوں کی خوبیوں کی تعریف کریں ---------- 129
- گفتگو میں تکلف سے گریز کریں ---------- 129
- بکواس سے دور رہیں ---------- 129
- کوشش کریں کہ آپ بولنے سے زیادہ سنیں ---------- 130

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- کثرت سے اعتراضات نہ کریں ---------- 130
- ناقابلِ یقین باتوں میں گفتگو کرنے پر زیادہ زور نہ دیں ---------- 130
- پہلی ملاقات ---------- 131
- ٹکٹ نمبر **17** ---------- 133
- دوسروں کے ساتھ دوستی لگا کر ان کا دل جیتیں ---------- 133
- دوست وہ ہے جو ضرورت کے وقت کام آئے ---------- 133
- دوست کا عملی کام ---------- 135
- صدیق (دوست) کا معنی ---------- 136
- آخری بات ---------- 138
- ٹکٹ نمبر **18** ---------- 139
- ہمیشہ اپنا وعدہ پورا کریں، آپ لوگوں کے دل میں گھر کر جائیں گے ---------- 139
- ٹکٹ نمبر **19** ---------- 146
- سادگی اختیار کریں اور لوگوں کے دلوں میں داخل ہو جائیں ---------- 146
- سادگی بڑائی ہے ---------- 147
- چوتھی فصل ---------- 151
- مکالماتی ٹکٹیں ---------- 151
- ٹکٹ نمبر **20** ---------- 153
- مسکراہٹ اور شگفتگی اختیار کریں ---------- 153
- ٹکٹ نمبر **21** ---------- 158
- آپ کی تنقید تعمیری ہونی چاہیے ---------- 158

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- تنقید قبول کرنے کے دو طریقے ---------- 160
- لوگ ایسے شخص کو پسند کرتے ہیں جو ان کے جذبات مجروح کیے بغیر ان کی اصلاح کرے ---------- 161
- جھگڑے سے اجتناب کر کے محفل لوٹ لیں ---------- 161
- براہِ راست تنقید سے گریز کریں ---------- 162
- (۱) لوگ علانیہ نصیحت کرنے کو ناپسند کرتے ہیں ---------- 163
- (۲) کثرت کے ساتھ ملامت کرنے سے احتیاط برتیں ---------- 163
- (۳) غلطی تسلیم کرنا دانش مندی ہے ---------- 163
- (۴) ''میں'' سے دور ہیں ---------- 164
- (۵) اچھے پہلوؤں کو چھوڑ کر صرف منفی پہلوؤں پر ترکیز نہ کریں ---------- 164
- (۶) جو چھوٹی چھوٹی غلطیاں نہیں بھولتا لوگ ایسے شخص کو ناپسند کرتے ہیں ---------- 166
- (۷) بڑی خوش بیانی اور اشارے کی زبان میں غلطیوں پر متنبہ کریں ---------- 166
- (۸) پہلے اپنی غلطی پر گفتگو کریں اور مہذبانہ اور تجویز کے انداز میں بات کہیں ---------- 167
- (۹) لوگوں کے ساتھ فرماں روائی کے انداز میں برتاؤ نہ کریں ---------- 167
- ٹکٹ نمبر 22 ---------- 169
- دوسروں کی آرا کا احترام کریں اور کسی سے یہ نہ کہیں ''تم غلط ہو'' ---------- 169
- ٹکٹ نمبر 23 ---------- 174
- جب آپ سے غلطی سرزد ہو جائے تو معذرت کریں ---------- 174

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معذرت اور درگزر کا مرتبہ ---------- 177

ٹکٹ نمبر 24 ---------- 183

یک رنگی اور واضح انداز اختیار کریں ---------- 183

ٹکٹ نمبر 25 ---------- 186

پھول بنیں ...... کانٹے نہ بنیں ---------- 186

دل کی باتیں ---------- 188

پانچویں فصل ---------- 190

خدمت پر مبنی ٹکٹیں ---------- 190

ٹکٹ نمبر 26 ---------- 192

بارش کے قطرے کی طرح فیض رساں بنیں ---------- 192

عطا وعنایت کا مطلب ---------- 192

عطا کی صورتیں ---------- 193

استاذ کی عطا ---------- 193

دوستی کی عطا ---------- 193

محروموں کو دینا ---------- 193

محبت کی عطا ---------- 194

بارش کا قطرہ ---------- 194

سرگوشی: ---------- 195

ٹکٹ نمبر 27 ---------- 196

تحائف کا تبادلہ باہمی محبت کا ذریعہ ہے ---------- 196

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ تحفہ خریدنے کے لیے چند ہدایات ---------- 197

❁ تحفے کے آداب اور زبان ---------- 198

❁ پہلی زبان ...... میاں بیوی کی زندگی میں تجدید ---------- 199

❁ دوسری زبان ...... شکر ---------- 199

❁ تیسری زبان ...... سلامتی ---------- 199

❁ چوتھی زبان ...... اظہارِ شوق ---------- 199

❁ پانچویں زبان ...... اظہارِ تاسف ---------- 199

❁ تحفہ کس طرح پیش کیا جائے؟ ---------- 200

❁ ٹکٹ نمبر **28** ---------- 201

❁ لوگوں کے کام آئیں ---------- 201

❁ خدمتِ خلق کے منصوبے ---------- 205

❁ ٹکٹ نمبر **29** ---------- 208

❁ دوسروں کے ساتھ تعاون کریں ---------- 208

❁ تعاون کیا ہے؟ ---------- 211

❁ ٹکٹ نمبر **30** ---------- 214

❁ حوصلہ افزائی دوسرے کے لیے مسرت کا باعث بنتا ہے ---------- 214

❁ دوسروں کی حوصلہ افزائی کریں اور ہمیشہ مثبت پہلو تلاش کریں ---------- 215

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

اسلام ایک معاشرتی دین ہے، جو انسانی میل جول اور ربط و ضبط کی تلقین کرتا اور اس کے قواعد وضوابط بتاتا ہے، جب کہ رہبانیت اور لوگوں سے قطع تعلقی کی مذمت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو ایسی تمام عادات سے منع فرمایا ہے جن سے باہمی تعلقات میں دراڑیں پڑنے کا خدشہ ہوسکتا ہے اور ایسی تعلیمات سے نوازا ہے، جس سے لوگوں کے باہمی تعلقات میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔

زیرِنظر کتاب میں اسلامی تعلیمات اور انسانی تجربات کی روشنی میں ایسے 30 طریقے بتائے گئے ہیں، جن پر عمل پیرا ہونے والا فرد بہ آسانی دوسرے کے دل جیت سکتا ہے اور انھیں اپنا گرویدہ بنا سکتا ہے، اس کتاب کی اہم امتیازی خوبی یہ ہے کہ اس میں سب کچھ شریعت کی حدود و قیود میں رہ کر بیان کیا گیا ہے۔

بعض مغربی مصنفین نے بھی ان موضوعات پر خامہ فرسائی کی ہے، لیکن اسلامی تعلیمات سے نابلد ہونے کی بنا پر ان کے لٹریچر میں اسلامی تعلیمات کے روشن پہلوؤں کو بیان نہیں کیا گیا، بلکہ اپنے معاشرتی تجربات کی روشنی میں وہ کتب تصنیف کی گئی ہیں، جو اسلامی معاشرے کے لیے اس قدر مفید مطلب نہیں ہوسکتیں، جتنی قرآن وحدیث کی روشنی میں تیار کردہ کتب ہمارے اسلامی معاشرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے نفع آور ثابت ہو سکتی ہیں۔ امید ہے کہ اس اچھوتے موضوع پر یہ عمدہ تصنیف قارئین کے علم اور عمل میں اضافے کا باعث ہوگی۔

مولف نے اس کتاب کا نام ”30 تذاکر لتدخل قلوب الناس“ رکھا ہے، یعنی 30 ٹکٹیں جن کے ذریعے آپ لوگوں کے دل جیت سکتے ہیں، اسی ترتیب کے مطابق مولف نے 30 اخلاقِ حسنہ اپنی کتاب میں ذکر کیے ہیں اور انھیں 30 ٹکٹیں قرار دیا ہے، جن کے ذریعے آپ لوگوں کے دلوں میں داخل ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کے مولف اور مترجم کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس عمل کی تکمیل میں حصہ لینے والے تمام حضرات کے لیے اسے بلندیِ درجات کا سبب بنائے۔ آمین یا رب العالمین

والسلام

ابو میمون حافظ عابد الٰہی (ایم۔اے)

مدیر مکتبہ بیت السلام لاہور۔ ریاض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مولف

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين، سيدنا محمد وعلىٰ آله وصحبه أجمعين، ومن اهتدىٰ بهداه، وسار علىٰ خطاه إلىٰ يوم الدين. وبعد:

اللہ تعالیٰ نے جب سے حضرتِ انسان کو پیدا کیا ہے، تب سے ہر شخص کا مزاج، اس کی خواہشات اور رجحانات دوسرے سے مختلف ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لوگ سونے اور چاندی کی کانوں کی طرح کانیں ہیں۔ جو جاہلیت میں بہتر تھے، وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں، جب اسلام کی سمجھ حاصل کرلیں۔ روحیں اکٹھے کیے گئے لشکر ہیں، جن کا ایک دوسرے کے ساتھ تعارف ہو گیا، وہ آپس میں مانوس ہو گئے اور جنھوں نے ایک دوسرے کو نہ پہچانا، وہ مختلف ہو گئے۔''[1]

نیز حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ساری زمین سے ایک مٹھی بھری اور اس سے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، چنانچہ آدم کے بیٹے مٹی کی اسی مقدار کے برابر مختلف اثرات رکھتے ہیں، کوئی سرخ ہے، کوئی سفید ہے، کوئی کالا ہے، کوئی

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (۱۷۷۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گندمی ہے، کوئی نرم ہے، کوئی سخت، کوئی پاکیزہ ہے اور کوئی گندا۔"[1]

یہ بات کسی دلیل کی محتاج نہیں کہ ان طبعی اختلافات کے ساتھ ایک ہی طرز کا معاملہ کرنا کسی صورت صحیح نہیں بیٹھتا۔ جو ایک آدمی کے مناسب ہے، وہ دوسرے کے لائق نہیں ہوتا، جو ایک کے ساتھ اچھا ثابت ہو وہ دوسرے کے ساتھ اچھا ثابت نہیں ہوتا، اسی لیے کہا جاتا ہے: "لوگوں کی عقلوں کے مطابق ان سے بات کرو۔"

آنحضرت ﷺ اپنے ساتھیوں کی تعلیم و تربیت کرتے وقت ہر شخص کے مقام و مرتبے کا لحاظ رکھتے اور اس کی نفسیات کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس کے ساتھ برتاؤ کرتے۔ فتح مکہ کے موقعے پر آپ ﷺ نے منادی کو حکم دیا کہ وہ اعلان کر دے:

"جو مسجدِ حرام میں داخل ہو جائے، اس کو امان ہے۔ جو اپنے گھر میں بند ہو جائے، اس کو بھی امان ہے اور جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے لے اس کو بھی امان ہے۔"

ابوسفیان کے گھر کی کیا امتیازی خصوصیت تھی؟ کیا مکے کے کسی گھر میں داخل ہونا اور ابوسفیان کے گھر داخل ہونا برابر نہیں تھا؟

اسی طرح آپ ﷺ نے بعض اوقات مالِ غنیمت اور مالِ فے (وہ مال جو لڑائی کے بغیر مسلمانوں کے ہاتھ لگے) کی تقسیم کے وقت بھی کچھ لوگوں کا خاص خیال رکھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں انتظامی ذمے داریاں تقسیم کیں تو ان کی اہلیت کو سامنے رکھا۔ جو ذمے داری معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے سر لگائی، وہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو نہیں سونپی۔ جو کام ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے سپرد کیا، وہ صہیب اور خالد رضی اللہ عنہما کو نہیں دیا۔

آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا؟ اس لیے کہ آپ ﷺ لوگوں کی نفسیات،

[1] سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم الحديث (١٢٣٠)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی صلاحیتوں اور ان کے دلوں کو گرویدہ کرنے سے مکمل آگاہ تھے۔

مشہور رائٹر ڈیل کارنیگی کا قول ہے:

''مچھلی شکار کرنا میرا مشغلہ ہے، میں کانٹے پر مہنگی اور لذیذ ترین خوارک لگا سکتا ہوں، لیکن میں ہمیشہ کیڑوں کو بطور چارہ لگانا پسند کرتا ہوں، کیوں کہ چارے کے انتخاب کے وقت میں اپنے ذوق کی پابندی نہیں کرسکتا، بلکہ مچھلی ہی نے اس کو نگلنا ہوتا ہے اور وہ کیڑوں کو پسند کرتی ہے، اس لیے اگر آپ اس کو شکار کرنا چاہتے ہیں تو اسے اس کی پسند کا چارہ ڈالیں۔''[1]

ہم بھی لوگوں کے ساتھ برتاؤ کرتے وقت مختلف ذائقوں کو کیوں نہ آزمائیں؟ برطانیہ کے ایک زیرک سیاست دان لارڈ جارج سے پوچھا گیا کہ اس کے سیاسی عروج اور مضبوط حکومت کا کیا سبب ہے، جب کہ دوسرے یورپی ملکوں میں اس کے دیگر ہم عصر سیاست دان اس رتبے تک نہیں پہنچ سکے؟ اس کا جواب تھا: ''میں جس قسم کی مچھلی کا شکار کرنا چاہتا ہوں، اس کو اسی قسم کا چارہ ڈالتا ہوں۔''

حقیقت یہ ہے کہ خوراک اور چارے کا یہ تنوع بہت اہم ہے۔ آپ کے لوگوں کے ساتھ تعلقات جس قدر آپ کے لیے اہم ہیں، اسی قدر ان کے لیے بھی اہم ہے، لہٰذا ان سے گفتگو کرتے وقت ان کے احساسات پر توجہ دیں، اپنی ہر ادا سے دل چسپی اور شوق کا اظہار کریں اور اپنے ذاتی مفاد پر ان کے مفاد کو زیادہ ترجیح اور توجہ دیں۔ جب آپ ان کی طرف داری کریں تو وہ آپ کے ہر کام کو پرجوش انداز میں کرنے کے لیے تیار ہوں گے۔

[1] كيف تكسب الأصدقاء وتؤثر في الناس (ص: ١٩)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم ناگہاں زندگی میں ایسی شخصیات سے ملتے ہیں جو ہمیں اپنی شخصیت کے سحر میں جکڑ لیتے ہیں۔ ہر کوئی ان جیسی کرشماتی شخصیت کی تمنا کرتا ہے، یقیناً ایسی شخصیات میں وہ بنیادی اور اساسی خوبیاں ہوتی ہیں جو دلوں کو مسخر کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ وہ لوگوں کے دلوں کے ساتھ برتاؤ کرنے کے فن میں طاق ہوتی ہیں۔ ہر شخص کے مزاج اور سرشت کو مدِنظر رکھ کر اس کے ساتھ برتاؤ کرنا ایک اہم فن ہے، دوسروں کی محبت، چاہت اور احترام حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں، اس کے عکس ان سب کو کھو دینا بہت آسان ہے، کیوں کہ تخریب ہمیشہ تعمیر سے آسان ہوتی ہے۔

اگر آپ حسنِ سلوک اور عمدہ برتاؤ کی مضبوط عمارت تعمیر کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو یہ سب سے پہلے آپ کے آنگن میں خوشیوں اور مسرتوں کے پھول بکھیرے گی، کیوں کہ آپ لوگوں کی محبت و احترام جیت لیں گے اور ان میں آپ کے ساتھ میل جول رکھنے کی خواہش پروان چڑھے گی، اس کے بعد آپ سے تعلقِ خاطر رکھنے والے بھی خوشی اور سعادت سے ہم کنار ہوں گے اور وہ آپ کے حسنِ سلوک کی مٹھاس سے لذت آشنا ہوں گے۔

میں نے علم و حکمت کے رنگا رنگ باغوں سے لوگوں کا دل جیتنے کے 30 دل کش، عطر آگیں پھول توڑ کر ایک خوش رنگ، خوب نما گلدستۂ محبت تشکیل دیا ہے، جو بڑے شوق اور وجد سے آپ کی خدمت میں پیش ہے ع

زہے نصیب گر قبول افتد!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی فصل

جذباتی ٹکٹیں

دینِ اسلام کی اساس الفت، محبت اور معاشرتی ربط و اجتماع پر قائم ہے۔ یہ عزلت، تنہائی اور زندگی کی ذمے داریوں سے فرار کا دین نہیں۔ قرآن نے مسلمانوں کو یہ دعوت نہیں دی کہ وہ زندگی کی ذمے داریوں اور پریشانیوں سے جی چرا کر کسی ویرانے یا عبادت خانے میں گوشہ نشین ہو جائیں۔

لوگوں کے ساتھ میل جول اور ربط و تعلق رکھنا اِس دین کی تعلیمات کا جوہر ہے۔ رسولِ رحمت ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ فضیلت اس شخص کو حاصل ہے جو لوگوں کے ساتھ ملتا جلتا ہے، ان سے متعارف ہوتا ہے اور تعلقاتِ عامہ کا دلدادہ ہوتا ہے، اپنی ہی ذات کے قلعے میں محصور نہیں رہتا۔

چناں چہ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے:

"وہ مومن جو لوگوں سے ملتا ہے اور ان کی اذیت رسانی پر صبر کرتا ہے، اس مومن سے افضل ہے جو لوگوں سے ملتا جلتا ہے نہ ان کی اذیت رسانی پر صبر کرتا ہے۔"

اس لیے میں آپ سے کہتا ہوں: لوگوں کے ساتھ محبت بھرا میل ملاپ رکھیں، ان کی خوشی غمی میں برابر کے شریک ہوں، ان کے احساسات کی قدر کریں، ان کے جذبات کو مجروح نہ کریں، آپ کا دل آبگینے کی طرح شفاف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اس پر سیاہی نہ انڈیلیں۔

اپنے دل کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت، پھر اپنے والدین اور احباب و اقارب کی محبت سے زندہ و جوان رکھیں۔ محبت شباب کی تجدید کرتی ہے، عمر کو طویل کرتی ہے اور دل کو آشنائے اطمینان کرتی ہے، جبکہ نفرت دلوں کو بدبختی اور سنگ دلی سے بھر دیتی ہے۔ اپنے گھر میں اس قدر محبت کے موسم برقرار رکھیں جس کی فضاؤں میں وہ آزادانہ سانس لے سکیں۔

محبت زخموں پر مرہم کا کام دیتی ہے اور دل میں الفت و مودت کی حرارت گرمائے رکھتی ہے۔

لوگوں کی محبت کو اپنی ذات کی محبت پر ترجیح دیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ [الحشر: ۹]

''اور اپنی ذات پر (ان کو) ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ خود انھیں سخت ضرورت ہو۔''

جو نیک بخت خیر کو صرف اپنی ذات کے لیے ذخیرہ کرتے ہیں تو وہ انھی کے سینوں میں پھنس جاتی ہے۔ اپنے دل کو محبت، شفقت اور درگزر سے معمور رکھیں، وہ بھلے نصیبوں والے ہوتے ہیں جن کے دل حسد، نفرت اور انتقام کی آگ سے جل رہے ہوتے ہیں۔ لوگوں کے دل جیتنے کے لیے درج ذیل طریقے سب سے زیادہ کارآمد ہیں:

ٹکٹ نمبر ایک: لوگوں سے محبت کریں، آپ ان کے دل میں جگہ بنا لیں گے۔

ٹکٹ نمبر دو: لوگوں کے قریب ہوں، آپ ان کے دل موہ لیں گے۔

ٹکٹ نمبر تین: آپ کا دل سفید و شفاف ہے، اس پر کالی سیاہی مت انڈیلیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر چار: لوگوں کی خوشیوں اور غمیوں میں شریک ہوں، آپ ان کے دلوں میں گھر بنا لیں گے۔

ٹکٹ نمبر پانچ: لوگوں کے جذبات کا احترام کریں، ان کے احساسات کو زخمی نہ کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 1:

لوگوں سے محبت کریں، آپ ان کے دل جیت لیں گے

انسان لوگوں اور معاشرے سے دور رہ کر اکیلا زندگی نہیں گزار سکتا، اس کے چند ایک جاننے والے لوگ ضرور ہوتے ہیں، جن کے ساتھ وہ باتیں کرتا ہے، مشورے کرتا ہے اور ان سے اخذ و استفادہ کرتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا﴾ [الحجرات: ١٣]

''اے لوگو! بلاشبہ ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور ہم نے تمھارے خاندان اور قبیلے بنائے، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔''

اس کا یہ یقینی تقاضا ہے کہ انسان اکیلا نہیں رہ سکتا اور معاشرہ تو افراد ہی کے مجموعے کا نام ہوتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر ہمیں یہ ضرور سیکھنا چاہیے کہ ہم کس طرح ان سے محبت کریں؟

لوگوں سے محبت کرنے کا مطلب ہے کہ آپ اپنے دل میں کسی کے بارے میں، خواہ کوئی بھی ہو، کسی طرح کی کوئی نفرت، عداوت یا بدگمانی نہ رکھیں۔

لوگوں کے ساتھ محبت کا تقاضا ہے کہ آپ اپنی استطاعت کے مطابق ان کی مدد کریں۔

لوگوں کے ساتھ محبت یہ مطالبہ کرتی ہے کہ آپ ان کو مذاق اور استہزا کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشانہ نہ بنائیں، بلکہ بڑوں کا احترام کریں، چھوٹوں کے ساتھ شفقت کے ساتھ پیش آئیں،ان کی غلطیوں کی عذر خواہی کریں اور ان کے لیے دلیلیں تراشیں۔

لوگوں سے محبت یہ معنی رکھتی ہے کہ آپ ان کی خیر خواہی کریں، اچھے الفاظ اور خوب صورت اسالیب میں دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی پر مشتمل امور کی طرف راہنمائی کریں۔

لوگوں سے محبت یہ کہتی ہے کہ آپ اپنے قول وفعل اور تلمیح وتعریض کے ذریعے سے ان کو اذیت نہ پہنچائیں، جو اپنے لیے پسند کریں وہی ان کے لیے بھی پسند کریں، ان کے ساتھ بھلائی کریں، ان کی لغزشوں کو معاف کریں، ان کی غلطیوں کی اصلاح کریں، ان کے عذر قبول کریں اور حوادثاتِ زمانہ کی تباہ کاریوں میں ان کے دست و بازو بنیں۔ سعادت اور نیک بختی یہی ہے کہ آپ لوگوں سے محبت کریں۔

ایک دانا سے پوچھا گیا: وہ کون سا کام ہے جس کو ہر کوئی کر سکتا ہے؟ اس نے جواب دیا: لوگوں کے لیے اچھائی کی محبت رکھنا۔

میرے خیال میں اس روئے زمین پر چلنے والے کسی بھی انسان میں جو سب سے زیادہ خوش نما اچھی صفت پائی جا سکتی ہے وہ یہی ہے کہ وہ لوگوں کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے کرتا ہو۔ یہ وہ رویہ اور کردار ہے، جس میں اخلاق کی بلندی، نفس کی پاکیزگی، روح کی رونق اور دل کی رقت ہے، اس میں انسان خود پسندی اور انانیت سے نکل آتا ہے، نفرت، عداوت، حسد اور تکبر کے احساسات کو شکست دیتا ہے اور عجز وانکسار کے نشہ سرمدی سے سرشار ہوتا ہے۔

جو دوسروں کے لیے بھلائی پسند کرتا ہے، وہ ایک بہت بڑے دل کا مالک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے۔ وہ فیاض اور پاکیزہ نفس رکھتا ہے۔ جو شخص اس صفت سے متصف ہے، اس کو مبارک ہو اور جو شخص اپنے نفس کو فیاض اور دوسروں کے لیے بھلائی پسند کرنے والا بنانے کی کوشش میں لگا ہوا ہے، اس کو بھی مژدۂ سعادت ہو۔

جس نے یہ فرمایا، کیا ہی سچ فرمایا:

((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ))

''تم میں سے کوئی ایک ایمان دار نہیں ہو سکتا، جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہو۔''

جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دل میں ایمان کے اِتمام اور اِکمال کو مشروط کیا ہے، اس کے ساتھ کہ بندہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہو۔ اگر آپ اس خوش نما مرتبے تک پہنچ پائیں تو مجھے یقین ہے کہ آپ ایسی لذت اور سعادت سے آشنا ہوں گے، جس کے برابر کوئی سعادت نہیں ہوگی اور جس کا ذائقہ صرف اسی کو نصیب ہوتا ہے جو اس کا تجربہ کرتا ہے۔

آپ بھی اس کا تجربہ کریں، آپ اس حقیقی سعادت کا معنی جان جائیں گے، جس کی تمام لوگوں کو تلاش ہوتی ہے، حالانکہ وہ ان کے سامنے ہوتی ہے۔

لوگوں کو اپنا گرویدہ بنائیں:

یہاں چند نکات درج کیے جاتے ہیں جن پر عمل کر کے آپ پہلی ملاقات یا پہلے تاثر میں کسی کو اپنا گرویدہ بنا سکتے ہیں، کیوں کہ زندگی پہلے تاثرات کو ہمیشہ یاد رکھتی ہے۔ جیسے کہتے ہیں:

"First impression is the last impression."

✿ براہِ راست لوگوں کی آنکھوں میں دیکھنے کی عادت اپنائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- آپ کو قطعی طور پر یہ علم ہونا چاہیے کہ آپ دوسروں سے کیا چاہتے ہیں اور اس کی حدود کیا ہیں، تاکہ آپ کا پیغام، جو آپ لوگوں تک پہنچانا چاہتے ہیں، واضح اور متعین ہو۔
- آپ کے جسم کو جھوٹ بولنے کا سلیقہ نہیں آتا، چنانچہ غیر محسوس انداز میں وہ آپ کی حرکات کے ذریعے سے آپ کے خیالات اور احساسات کو صحیح صحیح نقل کر دیتا ہے۔
- جب آپ پہلی مرتبہ کسی شخص سے ملیں تو خلافِ عادت کوششیں صرف نہ کریں۔ پریسٹن یونیورسٹی کے محققین نے ایک تحقیق کی جس میں طلبا سے پہلی ملاقات میں لوگوں کی توجہ حاصل کرنے کے طریقوں کے بارے میں پوچھا گیا تو جو نتائج سامنے آئے ان کے مطابق جوش میں مبالغہ ناکامی کا ایک سبب تھا۔
- زبردستی مسکرانے کی کوشش نہ کریں۔ ضرورت سے زیادہ ہوشیاری دکھانے کی سعی نہ کریں۔ بہت زیادہ مودب بننے کی اداکاری بھی نہ کریں یا فریقِ ثانی کو اتنا احترام نہ دیں، جس سے آپ کے اپنے احترام میں فرق آ جائے۔
- پروفیسر البرٹ نے ایک تحقیق کی، جس میں اس کے سامنے یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ ہم اپنی زندگی میں جن پیغامات کے ذریعے سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں، وہ کچھ اس طرح ہیں:

"55% باڈی لینگویج۔ 38% آواز کا اتار چڑھاؤ اور 7% الفاظ کا اثر۔"

- آنکھوں کے ذریعے سے مکالمہ بازی اور گفتگو کرنے کی صلاحیت اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کو اپنی ذات پر اعتماد ہے۔ آنکھیں جھکائے رکھنا اس بات کی علامت ہے کہ ایسا شخص حسبِ سیاق اطاعت گزار ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مسکراہٹ گرم جوشی کا عکس، اعتماد کا مظہر اور الفت کا بیان ہوتی ہے، لیکن خبردار نامناسب موقع پر مسکراہٹ کمزوری اور بے اعتمادی کی ترجمانی کرتی ہے۔
- ایک ثانیے کے لیے پپوٹوں کو اوپر اٹھانا دوستی کی علامت ہوتی ہے۔

ایک کہانی ایک سبق:

ایک آدمی کا ایک بیٹا تھا، جو انتہائی ضدی تھا، اس کو خوش کرنا جوئے شیر لانا تھا۔ ایک دن اس کو اس کے باپ نے کیلوں (میخوں) سے بھرا ہوا ایک تھیلا دیا اور کہا: ''جب تم اپنے اعصاب پر قابو کھونے لگو یا کسی آدمی کے ساتھ تمھارا اختلاف ہو جائے تو باغ کی دیوار میں ایک کیل ٹھونک دینا۔''

پہلے دن اس لڑکے نے 38 کیل ٹھونکے، دوسرے دن اس نے اپنے اعصاب کو قابو کرنا سیکھنا شروع کر دیا اور کیلوں کی تعداد روزانہ کم ہونے لگی۔

لڑکے نے یہ حقیقت جان لی کہ اس نے بڑی آسانی سے اپنے آپ کو قابو میں رکھنے کا فن سیکھ لیا ہے۔ جس دن اس نے ایک کیل بھی نہ ٹھونکا، اس دن وہ اپنے باپ کے پاس گیا اور کہنے لگا: ''اب مجھے کیل ٹھونکنے کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔'' باپ نے کہا: ''اب ہر اس دن جس دن تم اپنے اعصاب کو قابو میں رکھو، ایک ایک کر کے ان کیلوں کو نکالتے جانا۔''

اس نے حسبِ سابق کیلوں کو نکالنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ ایک ایک کر کے اس نے سارے کیل نکال دیے اور اپنے باپ کو بتانے کے لیے گیا کہ اس نے یہ چوٹی بھی سر کر لی ہے۔ باپ نے بیٹے کو اپنے ساتھ لیا اور اس دیوار کے سامنے لا کھڑا کیا اور اس سے کہنے لگا:

''بیٹا! تم نے بہت اچھا کیا ہے، لیکن ان سوراخوں پر بھی دھیان دے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو تم نے اس دیوار میں کر دیے ہیں۔ یہ پہلے کی طرح کبھی نہیں ہو گی۔ جب تمھارے اور دوسروں کے درمیان تلخ کلامی ہو جائے اور تمھارے منہ سے چند برے الفاظ نکل جائیں تو یہ الفاظ ان کے دلوں کی گہرائیوں میں ایسے ہی چھید کر دیں گے جو تم اس دیوار پر دیکھ رہے ہو۔"

یہ ممکن ہے کہ آپ کسی انسان کو چھری مار دیں، پھر چھری اس کے پیٹ سے نکال لیں، لیکن اس کے جسم پر اس گہرے زخم کا نشان ضرور چھوڑ دیں گے، اس لیے یہ اہم نہیں کہ آپ نے کتنی مرتبہ اپنے اس فعل پر افسوس کا اظہار کیا، کیوں کہ زخم تو ابھی تک موجود ہے اور زبان کا زخم نیزے کے زخم سے گہرا ہوتا ہے:

جِرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا الْتِيَامُ
وَلَا يَلْتَامُ مَا جَرَحَ اللِّسَانُ

"تلوار کے زخم مندمل ہو جاتے ہیں، لیکن زبان کے زخم مندمل نہیں ہوتے۔"

سچے دوست نادر جواہر ہوتے ہیں، وہ آپ کو خوش کرتے ہیں، آپ کی مدد کرتے ہیں، ہر وقت آپ کی بات سننے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ جب آپ کو ان کی ضرورت محسوس ہو، آپ ان کو کھلے دل کے ساتھ اپنے پہلو میں کھڑا پائیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ٹکٹ نمبر 2:

لوگوں کے قریب ہوں، آپ ان کے دل موہ لیں گے

لوگوں کی تعریف کر کے، ان کی اچھائیوں کا اظہار کر کے اور ان کی خصوصیات اور صلاحیتوں کا اعتراف کر کے ان کے قریب ہوں۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ ان کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو کان اور ایک زبان عنایت کی ہے، تا کہ ہم بولنے سے زیادہ سنیں۔ جو آپ سے بات کر رہا ہو، اس کی گفتگو مکمل توجہ کے ساتھ سننا، آپ کو دوسروں کی نگاہ میں محبوب، ان کے دل کے قریب اور ان کی نظر میں پروردہ تہذیب قرار دے گا۔

''سلام کو آپس میں عام کر دو۔'' ایک دل کش نصیحتِ نبوی ہے، جو لوگوں کے دلوں کو مسخر کرنے میں جادوئی طاقت رکھتی ہے، اس لیے جس کو جانتے ہیں، اس کو بھی سلام کہیں اور جس کو نہیں جانتے، اس کو بھی سلام کہیں، آپ کے بہت زیادہ دوست بن جائیں گے، لیکن صرف اس کو قریبی دوست بنائیں جو آپ کے لائقِ مزاج ہو۔

''جیسا کرو گے، ویسا بھرو گے۔'' لہٰذا لوگوں کے ساتھ اس طرح پیش آئیں، جس طرح آپ چاہتے ہیں کہ وہ آپ کے ساتھ پیش آئیں اور یہ یاد رکھیں، آپ کا دوسروں کے متعلق کہا گیا کوئی قول یا کوئی فعل جلد یا بدیر آپ ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف لوٹ کر آئے گا۔

اپنے لباس، سراپے، کھانے پینے اور آرام کا خیال رکھیں۔ یہ انانیت نہیں، بلکہ یہ آپ کے نفس کا آپ پر حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس کا حکم دیا ہے، اس کے بعد دوسروں کے حقوق ادا کریں، تاکہ آپ کی یہ ادائے حقوق مکمل صورت میں رونما ہو۔

''پہلے تولیں، پھر بولیں۔'' کتنے الفاظ ہیں جنھوں نے بولنے والوں کو ہلاکت کی گہرائیوں میں پھینک دیا اور وہ ندامت کے آنسو بہاتے رہے، اس لیے آپ کے الفاظ نرم، لطیف اور خوش گوار ہونے چاہییں، جس طرح ہم دوسروں سے سننا چاہتے ہیں۔

''خوب صورت بنیں، پوری کائنات خوب صورت نظر آئے گی۔'' آپ کے اخلاق جتنے زیادہ بلند پایہ ہوں گے، دوسرے بھی اتنی ہی بلندیِ اخلاق کا مظاہرہ کریں گے۔

لوگوں کے قریب کرنے والے تین الفاظ:

شاید کچھ لوگ ان تین الفاظ کے کرشماتی اثرات سے آگاہ نہ ہوں، ان تین الفاظ کو سیکھیں، سکھائیں اور ان کو عمل میں لائیں:

1. براہِ مہربانی!
2. مجھے افسوس ہے!
3. شکریہ!

کتنی عمدہ بات ہے، جب آپ کوئی غلطی کریں، خواہ وہ معمولی ہی ہو تو کہیں: مجھے افسوس ہے!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتنا خوب صورت انداز ہے کہ جب آپ کوئی چیز مانگیں تو کہیں: براہِ مہربانی! کتنا شائستہ اسلوب ہے، جب کوئی آپ کی کسی طرح کی خدمت بجا لائے تو کہیں: شکریہ!

بہت سارے لوگ دوسرے لوگوں کی اجازت کے بغیر ہی ان کی چیزیں لے لیتے ہیں۔ بہت سے ایسے بھی ہیں جو غلطی کرتے ہیں، آپ کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش آتے ہیں، بلکہ دشنام طرازی میں بھی بخل نہیں کرتے، لیکن ''مجھے افسوس ہے'' کہنے سے بخیلی کرتے ہیں اور ایسے تو بہت زیادہ ہیں جن کی آپ خدمت کرتے ہیں، مدد کرتے ہیں، ان کو سہارا دیتے ہیں، بلکہ ہوسکتا ہے، کسی وقت آپ نے ان کو موت کے منہ سے بچایا ہو، لیکن آپ کو ان کی زبان سے ''شکریہ'' کا لفظ سننا نصیب نہیں ہوتا۔

لوگوں کی ایک کثیر تعداد ان الفاظ کو کوئی اہمیت نہیں دیتی، بلکہ وہ ان کو سادگی یا شخصیت کی کمزوری یا بے مقصدیت پر محمول کرتے ہیں، لیکن ان کو علم نہیں کہ جب وہ کسی ایسے شخص سے کہتے ہیں: ''بھائی مجھے افسوس ہے!'' جس کے جذبات کو انھوں نے مجروح کیا ہوتا ہے یا جس کے حق میں کوئی غلطی کی ہوتی ہے تو وہ اس زخم پر مرہم رکھتے ہیں۔

اسی طرح وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ جس نے ان کے ساتھ کوئی اچھا سلوک کیا ہو اور وہ اس کو شکریہ کہہ دیں تو وہ اس کی عزت کرتے ہیں، اس کا حق ادا کرتے ہیں، اس کو مزید اچھائی کرنے پر حوصلہ دیتے ہیں اور وہ اس کے ساتھ محبت کے دروازے کھول دیتے ہیں۔

ایسے ہی وہ اس حقیقت سے بھی ناآشنا ہیں کہ جب ان کو کسی چیز کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت محسوس ہوتی ہے تو وہ باقاعدہ اجازت لے کر طلب کریں تو ان کا یہ "براہِ مہربانی" کہنا محبت کی راہ ہموار کر دے گا۔ جو ان کو مطلوب ہے، وہ آسانی سے مل جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ اس انسان کی عزتِ نفس اور جاہ و مرتبے کی بھی پاسداری کرے گا۔

چونکہ یہ الفاظ محبت و مودت کی راہ کھول دیتے ہیں، دوسرے کے احترام اور عزت کی پاسداری کرتے ہیں، زخم کا علاج کرتے ہیں، دل کی دل داری کرتے ہیں، دینے والے کے ولولے کو تازہ کرتے ہیں، اس کی فیاضی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اس لیے ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے کثرت کے ساتھ ان کا استعمال کریں۔ یہ الفاظ اپنے آپ کو بھی سکھائیں، اپنے بچوں کو بھی، اپنے گھر والوں اور اپنے دوستوں کو بھی، تاکہ ہم لوگوں کے حقوق کی حفاظت کریں، ان سے اجازت طلب کریں اور ان سے اپنی غلطیوں کی معافی مانگیں، ان کی نیکی اور حسنِ سلوک کا احترام کریں۔ یہ وہ ثقافت ہے جو ہر کسی کے نصیب میں نہیں۔ جو یہ آداب اپنے آپ کو سکھاتا ہے اور ان کے مطابق اپنے نفس کی تربیت کرتا ہے، یہ گوہر اسی کے ہاتھ لگتا ہے۔

پانچ نزدیکیاں اور پانچ دوریاں

پانچ نزدیک کرنے والی خصلتیں:

1 اللہ کا قرب۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

"اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام کو بلاتے ہیں اور کہتے ہیں: میں فلاں آدمی سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے محبت کرو، چنانچہ جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر وہ آسمان میں منادی کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتے ہیں، تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے اس سے محبت کرنا شروع کر دیتے ہیں، پھر زمین میں اس کو مقبولیت سے نواز دیا جاتا ہے۔"

2 سلام پھیلانا۔ حدیثِ نبوی ہے:

"تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے، جب تک ایمان نہ لے آؤ اور تم ایمان دار نہیں بنو گے، جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تم کو ایک کام نہ بتاؤں، جب تم وہ کرنے لگو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگ جاؤ گے؟! آپس میں سلام عام کرو۔"

3 نرم خوئی۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾ [آل عمران: ١٥٩]

"پس (اے نبی!) آپ اللہ کی رحمت کے باعث ان کے لیے نرم ہو گئے۔ اگر آپ تند خو اور سخت دل ہوتے تو وہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے، چنانچہ آپ ان سے درگزر کریں اور ان کے لیے بخشش مانگیں اور ان سے (اہم) معاملات میں مشورہ کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسا کریں، بے شک اللہ بھروسا کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ تحائف کا تبادلہ۔ فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

''تحائف کا تبادلہ کرو، تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے۔''

⑤ لوگوں کے مال و مناصب سے بے رغبتی رکھنا۔ فرمانِ مصطفیٰ ہے:

''دنیا سے بے رغبت ہو جا، اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے رغبت ہو جا، لوگ تیرے ساتھ محبت کریں گے۔''

پانچ دور کرنے والی خصلتیں:

① اللہ سے دوری۔ پہلی حدیث کا تکملہ ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے نفرت کرتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام کو بلاتے ہیں اور کہتے ہیں: میں فلاں آدمی سے نفرت کرتا ہوں، تم بھی اس سے نفرت کرو، چنانچہ جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور اہلِ آسمان میں اعلان کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے نفرت کرتے ہیں، تم بھی اس سے نفرت کرو، چنانچہ وہ اس سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں، پھر زمین میں اس کے لیے نفرت پھیلا دی جاتی ہے۔''

② مسلمانوں کے ساتھ سختی کرنا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾ [آل عمران: ١٥٩]

''پس (اے نبی!) آپ اللہ کی رحمت کے باعث ان کے لیے نرم ہو گئے۔ اگر آپ تند خو اور سخت دل ہوتے تو وہ سب آپ کے پاس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے چھوٹ جاتے، چنانچہ آپ ان سے درگزر کریں اور ان کے لیے بخشش مانگیں اور ان سے (اہم) معاملات میں مشورہ کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ پر بھروسا کریں، بے شک اللہ بھروسا کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

③ بخل اور کنجوسی کرنا۔ حدیثِ نبوی ہے:

''سخی اللہ کے قریب، بندوں کے قریب، جنت کے قریب اور جہنم سے دور ہوتا ہے، جب کہ بخیل اللہ سے دور، بندوں سے دور، جنت سے دور اور جہنم کے نزدیک ہوتا ہے۔''

④ دنیا میں انہماک اور آخرت سے غفلت رکھنا۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

''دنیا کسی پر نہیں کھلتی کہ اللہ تعالیٰ ان کے درمیان قیامت تک نفرت اور عداوت ڈال دیتے ہیں۔

⑤ لوگوں کی جیبوں پر دھیان رکھنا۔ حدیثِ نبوی ﷺ ہے:

''دنیا سے بے رغبتی کر، اللہ تیرے ساتھ محبت کرے گا، جو لوگوں کے پاس ہے، اس سے بے رغبتی دکھا، لوگ تیرے ساتھ محبت کریں گے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 3:

آپ کا دل سفید و شفاف ہے، اس پر کالی سیاہی مت انڈیلیں

آپ کا دل:

روشن دن کی طرح سفید، اجلا اجلا اور نکھرا ہے، اس اجلے پن کو حسد کے داغوں سے بدنما اور گدلا نہ کریں۔ کسی کو آسودگی اور خوش حالی میں دیکھ کر اپنے سینے میں جلن محسوس نہ کریں، بلکہ اس کو اپنی کامیابی کا زینہ بنائیں۔ دوسرے کی برتری اور فوقیت سے اپنے عزم کو ولولۂ تازہ مہیا کریں اور پس ماندگی اور کوتاہ ہمتی پر اکتفا کر کے نہ بیٹھ جائیں۔

حسد اور جلن کے تمام دروازے بند کر دیں۔ اگر یہ آپ کے دل میں گھس گیا تو وہاں ناامیدی کی فصل بو دے گا اور اس کو خانہ ویران میں تبدیل کر دے گا۔

بچپن:

ماں وہ پہلا گہوارہ ہوتا ہے، جہاں بچہ تہذیب اور تربیت سیکھتا ہے۔ جب دل کے اوراق بالکل خالی ہوتے ہیں، اس وقت ان پر تہذیب و تربیت کا جو نقش بھی کندہ کر دیا جائے، اس کا عکس کبھی میلا نہیں ہوتا، اس لیے ایک ماں کو بہت زیادہ سمجھ دار اور بیدار مغز ہونا چاہیے۔ اس کو چاہیے کہ وہ بچے کو خاندانی نجابت،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وطنی غیرت اور دینی حمیت کے مطابق پروان چڑھائیے۔ اسے اپنی زبان، اپنی ثقافت اور اپنی روایات کا امین بنائے۔ ان کو نوکروں، ماماؤں، اصیلوں کے سپرد نہ کر دے کہ وہ انھی کی شکستہ و غیر مہذب زبان بولنا شروع کر دے، انھی کی عادات کا عادی ہو جائے اور اپنی نجابت اور اُصالت کو بھول جائے۔ جو ماں اپنی اولاد کو نوکروں اور غیروں کے سپرد کر دیتی ہے، وہ ان کے بچپن کے جمال کو گہنا دیتی ہے اور ان کو بد تہذیبی کے دلدل میں پھینک دیتی ہے۔

خاندان:

جب افرادِ خانہ ایک ساتھ ہوں، ہر کوئی ایک دوسرے کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف ہو، ایک دوسرے کے دکھ درد کا ساتھی ہو، انھیں ایک دوسرے کا احساس ہو تو یہ لمحات انسان کی زندگی کی قیمتی ترین متاع ہوتے ہیں، ان پر مسرت لمحات کو بے کار کی طولانی گفتگو میں برباد نہیں کرنا چاہیے۔ روزانہ کی مصروفیات کو اپنے پر اس قدر حاوی نہیں کر لینا چاہیے کہ وہ ہر جگہ سایہ بن کر انسان کا تعاقب کرتی رہیں۔

اپنے چھوٹے بچوں، بہن بھائیوں کی چھوٹی حرکتوں سے محظوظ ہوں، وہ جو نئی چیزیں سیکھتے ہیں، پھر ان کو فخریہ انداز میں بیان کرتے ہیں، ان کو سنیں، ان کی حوصلہ افزائی کریں اور یہ یاد رکھیں، کتنوں کو آپ کا انتظار رہتا ہے کہ آپ ان کے ساتھ وقت گزاریں، چاہے وہ مختصر ہی ہو۔

آپ کا دن:

اپنے روشن اور پر امید دن کو ماضی کی پشیمانیوں اور مستقبل کے اندیشوں سے مکدر نہ کریں۔ یہ صاف ستھرا، سورج کی روشنی میں نہایا ہوا تر و تازہ اور نکھرا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکھرا دن اللہ کی نعمت ہے، اس کو اسی طرح صاف شفاف قبول کریں۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھیں اور اس میں جو کرنا چاہتے ہیں کریں، لیکن یہ یاد رکھیں کہ اس میں ایسا کوئی کام نہ کریں جو آپ کے خلاف ہو جائے۔

ہوا کا جھونکا:

کیا ہم نے کبھی گرمیوں کی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا بننے کا تجربہ کیا ہے، جس کا آنا مسافروں کے لیے راحتِ جاں ہوتا ہے؟ یا کبھی ہم نے ان جگہوں کو، جہاں رہتے ہیں، زیادہ پر جمال اور خوش نما بنانے کی کوشش کی ہے؟ چلو یہ نہیں تو اس سے اور نیچے آتے ہیں، کیا ہم نے کبھی ان جگہوں کو، جہاں سے گزرتے ہیں، کوشش کی ہے کہ کم از کم ان کو خراب تو نہ کریں؟

اگر ابھی تک ایسا نہیں کیا تو اب کرنے کا عزم کریں۔ ہوا کا جھونکا بننے کا تجربہ کریں، اپنے لیے دو پر بنائیں، ان پر سوار ہو کر خوب صورت دنیا کی سیر کو نکلیں اور جہاں رہتے تھے، اس جگہ کو چھوڑ دیں۔ اپنے پروں کے ساتھ خوشیوں اور مسرتوں کے شہروں کی جانب محوِ پرواز ہوں اور دکھوں، غموں کے کانٹوں کو بے وقوفوں کے لیے چھوڑ دیں۔ اس وحشت ناک، افسردہ ماضی کو طاقِ نسیان میں رکھ دیں اور خوشیوں کی فضاؤں میں پرواز کریں۔ ہمیشہ اپنے ہونٹوں پر صاف شفاف مسکراہٹ کو سجائے رکھیں۔ ہر چیز کو مثبت انداز میں دیکھیں، حتیٰ کہ بدنما چیزوں کو بھی مثبت نگاہ سے دیکھیں۔ ہر بدنما اور بدصورت چیز کے اندر کچھ خوب صورت بھی ہوتا ہے، جس طرح ہر خوب صورت میں کچھ بدصورت بھی ہوتا ہے، چنانچہ ان اشیا میں خوب صورت کو دیکھیں اور بدصورت کی تلاش سادہ لوحوں کے لیے چھوڑ دیں۔ تب آپ کو اپنی زندگی میں ہر چیز خوب صورت اور خوش نما ہی نظر آئے گی۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزادروی کے ساتھ فضاؤں کی وسعت میں تیریں، مسرتوں کی شعاعیں بکھیریں، تعمیری کردار ادا کریں، معاشرے کی ترقی میں حصہ ڈالیں، علم کی شمع فروزاں رکھیں اور اپنے دین کی نصرت کریں۔ ہر ایک کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آئیں، یہ بھی صدقہ ہے۔ غریبوں کی مدد کریں، بوڑھوں کا ہاتھ تھامیں، بے کسوں اور اپاہجوں کا سہارا بنیں۔ ایک بیج بن کر اپنی ذات کو بوئیں اور اس کو اپنی ذات کے ساتھ سینچیں، تاکہ آپ ایک ایسا تناور اور مہربان درخت بن کر پروان پائیں، جس کے سائے میں تمام لوگ آرام کریں۔

میری زندگی کا سفر بڑا طویل تھا، میں اس کے سمندر کی بے کنار گہرائیوں میں اتر گیا۔ میرے پاس لکڑی کی ایک خستہ حال ناؤ تھی اور دو چپو تھے، جن کے سہارے میں نے اپنے سفر کو جاری رکھا۔ میں چلتا گیا اور نامعلوم منزلوں کی تلاش میں چپو پہ چپو چلانے لگا۔ میں اپنے سمندرِ حیات میں کسی خشک جزیرے کی تلاش میں تھا، کسی بندرگاہ، کسی کنارے کی جستجو میں تھا، لیکن سفر تھا کہ تمام ہونے کو نہیں آ رہا تھا۔ کوئی کنارہ نظر نہیں آ رہا تھا کہ میری وہ خستہ حال کشتی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگئی، اس نے میرا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا۔ چپو بھی ٹوٹ گئے اور ہاتھ سے چھوٹ گئے۔ میں نے اپنے ہاتھوں کو چپو بنا کر چلانے کی کوشش کی، ہاتھ بھی بھلا اس کھلے اور بحرِ بے پیدا کنار میں میری کشتی کو ساحل پر لگا سکتے تھے! یقیناً نہیں، لیکن جوں ہی مجھے یہ خوفناک خیال آتا کہ میری کشتی ڈوب جائے گی، میرے ہاتھ چپو بننے کی کوشش کرتے اور میں اپنے سفر کو جاری رکھنے کی سعیِ پیہم کرنے لگتا۔ ایسے میں ایک خوش گوار ہوا کا جھونکا آیا، وہ مہربان ہوا میری کشتی کو چلانے لگی اور آہستہ آہستہ اس نے مجھے کنارے پر لگا دیا۔ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہربان ہوا کا جھونکا آپ تھے، جو میری زندگی کے وسیع وعمیق سمندر میں میرے دل کی ہچکولے کھاتی اور آمادۂ غرق نازک سی کشتی کے لیے دست و بازو بنے اور اس کو چلا کر نجات اور کامیابی کے ساحل پر لگا دیا۔

وہ ہوا کا جھونکا جس نے میری کشتی کو آزمایش سے نکالا، میری کشتی کو چلایا، وہ جھونکا جو اپنے دوش پر کنارے پر پہنچنے کی امید لے کر آیا۔ میرے لیے ہمیشہ وہ جھونکا بن کر رہیں، کبھی تند و تیز آندھی نہ بنیں، کیوں کہ یہ نرم و مہربان جھونکا کشتی کو سلامتی کے ساحل پر لگانے کے لیے حرکت میں آتا ہے، جب کہ آندھی کشتی کے توازن کو خراب کر کے اس کو توڑنے اور سمندر کی اتھاہ گہرائیوں میں غرق کرنے کا پیغام لے کر آتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 4:

لوگوں کی خوشیوں اور غموں میں شریک ہوں، آپ ان کے دل میں گھر کر جائیں گے

دوسروں کے غموں پر اپنی خوشیوں کے ساتھ نمک پاشی نہ کریں۔ جب آپ کے کسی چاہنے والے کے دل کو رنج و الم نگار کر رہے ہوں تو اس کے غم کا احترام کرتے ہوئے اس کے پاس شاداں و فرحان نہ آئیں۔ اگر آپ اس کی غم گساری کرنا چاہتے ہیں تو مذاق کے انداز میں اس کے احساسِ غم کو کم کرنے کی کوشش نہ کریں، بلکہ وہ لمحہ اس کے ساتھ اس طرح گزاریں کہ وہ محسوس کرے کہ آپ اس کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں۔

شیریں کلامی:

ہم اکثر سنتے ہیں کہ یہ لفظ ایسے صاحب پر بولا جاتا ہے جو فنِ گفتگو میں طاق ہوتے ہیں اور خوب صورت الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔ ایسے لوگ ہر دل عزیز ہوتے ہیں، کیوں کہ وہ کسی کو بدکلامی کے ساتھ گزند نہیں پہنچاتے۔ وہ لعنت و ملامت اور طنز و تعریض کے الفاظ سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ ان کی نصیحت قبول کی جاتی ہے، کیوں کہ وہ اس کو شیریں الفاظ کے ساتھ سجا کر خوش نما مسکراہٹ کی پلیٹ میں رکھ کر پیش کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ بھی اپنی زبان کو شہد کی مٹھاس بنانا چاہتے ہیں تو اس مقولے پر عمل کریں، آپ ہرگز ملامت نہیں کیے جائیں گے۔

لوگوں کے احساسات کو زخمی کریں، نہ ان کے زخموں پر نمک پاشی کریں:

جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے روزگار کی نعمت سے نوازا ہو، اس کو کسی ایسی محفل میں، جہاں بے روزگار افراد بیٹھے ہوں یا ایسے افراد ہوں جو کم رتبے کے مالک ہوں، وہاں اپنے بڑے بڑے تجارتی منصوبوں، جائداد اور دور دراز کے تفریحی دوروں کو موضوع گفتگو بنا کر شیخی نہیں بگھیرنی چاہیے، بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ کتنے ایسے صاحبِ ثروت افراد ہیں جو اطمینان اور سعادتِ قلب سے محروم ہیں، ان کے زخموں میں اضافہ نہ کریں۔

ایسا پھول بن کر رہیں، جو زخمی نہیں کرتا:

وہ عورت جو اولاد کی نعمت سے مالا مال ہے، اس کو ایسی مجلس میں جہاں اولاد کی نعمت سے محروم اور بانجھ عورتیں بھی ہوں، اپنے بچوں، ان کی معصوم شرارتوں اور اپنی خوشیوں کے بارے میں بات نہیں کرنی چاہیے، بلکہ اس انداز میں بات کرنی چاہیے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت ایک بہت بڑی اور تھکا دینے والی ذمے داری ہے، تاکہ ان کے زخموں میں مزید زخموں کا اضافہ نہ ہو جائے۔

پھول کی طرح مرہم بنیں:

جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ تعلیمی مواقع اور ڈگریوں سے نوازا ہو، اس کو چاہیے کہ ایسے افراد کے درمیان، جو ان پڑھ یا کم پڑھے لکھے ہوں، اپنی ڈگریوں اور تعلیمی کامیابیوں اور علمی قابلیت کو موضوع گفتگو نہ بنائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البتہ یہ کہیں کہ علم ڈگریوں کا نام نہیں، کتنے لوگ ایسے ہیں جو بڑی ڈگریاں اورعلمی مناصب رکھتے ہیں، لیکن وہ پڑھتے ہیں نہ لکھتے ہیں، تاکہ ان کو تسلی ہو۔

جس شخص کے والدین زندہ ہوں، اس کو چاہیے کہ والدین سے محروم افراد کے سامنے ان کی شفقت اور محبت کا ذکر نہ کرے، تاکہ ان میں محرومی کا احساس گہرا نہ ہو جائے، بلکہ یہ کہیں کہ اگر والدین فوت ہو جائیں تو آدمی کو اپنی ذات پر انحصار کرنا پڑتا ہے، جس کی وجہ سے اس کی شخصیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔

جس کو اللہ تعالیٰ نے صحت، حسن، آزادی، کامیابی، مال، سماعت، بصارت یا کسی بھی نعمت سے نوازا ہو اور دوسرے کو اس سے محروم کیا ہو تو یاد رکھیں: ''اللہ تعالیٰ ہی صاحبِ فضل واحسان ہے اور وہی منقسمِ حقیقی ہے۔'' لوگوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرنا ایک اعلیٰ وصف ہے۔

ارادی طور پر یا غیرارادی طور پر کسی کے جذبات کو مجروح کرنا تکلیف دہ اورحقارت آمیز رویہ ہے۔ دوسروں کے زخموں پرخوشی کے شادیانے نہ بجائیں۔ زخم گہرا ہوتا جاتا ہے اور وہ مزید گہرائی کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ آپ بھی کسی دن ان کی جگہ پر ہو سکتے ہیں، کیوں کہ دن پھرتے رہتے ہیں اور نعمتیں زوال پذیر بھی ہو جاتی ہیں۔

اس لیے دوسروں کو ٹھیس نہ پہنچائیں، بلکہ ان کے زخموں پر مرہم رکھیں۔ آپ کا دل سفید چاندی کی طرح شفاف ہے، اس کو سیاہ نہ کریں۔

کامیابی:

دوسروں کی کامیابی کے لمحات کو کسی جارحانہ جملے سے تباہ نہ کریں، اس کی کامیابی کو کسی ایسے جملے سے آلودہ نہ کریں کہ اس کو اپنی کامیابی، کامیابی ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محسوس نہ ہو اور وہ اپنا سا منہ لے کر رہ جائے۔

دوسروں کی خوشیوں میں شریک ہوں، ان کی راہوں میں پھول بچھائیں، ان پر خوشیوں کی ضیاپاشی کریں اور اپنے خوب صورت الفاظ اور مسرت آمیز جملوں کے ساتھ اس کامیابی کی روح کو کندہ کریں۔

تجربہ کر کے دیکھیں!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 5:

لوگوں کے جذبات کا احترام کریں، ان کے احساسات کو زخمی نہ کریں

جذبات اور احساسات:

انسان احساسات اور جذبات کا مرقع ہے، وہ اس شخص کی طرف مائل ہوتا ہے جو اس کو سمجھتا ہے اور اس کے جذبات کی قدر کرتا ہے، گویا وہ اپنی ترکیب اور تشکیل میں آبگینے کے مشابہ ہے، جس پر ایک معمولی سی خراش بھی شکل کے خدوخال کو بدل کر رکھ دیتی ہے، بلکہ بسا اوقات یہ خراش شکل کو مکمل طور پر توڑ دیتی ہے۔

ایک آدمی ایک جنگ میں شریک ہونے کے لیے اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر میدانِ کارزار کی طرف عازمِ سفر ہوا۔ جب جنگ ختم ہوئی اور اس نے واپسی کی راہ لی تو اس کو راستے میں بتایا گیا کہ اس کی بیوی اس کی غیر موجودگی میں چیچک کے مرض میں گرفتار ہو گئی تھی، جس کی وجہ سے اس کا چہرہ بہت زیادہ بدنما ہو گیا ہے۔ اس نے اس خبر کو گہری خاموشی اور شدید دکھ کے ساتھ سنا، دوسرے دن اس کے رفقائے سفر نے کیا دیکھا کہ اس کی دونوں آنکھیں بند ہیں، انھیں اس کی حالت پر بڑا ترس آیا اور جب ان کو یقین ہو گیا کہ اب یہ دیکھنے کے قابل نہیں رہا تو وہ اس کو اس کے گھر تک چھوڑ گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد اس نے اپنی بیوی اور اولاد کے ساتھ نارمل اور طبعی انداز میں زندگی گزارنا شروع کر دی۔ تقریباً پندرہ سال کے بعد اس کی بیوی کا انتقال ہو گیا تو ہر کوئی یہ دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا کہ اس کی آنکھیں بالکل تندرست ہیں اور وہ طبعی انداز میں دیکھ سکتا ہے، تب لوگوں کو اس حقیقت کا ادراک ہوا کہ یہ شخص اتنے طویل عرصے تک محض اس وجہ سے اندھا بنا رہا، تاکہ جب وہ اپنی بیوی کو اس بیماری کی وجہ سے بدشکل دیکھے تو اس کے احساسات مجروح نہ کرے۔

یہ مصنوعی اندھا پن صرف اس وجہ سے تھا کہ بیوی کو اس کی بدنمائی کا احساس نہ دلایا جائے، وہ یہی سمجھتی رہی کہ خاوند اندھے پن کی بنا پر اس کے عیب سے بے خبر ہے۔

یہ ایک تکلیف دہ اور مشکل ریاضت ہے، لیکن یہی وہ پل ہے جس کو عبور کر کے انسان مادی خوب صورتی کی چمک دمک سے نکل کر روحانی حسن و جمال کی وادیوں میں اتر جاتا ہے۔

اب ہر کوئی اپنے نفس میں جھانک کر اندازہ لگا سکتا ہے کہ کتنی مرتبہ اس نے محض اس وجہ سے دوسروں کے عیبوں پر نگاہ ڈالنے سے اپنی آنکھوں کو بند کر لیا کہ وہ ان کے احساسات کو زخمی نہ کرے اور ان کے جذبات کو مجروح ہونے سے بچا لے؟ کیوں کہ جذبات کا مجروح ہونا انسان کے اعتماد کو پارہ پارہ کر دیتا ہے اور وہ عزلت اور گوشہ نشینی میں عافیت محسوس کرتا ہے۔

اسلام کا میزانِ اخلاقیات اتنا رفیع القدر اور بلند مرتبت ہے کہ دنیا کا کوئی نظام اور میزان اس کی ہم سری کا دعویٰ کر سکتا ہے نہ اس کا مقابلہ کرنے کی ہی ہمت رکھتا ہے، کیوں کہ یہ عظیم الشان اخلاق ایک طرف فرد کا تزکیہ نفس کرتے ہیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری طرف افراد بھی ان میں اپنے لیے راحت اور انس کا سامان پاتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام نے یہ بلند و بالا اور اعلیٰ و ارفع اخلاق پیش کیے ہیں، لیکن مقامِ افسوس تو یہ ہے کہ آج لوگوں کی عملی حالت اور اخلاقی رویے اس قدر گر چکے ہیں کہ ان کے نزدیک لوگوں کے احساسات اور جذبات کی کوئی قدر و قیمت باقی نہیں رہی، جس کی وجہ سے معاشرہ طبقاتی کشمکش، افراتفری اور تفاوت کا شکار ہے۔ اگر کوئی بازار میں جاتا ہے اور کسی دکان میں داخل ہوتا ہے تو جہاں دل چاہتا ہے، اپنی گاڑی کھڑی کر دیتا ہے، اسے کوئی پروا نہیں ہوتی کہ وہ دوسروں کے لیے اذیت کا باعث بن رہا ہے۔ ایک دوسرا شخص مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لیے آتا ہے اور لوگوں کے احساسات کو خاطر میں لائے بغیر صفیں پھلانگتا چلا جاتا ہے۔ اگر لوگوں کے ان رویوں اور تصرفات کو بیان کرنا شروع کر دیا جائے تو یہ ختم ہونے کا نام ہی نہ لیں۔

حقیقت یہ ہے کہ لوگوں کے احساسات اور جذبات نبیِ کریم ﷺ کے لیے بڑی اہمیت رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کو واجبات اور فرائض پر مقدم جانا، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے یہ فرمان جاری کیا تھا:

> ”جس نے (کچا) لہسن، پیاز اور ان جیسی کوئی ترکاری کھائی، وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے، کیوں کہ جس سے بنو آدم کو تکلیف ہوتی ہے، اس سے فرشتوں کو بھی اذیت پہنچتی ہے۔“

یہ مخالفت صرف اس وجہ سے تھی کہ اس ناپسندیدہ بو کا نمازیوں پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ تصور کریں اور غور کریں کہ رسولِ کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی لوگوں کی گردنیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھلانگ رہا ہے، آپ ﷺ رعب ناک انداز میں فرماتے ہیں:

''بیٹھ جاؤ، تم نے تکلیف دی ہے۔''

نبیِ کریم ﷺ نے اس روش کا خاتمہ اور اس کی حوصلہ شکنی کرنے کے لیے خطبے کی پروا کی اور نہ عوام کا خیال کیا اور اس کو سرزنش کے انداز میں بیٹھ جانے کا حکم دیا، کیوں کہ اس عمل کا صحابہ کے احساسات پر گہرا اثر تھا۔

ایک اور منظر جس نے جلیل القدر صحابی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ہلا کر رکھ دیا، انھوں نے اپنے لوگوں کو عشا کی نماز پڑھائی تو نماز میں سورت بقرہ کی تلاوت شروع کر دی اور نماز طویل ہوتی گئی۔ یہ نمازیوں پر بہت گراں گزرا، جب نبیِ اکرم ﷺ کو خبر دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ! تم فتنے باز ہو؟ تین مرتبہ آپ ﷺ نے کہا، پھر فرمایا کہ سورت شمس اور سورت اعلیٰ جیسی سورتوں کی تلاوت کیا کرو۔''

نماز میں تخفیف کا حکم صرف نمازیوں کا خیال نہ رکھنے کے لیے تھا، تاکہ وہ اکتاہٹ، تھکاوٹ اور مشقت کا شکار نہ ہو جائیں۔

سبحان اللہ! اس بلندیِ اخلاق اور رفعتِ ذوق کے کیا کہنے! انسان اگر لوگوں کے احساسات کو مدِ نظر رکھے اور معنوی حقائق کو اپنے دل کی گہرائیوں میں محسوس کرے تو ہمارے معاشرے میں محبت، اتفاق، بھائی چارے اور امن و سلامتی کے بلند و بالا پھریرے لہرانے لگیں۔

امام ابن اسحاق رحمہ اللہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

''میں بنی ہاشم وغیرہ کے چند ایسے لوگوں کو جانتا ہوں، جن کو ہمارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف لڑنے پر نکلنے کے لیے مجبور کیا گیا، ان کو ہمارے ساتھ لڑنے میں کوئی سروکار نہیں، اس لیے جس کا کسی ہاشمی کے ساتھ ٹاکرا ہو جائے تو وہ اس کو قتل نہ کرے، جس کا ابوالبختری بن ہشام کے ساتھ سامنا ہو جائے، وہ اس کو قتل نہ کرے اور جس کا عباس بن عبدالمطلب سے مقابلہ ہو جائے تو وہ اس کو بھی قتل نہ کرے، کیوں کہ ان کو مجبوراً نکالا گیا ہے۔''

ابو حذیفہ بن عتبہ نے کہا: ''کیا ہم اپنے باپوں، بیٹوں، بھائیوں اور خاندان کے افراد کو تو قتل کریں اور عباس کو چھوڑ دیں! خدا کی قسم! اگر میرا اس سے آمنا سامنا ہو گیا تو میں اس کا تلوار کے ساتھ صفایا کر دوں گا۔'' یہ بات رسولِ کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''ابو حفص! کیا رسول اللہ ﷺ کے چچا کے چہرے پر تلوار ماری جائے گی؟''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! اجازت دیجیے، میں تلوار سے اس کی گردن اڑا دوں، یہ منافق ہو گیا ہے۔''

ابو حذیفہ کہا کرتے تھے: ''میں نے اس دن جو بات کہی تھی، اس کی وجہ سے ہمیشہ خوف محسوس کرتا تھا اور یہی سمجھتا تھا کہ شہادت ہی اس کا کفارہ بنے گی، چنانچہ وہ جنگِ یمامہ میں شہید ہو گئے۔''[1]

[1] الرحیق المختوم (ص: ٢٤٦)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل

درجہ دوم کی ٹکٹیں

اخلاقی ٹکٹیں:

اچھے اخلاق ہمیشہ آپ کے سامنے لوگوں کے دلوں کے دروازے کھول دیتے ہیں، ان کی وجہ سے وہ آپ کی طرف مائل ہوتے ہیں، آپ سے محبت کرتے ہیں اور آپ کی موجودگی اور غیر موجودگی میں آپ کا احترام کرتے ہیں، پھر لوگ آپ کا دفاع کرتے ہیں اور کسی کو آپ کے نام، شہرت یا عزت کو تار تار کرنے کی اجازت نہیں دیتے، کیوں کہ آپ نے اپنے اعلیٰ اخلاق، ارفع ذوق، ادب، تواضع اور بردباری کے ذریعے ان کے دلوں کو اپنا اسیر کر لیا ہے۔ یہ بات اپنے کانوں میں ڈال دیں کہ پاکیزہ اور بلند اخلاق خوب صورت اسلام کی علامت ہیں۔ یہ لوگوں کے دلوں میں آسانی کے ساتھ داخل ہونے کا سب سے کشادہ دروازہ ہے۔ آپ صرف ان درج ذیل ٹکٹوں پر ایک نظر ڈالیں اور بھرپور کوشش کریں کہ آپ کی زندگی میں اخلاص اور مہارت کے ساتھ ان کی جھلک نظر آئے:

ٹکٹ نمبر چھے: اخلاق کی دولت کی فراوانی۔

ٹکٹ نمبر سات: لوگوں کے ساتھ ادب سے پیش آئیں۔

ٹکٹ نمبر آٹھ: لوگوں کے ساتھ ذوق کے ساتھ برتاؤ کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر نو: لوگوں کے ساتھ تواضع سے پیش آئیں۔

ٹکٹ نمبر دس: لوگوں کے ساتھ بردباری سے پیش آئیں۔

ٹکٹ نمبر گیارہ: لوگوں کے ساتھ صبر سے پیش آئیں۔

ٹکٹ نمبر بارہ: لوگوں کے ساتھ سچ بولیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 6:

اخلاق کی دولت کی فراوانی،
لوگوں کے دل جیتنے کی کنجی

اگر ہم اپنے نفسوں کو ترقی اور بالیدگی دینا چاہتے ہیں، اپنے دوست احباب، اہم افراد اور اردگرد کے اشخاص کے دلوں میں بلند مرتبوں پر فائز ہونا چاہتے ہیں تو پھر اس قاعدے کو اپنانا ازبس ضروری ہے:

''لوگوں کے ساتھ اپنے اخلاق کے مطابق پیش آئیں، ان کے اخلاق کی طرح پیش نہ آئیں۔''

ہم میں سے کون ہے، جس کے بارے میں کسی سے غلطی نہ ہوئی ہو؟

ہم میں سے کون ہے، جس کو کبھی کسی نے تکلیف نہ پہنچائی ہو؟

لیکن کیا ہم بدسلوکی کا بدلہ بدسلوکی سے دیں گے؟

لوگوں کے ساتھ اس طرح پیش آئیں گے، جس طرح وہ ہمارے ساتھ پیش آتے ہیں؟

ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو بالجبر اس کا عادی بنائے کہ وہ لوگوں کے ساتھ اپنے اخلاق کے مطابق سلوک کرے گا، ان کے اخلاق اور رویے کے مطابق نہیں۔ اگر وہ برا سلوک کریں تو آپ اچھا سلوک کریں، اگر وہ اچھا سلوک کریں تو آپ اس سے بہتر سلوک کریں، جس میں احسان کا پہلو نظر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے۔ بدسلوکی کا بدلہ بدسلوکی کے ساتھ نہ دیں، ورنہ آپ بھی ان کی بداخلاقی سے بدنما ہو جائیں گے۔

یقین رکھیے! یہ رویہ ان کے نفوس کی صفائی، ان کی عقل کو ٹھکانے لانے کا باعث اور ان کو اپنے رویوں پر نظر ثانی کا موقع فراہم کرے گا۔ اگر آپ حسنِ سلوک کریں تو تعریف وثنا اور شکر کی تمنا نہ رکھیں۔ اپنے آپ کو دینے کا عادی بنائیں، لینے کا نہیں۔ خالق کی رضا کو مخلوق کی رضا کی بھینٹ نہ چڑھائیں، بلکہ خالق کی رضا کو ان کی رضا پر مقدم رکھیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ لوگوں کی رضا جوئی ایک ایسی منزل ہے، جہاں تک کبھی نہیں پہنچا جا سکتا۔ ایسے لوگ ہمیشہ رہیں گے جو آپ سے نفرت کرتے ہوں گے یا حسد اور اہم یا معمولی اسباب کی بنا پر ہمیشہ آپ کو نظر انداز کرتے ہیں۔ آپ جب لوگوں سے گفتگو اور مکالمہ کریں تو اپنے بلند اصول اور عالی مرتبہ اخلاق پر ہمیشہ کاربند رہیں۔ گھٹیا اور لایعنی امور سے اپنے آپ کو بلند رکھیں۔

توقع رکھیں کہ آپ کو ہر جگہ ایسے لوگ ملیں گے جن کے بعض تصرفات ہو سکتا ہے آپ کو اچھے نہ لگیں، اس لیے ان کو برداشت کرنے کا عادی بنیں۔ اسلام کے بلند اخلاق اور تعلیمات سے آراستہ ہوں، آپ کو اس سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہیے کہ بہت سارے اہلِ اسلام ایسے ہیں جو اسلامی اخلاق و آداب کو خاطر میں نہیں لاتے، ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کریں، ان میں کیڑے نہ نکالیں اور شاعر کے اس قول کو عملی جامہ پہنائیں ع

كُنْ كَالنَّخِيلِ عَنِ الْأَحْقَادِ مُرْتَفِعاً

يُرْمىٰ بِحَجَرٍ فَيَرْمِيْ أَطْيَبَ الثَّمَرِ

"نفرتوں سے اتنا بلند ہو جائیں، جتنا کھجور کا درخت ہوتا ہے، اس پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پتھر پھینکے جاتے ہیں، وہ بدلے میں لذیذ ترین پھل پھینکتا ہے۔''

لمحہ فکر:

یہ مت بھولیں کہ لوگ آپ کے ساتھ جس طرح کا برتاؤ کرتے ہیں، اس کے ذمے دار صرف اور صرف آپ ہیں۔ با اخلاق بن کر رہیں گے تو ہر کوئی آپ کا ذکرِ جمیل کرے گا۔

رسولِ کریم ﷺ سے پوچھا گیا: بہترین عمل کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا اخلاق''

اپنے نفس کے ساتھ با اخلاق بن کر رہیں۔ علمائے کرام اس کو مروءت (شرافت، جواں مردی) سے تعبیر کرتے ہیں۔ آپ اپنے اخلاق اور رویوں کی وجہ سے معاشرتی تعلقات کا ایک وسیع جال بچھا سکتے ہیں۔ مہذب و منتخب الفاظ، کریمانہ آداب شیوۂ پیغمبری ہیں۔ اخلاق اس مقناطیس کا نام ہے جو دوسروں کو آپ کی طرف کھینچ کر لاتا ہے اور وہ آپ سے چمٹ کر رہ جاتے ہیں۔ اگر آپ کوئی اچھا کام کریں تو ہمیشہ اپنے دل میں یہ الفاظ دہرائیں:

''مجھے کلماتِ شکر کی کوئی ضرورت نہیں، جو آپ نے کہا ہے، اس کا اجر دینے کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔''

ہمارے بڑے کہا کرتے تھے:

''ہمیشہ صدقِ دل کے ساتھ کام کریں اور کسی کی شکر گزاری کا انتظار نہ کیا کریں۔ نیکی کر اور دریا میں ڈال۔ اپنی زندگی کی ایک لوحِ امتیاز تشکیل دیں، جس کا فریم اور چوکھٹا اخلاصِ عمل سے بنایا جائے، اس کے اندر یہ عبارت لکھی جائے:

''لوگوں کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرو، جس طرح کا تم اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے پسند کرتے ہو۔"

زیادہ محنت اور جذبے سے کام کریں، مگر صلے کی امید کسی سے نہ رکھیں۔ دوسرے کے کام، اس کی توجہ، اس کے کام کی کیفیت اور پیداوار پر دھیان نہ دیں، بلکہ اپنی ذات پر نظر رکھیں۔ آپ کیا دینا چاہتے ہیں؟ کیا فائدہ نہیں پہنچا سکتے؟

ایک نصیحت:

آپ کی پیٹھ پیچھے کیا کہا جا رہا ہے؟ کیا سنا جا رہا ہے؟ اس کو خاطر میں نہ لائیں، بلکہ یہ سوچیں کہ آپ کس طرح ادب اور احترام کے ساتھ لوگوں کے جذبات کی قدر کرتے ہیں۔ یہ جب آپ کا اپنی ذات کے بارے میں سوچنا ہے تو خیال رہے عدل و انصاف کا ترازو چھوٹنے نہ پائے۔

ایک اشارہ:

لوگوں کو ادب اور ذوق کا سبق دینے کی ضرورت نہیں، کیوں کہ آپ ان کی تہذیب و تربیت کے ذمے دار نہیں۔

ایک توجہ:

بلکہ اس بات پر توجہ دیں کہ آپ کس طرح اپنی ذات کو ایک محترم، پیاری اور محبوب شخصیت میں بدل سکتے ہیں، جس کا احترام کرنے پر لوگ مجبور ہو جائیں۔ لوگوں کی مختلف جنسیں، مختلف اصلیتیں اور مختلف مزاج ہوتے ہیں، لہٰذا ضروری ہے کہ ہم مکمل اخلاص اور تن دہی کے ساتھ ان کے ساتھ تعاون کریں، ان کو ملا کر رکھیں۔

کہا گیا ہے:

لوگ معدنی خزانوں اور نفیس جواہر کی طرح ہیں، جن میں بیش قیمت بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں اور بے قیمت بھی۔ کچھ ہیرے کی سی چمک رکھتے ہیں اور لوہے جیسی صلابت (سختی)۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں جو آپ کو اپنی چمک دمک سے خیرہ کر دیتے ہیں، لیکن جیسے ہی آپ اس کو چھوتے ہیں اس چمک کا نقلی پن کھل کر سامنے آجاتا ہے اور وہ اصلی، ہلکا اور بے قیمت رنگ بے نقاب ہو جاتا ہے۔ لوگوں کے جواہر کی نفاست حسنِ اخلاق اور حسنِ کردار ہے، لہٰذا ہم اپنی قیمت خود لگا سکتے ہیں۔ کچھ اپنے اخلاق اور اخلاص کی بدولت ہیرے جیسے انمول اور نفیس ہوتے ہیں، اسی طرح نیچے آتے جائیں اور آخر میں وہ لوگ آئیں گے جو انتہائی سستے، کم قیمت اور بے فائدہ ہوتے ہیں، حتی کہ اپنی ذات کو بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچاتے۔

یہ بھی کہا گیا ہے:

لوگ رنگین شیشوں والی کھڑکیوں کے مانند ہیں، جو دن میں چمکتے اور روشن ہوتے ہیں، جیسے ہی اندھیرا اپنے سائبان لگانا شروع کر دیتا ہے، ان کا حقیقی حسن ظاہر ہونے لگتا ہے، لیکن یہ اسی وقت ظاہر ہوتا ہے جب روشنی اندر سے پھوٹ رہی ہو۔

لہٰذا انسان کو اپنے جوہر کی حقیقت سے آگاہی حاصل کر لینی چاہیے، تاکہ وہ قبر میں اترنے اور حساب کے مرحلے سے گزرنے سے پہلے اپنی اصلاح کر لے۔ ہو سکتا ہے وہ نفیس و نادر جواہر کا حامل ہو، لیکن بے خبر ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے وہ سستے ترین جواہر رکھتا ہو، لیکن بے خبر ہو۔ ہیرا، سونا، چاندی، موتی، زمرد اور مرجان اپنا جوہر تلاش کریں اور وقتِ اجل سے پیش تر اس کا وزن کر لیں۔ اخلاق میں مالا مال اور خود کفیل بنیں۔ اپنے نفس کو محترم بنائیں، کیوں کہ یہ پردے آخر کار اتر جانے ہیں۔ اس کے لیے ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہیے، تاکہ ناامیدی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ یہ پردے روزِ قیامت ہمارے سامنے

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتریں گے۔ سب کچھ واضح ''دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی'' ہو جائے گا۔ اس لیے اپنے آپ کو فریب نہ دیں اور فریب خوردگی سے بچیں۔ ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبت کی جستجو میں رہتا ہے وہ اپنے لیے اچھائی کا طلب گار رہتا ہے اور وہ لوگوں میں سے بہترین بننے کی کوشش کرتا ہے۔ فرمانِ حبیب ﷺ ہے:

''لوگوں میں سے بہترین وہ شخص ہے، جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔''

مسلمان کسی مفاد پرستی کے لیے اپنے اخلاق و آداب کو اچھا نہیں بناتا، بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبت کے حصول میں مگن ہوتا ہے۔ جب یہ نیت ہو تو پھر اچھے اخلاق وقتی نہیں، بلکہ دائمی ہوتے ہیں، خواہ لوگ خوش ہوں یا نہ ہوں، تعلقات قائم رہیں یا نہ رہیں، محبت حاصل ہو یا نہ ہو، لیکن اجر ہر حال میں ثابت اور یقینی ہوتا ہے اور یہی دوام اور استمرار کی ضمانت ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

''آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے آدمی کے درجے تک پہنچ جاتا ہے۔'' (رواہ احمد)

نیز نبیِ رحمت ﷺ کی حدیث ہے:

''مومن مانوس ہوتا ہے (ملتا جلتا ہے)، لوگ اس کے ساتھ الفت رکھتے ہیں۔ اس شخص میں کوئی خیر نہیں، جو لوگوں سے مانوس ہوتا ہے نہ لوگ ہی اس سے الفت رکھتے ہیں اور لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو ان کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 7:

لوگوں کے ساتھ ادب سے پیش آئیں، ان کے دل جیتیں

عبداللہ ایک جوشیلا آدمی تھا، لیکن اس میں چند مہارتوں کی کمی تھی۔ ایک دن وہ گھر سے ظہر کی نماز ادا کرنے کے لیے نکلا، وہ تیز تیز قدم اٹھا رہا تھا کہ تکبیرِ تحریمہ سے محروم نہ رہ جائے۔ اس کے راستے میں کھجور کا درخت پڑتا تھا، اس نے دیکھا درخت پر ایک آدمی کام کے کپڑے پہنے ہوئے کاٹ چھانٹ میں مصروف ہے۔ عبداللہ کو بہت تعجب ہوا کہ یہ آدمی شاید بہرا ہے، اس نے اذان کی آواز نہیں سنی، نماز کے لیے نیچے نہیں آ رہا۔

وہ غصے کی حالت میں چیخا: نماز کے لیے نیچے اترو!

آدمی نے شائستگی کے ساتھ جواب دیا: ٹھیک ہے، آتا ہوں۔

وہ پھر منہ پھاڑ کر کہنے لگا: جلدی اترو! گدھے نماز ختم ہو رہی ہے۔

وہ آدمی غصے کی حالت میں بڑبڑاتا ہوا نیچے اترنے لگا اور اس نے عبداللہ کو مارنے کے لیے ایک ٹہنی بھی اکھاڑ لی۔ عبداللہ نے جب اس کے تیور دیکھے تو اپنا منہ لپیٹا اور بھاگتا ہوا مسجد میں جا گھسا۔ وہ آدمی نیچے اترا، وہ غصے سے لال بھبھوکا ہوا جا رہا تھا، لیکن وہ لڑکا اس کے ہاتھ نہ آیا، تاہم اس نے نماز پڑھی، کچھ دیر آرام کیا، پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ اس اثنا میں عصر کا وقت ہو گیا۔ عبداللہ پھر مسجد کی طرف نکلا، اس کا درخت کے پاس سے گزر ہوا، وہ آدمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب بھی اس درخت کے اوپر چڑھا ہوا تھا۔

عبداللہ نے کہا: السلام علیکم! کیا حال ہے؟

آدمی: وعلیکم السلام، خیریت سے ہوں۔

عبداللہ: اس سال پھل کیسا رہا؟

آدمی: اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم رہا ہے۔

عبداللہ: اللہ تعالیٰ تیرے کام میں برکت ڈالے، تیرے رزق میں اضافہ کرے، تیرے سینے کو کشادہ کرے، تیری اولاد کو نیک بنائے۔ آدمی یہ دعا سن کر بڑا خوش ہوا۔

پھر عبداللہ نے کہا: لگتا ہے آپ کام میں اس قدر مشغول ہیں کہ آپ عصر کی اذان کی طرف متوجہ نہیں ہو پائے۔ اذان بھی ہوگئی ہے اور اقامت بھی ہوئی جاتی ہے۔

آدمی نے کہا: آتا ہوں۔ وہ آرام سے درخت سے اترا اور عبداللہ سے بڑی گرم جوشی کے ساتھ ملا، پھر کہنے لگا: آپ کے عمدہ اخلاق نے مجھے بڑا متاثر کیا ہے۔ ظہر کے وقت ایک بڑا بدتہذیب آدمی گزرا تھا، اگر میں اس کو دیکھ لوں تو اسے بتاؤں گا کہ کون گدھا ہے؟

دوسروں کے ساتھ برتاؤ کرنے کے فن میں آپ کی مہارت وہ بنیاد ہے جو آپ کے لیے مختلف اقسام کے لوگوں کے ساتھ برتاؤ کرنے کے طریقوں کا تعین کرتی ہے۔

انسانی تعلقات میں کامیابی، حسنِ سلوک اور خوب صورت و شیریں اندازِ مخاطبت میں مضمر ہے، تاکہ معاشرے کے افراد کے درمیان پیار و محبت اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احترام کے جذبات جنم لیں۔

لہٰذا جو شخص دعوت و ارشاد کی ذمے داری قبول کرتا ہے، اس کے لیے تو خوش اخلاق، نرم گفتار اور شیریں مقال ہونا اور بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ اس لیے انتہائی اہم حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ جو شخص لوگوں کو نرمی کے ساتھ نصیحت کرتا ہے، وہ احساس اور دردمندی رکھتے ہوئے صدقِ دل اور اخلاصِ نیت کے ساتھ ان کو خیر کی راہ پر لگاتا ہے۔ وہ ان کے لیے ہدایت کی دلی تمنا رکھتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے آپ کو بھی انھی میں شمار کرتا ہے، کسی معصوم جنس میں نہیں۔ اس لیے جب اس سے کوئی ایسی کوتاہی سرزد ہو جائے تو وہ اپنے لیے بھی اسی اندازِ نصیحت کی توقع کرتا ہے۔ وہ کسی ایسی نصیحت یا کسی ایسے وعظ کو قبول نہیں کرے گا، جو اس کی بشری ساخت کے لیے نامناسب ہو۔ اسی لیے کہا: جاتا ہے جو دل سے نکلتی ہے دل تک پہنچتی ہے، یا شاعر کے الفاظ میں ؎

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں، طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

اسلام میں ادب اور شایستگی کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اسلام نے تہذیب و تربیت، اخلاق و کردار اور اقدار کے اصول و ضوابط مقرر کیے ہیں، تاکہ وہ ان اصول پر ایسے معاشرے کو استوار کرے، جو پاک سیرت، نیک طینت، خوش زبان، باادب ہو اور بلند ذوق کا مالک ہو۔ اسی لیے دینِ اسلام نے ادب اور خوش اخلاقی کو عمومی طور پر بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔

❁ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کوئی والد اپنے بیٹے کو اچھی تعلیم و تربیت سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں دیتا۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۞ آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

"اپنی اولاد کا احترام کرو اور ان کو اچھے آداب سکھاؤ۔"

۞ عبداللہ بن مبارک ادب کی ضرورت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: "ہمیں بہت زیادہ علم سے تھوڑے ادب کی زیادہ ضرورت ہے۔"

۞ امام قرافی اپنی کتاب "الفروق" میں ادب کی اہمیت اور اس کی عمل پر فضیلت بیان کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں:

"جان لو! تھوڑا ادب بہت زیادہ عمل سے بہتر ہے، اسی لیے ابلیس تباہ ہوا اور قلتِ ادب کی وجہ سے اس کا بہت زیادہ عمل ضائع ہو گیا۔"

۞ ایک نیک آدمی نے اپنے بیٹے سے کہا:

"اپنے عمل کو نمک اور اپنے ادب کو آٹا بناؤ، یعنی تمھاری کثرتِ طلبِ عمل سے زیادہ ادب میں ہونی چاہیے، کیوں کہ اس کا فائدہ اور نفاست اس سے کہیں زیادہ ہے۔"

۞ ادب کی فضیلت میں کہا گیا ہے:

"چار خصلتوں کی وجہ سے غلام سردار بن جاتا ہے: علم، ادب، فقہ اور امانت۔"

۞ یہ بھی کہا گیا ہے:

"جو کثیر الادب ہو، وہ اشراف میں شمار ہوتا ہے، خواہ کسی ادنیٰ قبیلے سے تعلق رکھتا ہو، وہ سردار بن جاتا ہے چاہے غریب ہی ہو اور ہر کسی کو بکثرت اس کی ضرورت رہتی ہے، بے شک وہ فقیر ہی ہو۔"

با ادب بانصیب، بے ادب بے نصیب!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ ادب ایک عمومی عادت اور خو ہے، جو بہت زیادہ تصرفات اور رویوں کا مجموعہ ہے اور اس کا دائرہ کار بہت وسیع ہے، لیکن جب یہ کلام اور گفتار میں نظر آ رہا ہو تو سب سے بہتر ہوتا ہے۔

عبدالملک بن مروان سے نقل کیا جاتا ہے کہ اس نے کہا:

''لوگوں کو ادب میں سب سے زیادہ ضرورت اپنی زبانوں کو درست کرنے کی ہے، جن کے ذریعے وہ گفتگو کرتے ہیں، کلام و بیان حکمت کے تحائف کا تبادلہ کرتے ہیں، علم کے گہرے موتیوں کو باہر نکالتے ہیں اور انھیں ایک جگہ اکٹھا کرتے ہیں۔''

کلام قاضی ہے جو جھگڑا کرنے والوں کے جھگڑے نپٹاتا ہے۔ یہ وہ روشنی ہے، جو اندھیروں کو ضیا بخشتی ہے۔ لوگوں کو اس کے مواد کی غذائی مواد سے زیادہ ضرورت ہے۔

حسنِ ادب کا تقاضا ہے کہ جب آپ کسی کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہوں تو قدرِ امکان اس کو بھرپور توجہ دینے کی کوشش کریں، زمین کی طرف دیکھنے میں مشغول نہ رہیں۔ اس کے ساتھ چمٹنے کی کوشش نہ کریں، ہوسکتا ہے آپ کی کوئی بو خو اس کو متنفر کر دے۔ بے جا حرکتوں اور اِدھر اُدھر نظریں دوڑانیں سے گریز کریں، یہ حماقت کی علامت ہے۔ اپنی تمام حرکتوں کو اپنے دامِ نظر میں رکھیں، کیوں کہ بسا اوقات جانے انجانے میں انسان سے بعض ناپسندیدہ عادتیں سرزد ہو جاتی ہیں۔

جس کے ساتھ گفتگو کر رہے ہیں، اپنی تمام تر تفکیر اس گفتگو کے دائرے میں رکھیں۔ ممکن ہے وہ آپ سے کسی نقطے کے بارے میں پوچھ لے اور آپ اس کا جواب دینے کی سکت نہ رکھتے ہوں، جس سے اس کے دل میں خیال پیدا ہوگا کہ اس کی گفتگو اکتاہٹ بھری ہے اور آپ کے لیے اس میں چاشنی کا کوئی سامان نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی حسنِ ادب ہے کہ جب آپ کسی کی ملاقات کے لیے جائیں تو کسی کی جان پر عذاب ہی نہ بن جائیں، بلکہ ملاقات مختصر کریں۔ بہت زیادہ دیر تک بیٹھے رہنے سے گریز کریں۔ بالخصوص جب آپ اکیلے ملاقاتی ہوں یا افرادِ خانہ کی محفل میں ناواقف اور اجنبی ہوں۔ ملاقات کے لیے مناسب اوقات کا انتخاب کریں اور قدرِ امکان ٹائم لے کر جائیں یا کسی کی دعوت پر جائیں، اگرچہ آپ یہ محسوس کریں کہ آپ کی صحبت کو اچھی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے، پھر بھی کوشش کریں کہ دعوت کے بغیر نہ جائیں، تاکہ آپ اس کے لیے پریشان کن یا اکتاہٹ بھری شخصیت کا روپ نہ دھار لیں اور نہ وہ ان لمحات کو کوس رہا ہو جب اس کی آپ سے ملاقات ہوئی تھی، اسی طرح اسی جگہ پر بیٹھیں جو وہ آپ کے لیے منتخب کرے، جہاں جی میں آئے وہیں اٹھ کر نہ بیٹھ جائیں۔

جب آپ ملاقات کر رہے ہوں تو کوشش کریں کہ بلا ضرورت اپنا موبائل فون استعمال نہ کریں اور اگر ضرورت محسوس ہو تو آرام کے ساتھ آہستہ آواز میں مکالمہ کریں۔ جواب مختصر ہونا چاہیے۔ اگر اس کا فون استعمال کرنے کی نوبت آئے تو اس کی اجازت کے بغیر اپنا ہاتھ اس کی طرف نہ بڑھائیں۔ کچھ لوگ بے تکلفی کے نام پر آدابِ مجلس کی دھجیاں اڑاتے ہیں اور میزبان شرم کے مارے اندر ہی اندر کڑھتا رہتا ہے

گفتگو کو کاٹنا نہیں چاہیے اور قطع کلامی کی معذرت کرنی چاہیے۔ جب وہ بات کر رہا ہو تو گھر جانے کے لیے اجازت نہیں مانگنی چاہیے، بلکہ بات مکمل کرنے دینی چاہیے، جب آپ جانے کی اجازت لے لیں تو اس کا شکریہ ادا کرنے اور اس کی ضیافت کی تعریف و تحسین کرنے کے سوا اور کچھ نہ کہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے سامنے کسی ایسے شخص کے بارے میں بات نہ کریں، جس کو وہ ناپسند کرتا ہو، اسی طرح اس کے سامنے کسی کی غلطیوں یا لغزشوں کو بھی موضوعِ بحث نہیں بنانا چاہیے، کیوں کہ یہ چغل خوری کی عادت اس پر آپ کے بارے میں یہ تاثر ڈالے گی کہ آپ گھر بلانے کے قابل نہیں۔ اگر کوئی کھانے کی دعوت دے تو حسبِ امکان معذرت ہی کرنی چاہیے، لیکن اگر کھانا پیش کر دیا جائے تو بہت زیادہ نہ کھائیں، چاہے آپ بھوکے ہی ہوں۔ جلدی جلدی نہ کھائیں۔ جب منہ میں لقمہ ہو تو بولنے سے گریز کریں، اگر وہ چائے یا مشروب پیش کرے تو اس کے پینے کے بعد پئیں۔

یہ بھی ادب سے تعلق رکھنے والی بات ہے کہ آپ صاحبِ خانہ کی موجودگی میں بیٹھک میں پڑے ہوئے فرنیچر یا دیگر آرایشی سامان کو نظریں اٹھا اٹھا کر نہ دیکھیں۔ اِدھر اُدھر پڑے ہوئے رسالوں، اوراق یا اخباروں کی فضول ورق گردانی کرنا یا جس چیز پر بھی نظر پڑ جائے، اسی کو اٹھا لینا کمینی حرکت ہے۔

معتدل اندازِ نشست اختیار کریں۔ بیٹھنے کے بعد یہ انداز بے ادبی میں شمار ہوتے ہیں۔ صاحبِ خانہ کی موجودگی میں ٹانگیں پسارنا یا ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھنا تہذیب کے خلاف ہے۔ جب آپ آئیں تو اس سے پہلے گھر میں داخل نہ ہوں۔ اسی طرح جب واپس جانے لگیں تو اس سے پہلے نہ نکلیں، بلکہ اس کو پہلے نکل کر آپ کا راستہ بنانے کا موقع دیں۔

یہ بھی ادب میں داخل ہے کہ آپ اپنے آپ کو اپنے تصرفات پر قابو پانے اور بری عادتوں سے دور رہنے کا عادی بنائیں، جیسے دانتوں، کانوں، ناخنوں، ناک میں انگلیاں ڈالنا اور ان کے ساتھ بے کار میں لگے رہنا۔ یہ ایسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عادتیں اور حرکتیں ہیں جو ناپسندیدگی اور نفرت کا احساس پیدا کرتی ہیں۔

اگر جمائی آ جائے تو اس کو روکنے کی کوشش کریں۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اپنے منہ کو ہاتھ وغیرہ کے ساتھ بند کریں، کیوں کہ جمائی شرعی اور عُرفی طور پر قابلِ مذمت عمل ہے، پھر اس دوران میں منہ کھولے رکھنا تو انتہائی زیادہ بدذوقی اور بدتہذیبی کی علامت ہے۔

اسی طرح عزت و شرافت مودب رہنے میں ہے اور ذلت و رسوائی بے ادبی میں۔ اللہ تعالیٰ اور مخلوق کی بے ادبی دونوں بدتہذیبی، ناشائستگی اور بداخلاقی کے زمرے میں داخل ہیں۔

علمائے کرام نے ترکِ ادب کی سزا کے بارے میں غایت درجہ خبردار کیا ہے۔ اس سلسلے میں بلیغ ترین کلام امام ابن القیم رحمہ اللہ کا ہے، جو انھوں نے "مدارج السالکین" میں ذکر کیا ہے:

''آدمی کا باادب ہونا اس کی سعادت اور کامیابی کا طرہ ہے اور قلتِ ادب بدبختی اور ہلاکت کا عنوان۔ ادب جیسی دنیا اور آخرت کی کوئی خیر نہیں جس کو حاصل کرنے کے لیے تگ و دو کی گئی ہو اور بے ادبی جیسی دنیا و آخرت کی کوئی محرومی نہیں جس سے بچنے کے لیے کد و کاوش کی گئی ہو۔

''والدین کے ادب کا ثمرہ ملاحظہ فرمائیں! کس طرح اللہ تعالیٰ نے ایسے باادب آدمی کو غار سے نجات بخشی، جب وہ اس میں محبوس ہو کر رہ گیا تھا؟[1]

''ماں کی بے ادبی کا نتیجہ دیکھیں! اللہ تعالیٰ نے اس جریج ولی کو کس طرح آزمائش میں ڈال دیا اور اس کا عبادت خانہ گرا دیا گیا، لوگوں نے اس کو مارا اور

① ان تین آدمیوں کی طرف اشارہ ہے جو غار میں محبوس ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے اچھے اعمال کے ذریعے سے ان کو نجات دی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر زنا کا الزام لگایا۔[1]

''ادب کے کئی مراتب ہیں جو دوسرے شخص (جس کا ادب مقصود ہو) کے اعتبار سے مختلف ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ادب کے ساتھ پیش آنا ادب کا اعلیٰ اور بلند ترین درجہ ہے، جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، اسما اور شریعت کے علم پر ہے۔ ادب کے دیگر تمام چشمے اللہ تعالیٰ کے ادب ہی سے پھوٹتے ہیں، جن کے درجات اللہ تعالیٰ کے قرب اور تعلق کے تناسب سے متفاوت ہیں۔

''اس بنا پر جو شخص ادب کے اس سب سے بڑے مرتبے کو خاطر میں نہیں لاتا، وہ مخلوق کا جس قدر چاہے ادب کر لے، اہلِ ادب و عقل میں شمار نہیں ہوتا۔

''اللہ تعالیٰ کے ادب کے بعد انبیا و رسل کے ادب کا عموماً اور خصوصاً حضرت محمد ﷺ کے ادب کا درجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول کا ادب آپ ﷺ کی سنت کی پیروی اس کی توقیر اور آپ ﷺ کی شخصیت کی محبت و احترام کے ساتھ تعظیم کر کے کیا جاتا ہے۔

''امام مالک رحمہ اللہ کی محبت اور ادبِ رسول کا یہ عالم تھا کہ جب ان کے سامنے آنحضرت ﷺ کا نامِ نامی لیا جاتا، تو ان کا رنگ متغیر ہو جاتا اور دل خوف و احترام سے کانپنے لگتا۔''

اللہ تعالیٰ کے ادب اور اس کے رسولوں کے ادب کے بعد عمومی طور پر مخلوق کے ادب کا درجہ ہے۔ ابن مقفع نے اپنی کتاب ''الأدب الصغیر'' میں بڑے عمدہ اور ندرت بھرے انداز میں اس کا تذکرہ کیا ہے:

''عقل مند کو چاہیے کہ وہ لوگوں کے دو مختلف اور متباین طبقے مقرر کرے

---

[1] جریج کی حدیث کی طرف اشارہ ہے جو نفل نماز میں مشغول تھا، اس لیے اپنی ماں کو جواب نہ دے سکا اور وہ ناراض ہو گئی۔ اس نے اس کو بدعا دی جو مستجاب ہو گئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دونوں کے لیے دو مختلف لباس پہنے۔ ایک عام لوگوں کا طبقہ جس میں جاہل اور بازاری قسم کے لوگ شامل ہوں، ان کے سامنے جب آئے تو جو بات بھی کہے یا جو قدم بھی اٹھائے تحفظ اور احتیاط کا لباس پہن کر آئے، اس سے تکبر مراد نہیں اور ایک خاص لوگوں کا طبقہ جس میں اصحابِ علم و فضل ہوں، ان کے سامنے تشدد کا لباس اتار دے اور انس اور ملنساری کا لباس پہن لے۔

''ادب کا ایک اور مرتبہ ہے جس کا کم ذکر کیا جاتا ہے، وہ ہے اپنی ذات کا ادب، اس کا جو حلال حصہ ہے وہ اس کو دیا جائے اور جو ظاہری اور باطنی طور پر اس کے لائق نہیں، اس سے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے اور دیگر تمام احوال میں اس کو آدابِ نبویہ سے آراستہ کیا جائے۔

''مجسمِ اخلاق، معلمِ انسانیت اور مربیِ اعظم حضرت محمد ﷺ نے کیسی گہری اور سچی بات کہی ہے کہ ''تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔''

''طالبِ ادب کے لیے انبیائے کرام اور نیک لوگوں کے آداب کا مطالعہ انتہائی مفید معاون ثابت ہوسکتا ہے، جو اپنے نفوس کی ریاضت، اپنے اعضا کی تربیت اور اپنے ظاہر و باطن کی تطہیر کے لیے سخت ترین کٹھنائیوں سے گزرے۔''

دور نہ جایئے! رحمۃ للعالمین ﷺ کے آداب پر ایک نظر ڈالیے، جن کی تربیت خود اللہ تعالیٰ نے فرمائی اور کیا خوب فرمائی، جو ادب کی ایک روشن اور تابندہ مثال تھے، جس کے سامنے آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ معراج کے سفر میں ان کے حسنِ ادب کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جو دو قوسوں کی دوری تھی: ﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی﴾ [النجم: ۱۷] ''نگاہ نہ تو بہکی اور نہ حد سے بڑھی۔''

یعنی اس عظیم الشان حالتِ شہود میں آپ مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متوجہ تھے، نہ آپ کے دل میں کوئی اور سوچ پیدا ہوئی نہ آپ ﷺ کی نظریں کسی دوسری طرف متوجہ ہوئیں۔

قرآن کریم انبیاے کرام کی تقریروں سے بھرا ہوا ہے، جن سے نبوت کے آداب اور حکمتوں کی خوشبو آتی ہے، ضرورت صرف غور و فکر اور نصیحت آموزی کی ہے۔

ادب سعادت کی علامت اور زندگی کا حسن ہے، اسی سے زندگی اور اس کے احوال کی صلاح ہے۔ ادب علم سیکھنے کی چابی ہے، ایک مرقع علم و ادب ہے اور دوسرا علوم کا حافظ مگر راندہ درگاہِ ادب و حضور، دونوں میں زمین و آسمان کی دوری ہے۔

سلف صالحین نے یہ حقیقت پالی تھی کہ ادب علم کا پھل، علم کی روشنی اور اس کی رونق ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''میری والدہ میرے سر پر عمامہ باندھتی اور مجھ سے کہتی: ''ربیعہ کے پاس جاؤ اور اس کے علم سے پہلے اس کے ادب کو سیکھنا۔''[1]

[1] الأدب جمال الحياة: هشام محمد سعيد قربان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 8:

لوگوں سے ذوق کے ساتھ برتاؤ کریں

شاید کسی کے دل میں یہ خیال آئے کہ ذوق ایک چیز ہے اور لوگوں کے ساتھ برتاؤ کرنے کا فن دوسری چیز، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں ہی ایک ناقابلِ تقسیم کل ہیں۔ جو ذوق سے بے بہرہ ہو، وہ یقیناً دوسروں کے ساتھ معاملہ کرنے میں مہارت نہیں رکھتا اور جو دوسروں کے ساتھ معاملات کرنے میں مہارت نہیں رکھتا، اس کو فنِ ذوق سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ [القلم: ٤]

''اور یقیناً آپ خلقِ عظیم پر (کاربند) ہیں۔''

یعنی حقیقی منبعِ ذوق ہے۔ سلام بن مطیع سے خلق اور ذوق کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے اس کا جو جواب دیا، اس کا یہ مفہوم ہے:

''تم جب کچھ مانگنے کے لیے اس کے پاس جاتے ہو تو وہ خوشی سے اس طرح کھل اٹھتا ہے، گویا تم اس سے مانگنے نہیں، بلکہ اس کو دینے آئے ہو، اگر اس کے ہاتھ میں صرف روح باقی رہ جاتی تو وہ اس کو بھی سخاوت کی نذر کر دیتا، اس لیے اس سے مانگنے والے کو اس پر رحم کھانا چاہیے۔ وہ تو سمندر ہے، تم جس طرف سے بھی آؤ گے، اس کی دریا دلی تم کو مایوس نہیں کرے گی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ذوق اکیلا نہیں ہوتا، بلکہ اس کے معاونین بھی ہوتے ہیں، جو اس کو تقویت پہنچاتے ہیں، معاونین کچھ اس طرح ہیں: دین داری، قناعت، سیر چشمی، خوئے رضا، دوسروں کے لیے بھلائی کا جذبہ اور اجر کی امید۔

کوئی پوچھنے والا پوچھ سکتا ہے کہ تم ذوق کے معنی کی تلاش میں کیوں ہو اور ہمارے لیے یہ کیا معنی رکھتا ہے؟

تو میرا جواب یہ ہے: کیوں کہ میں نے اس کی، یعنی بدذوقی کی بدصورتی دیکھی ہے، اس لیے میں اس کو آپ میں دیکھنا ناپسند کرتا ہوں۔

لوگوں کے کردار میں ذوق کی نفاست اور چمک نیم معدوم ہو چکی ہے۔ کوئی چھوٹا کسی بڑے کی توقیر کرتا ہے نہ لوگوں کے مراتب کا خیال رکھتا ہے، نہ کوئی بڑا ہی چھوٹوں کے سر پر دستِ شفقت رکھتا ہے۔ دوسروں کی چیزوں کا غلط استعمال کیا جاتا ہے۔ کسی کو علم نہیں کہ کس طرح دوسروں کی گفتگو کا احترام کرنا ہے، کس طرح جواب دینا ہے اور کیسے پیش آنا ہے۔

جو ہمارے ساتھ نیکی کرتا ہے، ہم اس کی کوئی قدر نہیں کرتے۔

ذوق کی تفسیر:

ہماری زندگی باہمی اثر انداز ہونے کا مجموعہ ہے، جو بعض اوقات کیمیائی اثر اندازیوں اور جوابی عملوں تک جا پہنچی ہیں، ان اثر انداز ہونے میں خوب صورت ترین اثراندازی وہ ہوتی ہے جو بلندی کی حد تک پہنچا دے، یعنی اعلیٰ مرتبے پر فائز کر دے۔

شروع میں ہم حواس کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں، جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے عطا کیے ہیں، کاش ہم ان حواس کو بلندی تک پہنچا دیں۔ اگر ہم کسی ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاسے سے محروم بھی ہوں تو باقی حواس کو رفعت اور بلندی تک ضرور پہنچائیں۔

کچھ ایسے قادر الکلام اور خوش بیان لوگ ہوتے ہیں کہ جب وہ بولتے ہیں تو ایسے لگتا ہے کہ موتی جھڑ رہے ہوں، ان کی آب وتاب ہر ایک کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہے۔ ہمیں بھی ان جیسا بننے کی کوشش کرنی چاہیے، یعنی اپنی گفتگو اور قوتِ گویائی کو اس بلند مرتبے تک پہنچا دیں، چاہے ہمیں اپنے اس مطلوبہ ہدف تک پہنچنے کے لیے بہت زیادہ ریاضت ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔

سماعت میں ذوق:

یہ ایک اہم حاسہ ہے جس کی اہمیت زبان ونطق سے کہیں کم نہیں۔ شنوائی کی نعمت صرف سننے کے لیے اہم نہیں، لیکن جب آپ گفتگو کرنے والے کی گفتگو توجہ سے سنتے ہیں، اس کے کلمات کو استفادے کے لیے اچک لیتے ہیں، اس کا مثبت جواب باوقار انداز میں دیتے ہیں، جس میں کوئی چھچھورا پن نہیں ہوتا۔

اگر آپ کامیاب کاروباری شخصیات کے حالات کا مطالعہ کریں تو دیکھیں گے کہ وہ بولنے سے زیادہ سننے پر توجہ دیتے ہیں۔ اس طرح وہ لوگ سماعت وشنوائی کے ذریعے اعلیٰ مراتب اور کامرانی کی چوٹی تک پہنچ گئے۔

بصارت میں ذوق:

یہ خوب صورت ترین حاسہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں تحفے کے طور پر عنایت کیا ہے۔ بصارت صرف دیکھنے کے لیے نہیں، بلکہ یہ کئی اثر اندازیوں کا مجموعہ ہے، جو ہمیں کامرانی کی چوٹی تک پہنچا دیتا ہے۔ اس کے ضمن میں ادب، عزت اور احترام شامل ہے۔ ضروری ہے کہ نظر انہی اقدار کا آئینہ ہو۔ یہ بصارت ہی ہے جو ہمیں شفقت، ترحم اور دوسروں کے احساس کا ذوق بخشتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذوقِ لمس:

ذوقِ لمس کا تقاضا ہے کہ اشیا کو نرمی اور احترام کے ساتھ محسوس کیا جائے، تاکہ ہم جس کی معرفت حاصل کرنا چاہتے ہیں، جس تک پہنچنا چاہتے ہیں اور جن اشیا کی گہرائی ماپنا چاہتے ہیں، ان سے اس حد تک سیر یاب ہو جائیں کہ کامرانی کی بلندی تک پہنچ جائیں۔

ذوقِ تذوق:

ہر انسان ذوقِ آشنائی میں برابر نہیں ہوتا۔ یہ ذوق خواہ لوگوں کے ساتھ معاملہ کرنے سے تعلق رکھتا ہو یا بالخصوص کسی چیز کے ساتھ بلندی اور رفعت تک پہنچنے کے لیے، یعنی وہ مثالی حد جو دوسری چیزوں میں کمی بیشی نہ کرے، اپنی حدود میں رہے۔

ذوقِ شم:

شم یعنی سونگھنا اس معنی میں ہے کہ انسان اپنے اِرد گرد بکھرے ہوئے قومی، معاشرتی، سیاسی یا اقتصادی امور کو محسوس کرے، ان مسائل کا جو اصل ہدف ہے اس تک پہنچا جائے۔ اسی طرح کچھ دیگر صفات بھی ہیں، جن کی ایک حقیقی بلندی ہونی چاہیے، مثلاً: گھل مل جانا، تصور اور فن میں دقیق فطری، راحت طلبی، قوت، خوشی اور غمی وغیرہ۔ یہ تمام چیزیں بھی اپنی جگہ بلند مرتبہ رکھتی ہیں، جس تک پہنچنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے، لیکن حواسِ خمسہ کی بلندی اور چوٹی تک پہنچ جانا تمام بلندیوں سے بلند اور تمام نعمتوں سے ارفع ہے۔

ذوقِ ملاقات:

ملاقات کے لیے مناسب وقت کا انتخاب کریں، بار بار ملاقات سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجتناب کریں۔ کوشش کریں کہ اگر دعوت ملے تب جائیں۔ اگر آپ کسی کی ملاقات کے لیے جائیں، حتی المقدور لطیف اور خفیف ثابت ہوں۔ ہو سکتا ہے آپ کے میزبان کو کوئی ضروری کام کرنے ہوں، لیکن وہ آپ سے کھل کر کہنے میں شرمندگی محسوس کرتا ہو۔ آپ کی موجودگی ان کاموں کو کرنے میں رکاوٹ ہو۔ اس بنا پر آپ اس کی نگاہ میں ثقیل اور بوجھل بن جائیں گے۔

اپنے کسی کام کے لیے اصرار نہ کریں، جس سے آپ کچھ مانگ رہے ہیں، اس کے لیے تنگی کا باعث نہ بنیں۔ اس کے لیے ایسے رویے کا اظہار کریں کہ اگر وہ آپ کی ضرورت پوری کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تو آپ اس سے ناراض نہیں، بلکہ اس کی مجبوری اور عذر کو سمجھتے ہیں۔ یہ بات آپ کے تعلقات پر اثر انداز نہیں ہوگی، اسی طرح جو لوگ آپ کے کام آتے ہیں، ان کے ساتھ اپنے تعلقات برقرار اور میل ملاپ جاری رکھیں۔ کہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ آپ کی صحبت اور یاری محض مفاد پرستی پر مبنی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 9:

لوگوں کے ساتھ انکسار کے ساتھ پیش آنا

تواضع اور انکسار اخلاق کی جان اور حسن ہے۔ انسان جس بلند مرتبے پر بھی فائز ہو جائے، یہ خو اس کو مزید بلند کر دیتی ہے اور اس کی خود اعتمادی میں کئی گنا اضافہ کر دیتی ہے۔ اس خوبی کی وجہ سے لوگ آپ کی صحبت اور محبت کے آرزومند ہو جاتے ہیں۔

کسی نے خوب کہا ہے:

- ''تواضع اور انکسار اس ستارے کے مانند ہوتا ہے، جو خود بلند ہو کر پانی کی سطح پر چمکتا ہے۔ دھوئیں کی طرح مت بنیں، جو فضا کے طبقات میں بلند ہوتا ہے، لیکن خود نیچ اور بے قسمت ہوتا ہے۔ سب سے بدنما اور قبیح چیز یہ ہوتی ہے کہ آدمی اپنے آپ کو بلند خیال کرتا ہو، لیکن وہ دنیا کی نگاہ میں نیچ اور حقیر ہو۔''
- فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے تواضع کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا:

''تواضع یہ ہے کہ تم حق کے سامنے جھک جاؤ اور جس سے بھی حق اور سچ سنو اس کو قبول کر لو۔''

- رسول کریم ﷺ تواضع اور رحمت کا کامل نمونہ تھے۔ آپ ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا: ''اے محمد ﷺ! آپ کے رب نے آپ کو اختیار دیا ہے کہ آپ بادشاہ نبی بن جائیں یا بندہ رسول۔'' آپ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا: ”میں بندہ رسول بننا پسند کروں گا۔“

❁ آپ ﷺ کے پاس سے ایک جاہلی خاتون کا گزر ہوا، اس نے آپ ﷺ کو کھاتے ہوئے دیکھا تو کہا: یہ غلام کی طرح بیٹھتا ہے اور غلام کی طرح کھاتا ہے (یعنی عاجزانہ انداز میں بادشاہوں کی سی شوکت سے نہیں) اس نے چاہا کہ حضور ﷺ اس کو کچھ کھلائیں، چنانچہ کہنے لگی: مجھے کچھ کھلائیں، رسول اللہ ﷺ نے اس کو کھلایا تو اس پر رونا غالب آ گیا۔

❁ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، جس کا نام اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ تھا۔ وہ اپنی قوم کا راہنما اور سنگ دلی اور خشونت میں مشہور تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو چومتے ہوئے دیکھا تو کہا: میرے دس بچے ہیں، میں نے کسی کو کبھی نہیں چوما۔ آپ ﷺ نے جواب دیا: ”اللہ تعالیٰ نے تمھارے دل سے شفقت اٹھالی ہے، جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔“

❁ بیان کیا جاتا ہے کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس ایک مہمان آیا۔ وہ دونوں بیٹھے تھے کہ چراغ گل ہو گیا، انھوں نے اٹھ کر اس کو صحیح کیا۔ مہمان نے کہا: آپ نے مجھے حکم دیا ہوتا یا کسی خادم کو بلا لیتے، وہ اس کو صحیح کر دیتا۔ خلیفہ نے جواب دیا: ”میں جب اٹھا تو عمر بن عبدالعزیز تھا جب واپس آیا تب بھی عمر بن عبدالعزیز ہی تھا، مجھ میں کوئی کمی نہیں ہوئی، اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین شخص وہ ہے جو عاجز ہو۔“

❁ کہا جاتا ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کچھ بچیوں کے لیے دودھ دوہتے تھے، جب آپ خلیفہ بن گئے تو وہ کہنے لگیں: اب آپ خلیفہ بن گئے ہیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے ہمارے لیے دودھ نہیں دوہیں گے، لیکن انھوں نے ان کی مدد جاری رکھی اور اپنے نئے منصب کی وجہ سے بدلے نہیں۔

آپ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو الوداع کہنے کے لیے نکلے، سپہ سالار سوار تھا اور خلیفہ المسلمین پیادہ اس کے ساتھ چل رہے تھے۔ اسامہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: آپ سوار ہو جائیے یا مجھے اترنے دیجیے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''اللہ کی قسم! میں سوار ہوں گا نہ تم اترو گے، کیا ہے اگر میں تھوڑی دیر کے لیے راہِ خدا میں اپنے قدموں کو غبار آلود کرلوں؟''

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی پشت پر آٹا اٹھایا اور ایک بڑھیا کے گھر لے کر گئے، جس کے پاس یتیم بچوں کے لیے کھانا نہیں تھا۔ آپ نے آگ جلائی اور کھانا پکنے تک آگ جلاتے رہے اور اس میں پھونکیں مارتے رہے، جب تک بچوں نے سیر ہو کر کھانا کھا نہ لیا، تب تک وہیں رکے رہے۔

شاہِ ایران کسریٰ کا ایک ایلچی خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نام ایک نامہ لے کر آیا۔ وہ جب مدینہ طیبہ میں داخل ہوا تو اس نے خلیفہ کے محل کے بارے میں پوچھا۔ اس کو بتایا گیا کہ خلیفہ کا کوئی محل نہیں۔ اس کو بڑا تعجب ہوا۔ ایک مسلمان اس کے ساتھ ہو لیا، تاکہ اس کو خلیفۃ المسلمین تک پہنچا دے۔ وہ دونوں ان کو مدینے کی گلیوں میں تلاش کر رہے تھے کہ ان کا ایک آدمی کے پاس سے گزر ہوا، جو ایک درخت کے سائے میں بے فکری سے آرام کر رہا تھا۔

مسلمان نے کسریٰ کے ایلچی سے کہا: یہ رہے امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ وہ آدمی خلیفۃ المسلمین کو دیکھ کر حیرت کے سمندر میں ڈوب گیا کہ یہ وہ شخص ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ایران و روم کے فرماں روا جس کے ماتحت ہیں۔ پھر اس نے یہ تاریخی الفاظ کہے: "حَكَمْتَ فَعَدَلْتَ فَأَمِنْتَ فَنِمْتَ يَا عُمَرُ!"

"اے عمر! آپ نے عدل کی حکمرانی قائم کی، امن قائم کیا تو اب چین کی نیند سو رہے ہو۔"

❁ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں چند قریشیوں نے فخر و مباہات کی باتیں کرنا شروع کر دیں، ہر ایک اپنے حسب و نسب، جاہ و حشمت اور مال و منال کے قصیدے پڑھنے لگا، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا:

"جہاں تک میرا تعلق ہے تو میرا آغاز گندے نطفے سے ہوا، پھر میں بدبو دار لاش بن جاؤں گا، پھر میزان کی طرف آؤں گا، اگر میں بھاری ہو گیا تو معزز ٹھہروں گا، لیکن اگر ہلکا ہو گیا تو پھر کمینہ قرار دیا جاؤں گا۔"

تواضع اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے، جو کسی بندے کو عطا کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ﴾ [آل عمران: ١٥٩]

"پس (اے نبی!) آپ اللہ کی رحمت کے باعث ان کے لیے نرم ہو گئے۔ اگر آپ تند خو اور سخت دل ہوتے تو وہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے۔"

نیز فرمایا:

﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ [القلم: ٤]

"اور یقیناً آپ خُلقِ عظیم پر (کاربند) ہیں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی گو ناگو بندگی بجا لاتے، مخلوق پر مکمل احسان فرماتے۔ آپ ﷺ کا خلق مکمل تواضع کا پرتو تھا، جس کی روح اخلاصِ الٰہی اور قوام بندگانِ خدا پر شفقت ہے یا آپ کے اوصاف واطوار ہر جہت سے متکبروں کے اوصاف واطوار کی ضد تھے۔ [1]

اللہ تعالیٰ کے بارے میں علم، اس کے اسما وصفات کی معرفت، اس کی پر جلال صفات کا احساس، اس کی تعظیم ومحبت کے جذبات، اپنے نفس کی تفصیلی معرفت اور اپنے عمل کے عیوب اور آفتوں کے اور ان سے جو خو اور کیفیت جنم لیتی ہے، اس کا نام تواضع ہے۔ جب دل پر خوف وجلالِ الٰہی کی وجہ سے رقت طاری ہو جاتی ہے اور اس کے بندوں کے لیے رحمت وشفقت کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ عاجز اور منکر انسان اپنے آپ کو کسی سے برتر نہیں سمجھتا، نہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا کسی پر حق ہے، بلکہ وہ دوسرے کا اپنی ذات پر احسان سمجھتا ہے اور اپنے حق سے پہلے ان کے حقوق کا خیال کرتا ہے۔ یہ صفت اور خو صرف اس کو ملتی ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں اور جس کو اپنے قریب کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

> ''صدقہ مال میں کوئی کمی نہیں لاتا۔ اللہ تعالیٰ عفو اور درگزر سے کام لینے والے بندے کی عزت میں اضافہ کرتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دیتے ہیں۔''

تواضع ایک خوب صورت انسانی صفت ہے۔ متواضع انسان ہر دل عزیز

[1] التواضع: خالد المسیهیج.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان ہوتا ہے۔ لوگ اس کے قریب رہنا پسند کرتے ہیں اور اس کی عزت کرتے ہیں۔ مغرور شخص کے بالکل الٹ کہ جس سے لوگ دور بھاگتے ہیں۔

تواضع کی بنیاد قانونِ مساوات پر ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو جس قدر بھی اعلیٰ صلاحیتوں اور مقام و مرتبے سے نوازا ہو، آپ دوسروں کے ساتھ اس طرح کا سلوک نہ کریں کہ اس کو کم تر، حقیر یا بے قیمت محسوس کروائیں۔ آپ کے پاس اپنے اردگرد اور ماتحت افراد کی کامیابی کا اِدراک کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔

ڈاکٹر مارک وائٹ نفسیات کے ایک رسالے Psychology Today میں اپنے ایک مضمون میں لکھتا ہے:

''تواضع کے متعلق ایک اہم نقطہ یہ ہے کہ آپ دوسروں کی کامیابی کا ادراک کریں اور اس کا احترام کریں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنی کامیابی اور اپنی مخصوص صلاحیتوں کا ادراک کریں۔''

جو انسان اپنی صلاحیتوں کا ادراک کر لیتا ہے، اس کے اندر عاجزی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ دوسروں کو مساوات کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ یہ یقیناً اس کے عکس ہے جس کی ہم توقع کرتے ہیں، لیکن یہاں ہم صحت مند اِدراک ذات کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں، اس ادراکِ ذات کے بارے میں نہیں جس میں غرور آ جاتا ہے۔

یہی ادراک ایک بہت بڑی کمپنی کے جنرل مینیجر کو ہر روز واپسی کے وقت چوکی دار کے ساتھ چند منٹوں کے لیے بات چیت کے لیے کھڑا کر دیتا ہے۔ وہ اس کے حالات کی خبر گیری کرتا ہے اور مسکراہٹ بھرے انداز میں سلام کر کے جاتا ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ یہ مینیجر اس چوکی دار سے کہیں زیادہ طاقت ور، مال دار اور کامیاب ہوتا ہے۔[1]

آپ اس دنیا میں اکیلے ہی نہیں رہتے، بلکہ آپ کے ارد گرد بہت سارے افراد رہتے ہیں، جو آپ کے اس معاشرے کا حصہ ہیں، جہاں آپ رہ رہے ہیں۔ بلاشبہہ لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا بسا اوقات آپ کی طرف سے یا دوسرے کی طرف سے غلط فہمی کی بنا پر آرزو، افکار، اخلاق و عادات اور انداز و اطوار میں بعض جھگڑوں یا تصادمات کو جنم دے سکتا ہے۔ آپ کو اس طرح کے حالات کا سامنا کرنے کے لیے تیار اور عادی ہونا چاہیے، لیکن اس کا جواب صرف عفو و درگزر کے ساتھ دینا چاہیے، جو ایمان کی چمک دار کرن ہے۔

منکسر المزاج اور کشادہ دل بن کر رہیں، لوگ آپ سے محبت کریں گے، لیکن یہ کام صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کریں۔ یاد رکھیں! آپ کا پہلا دشمن شیطان ہے۔ اس لیے پہلے اس کا سر پھوڑیں، اگر آپ نے یہ کام کیا تو اس کا اجر کوئی بادشاہ، کوئی شہزادہ یا کوئی وزیر نہیں، بلکہ بادشاہوں کا بادشاہ اللہ رب العزت دے گا، اس سے افضل آپ کیا چاہتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے اپنے عاجز بندوں کی مدح کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا﴾ [الفرقان: ٦٣]

”اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی (وقار اور عاجزی) سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے بات کریں تو وہ کہتے ہیں: سلام ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[1] التواضع د. حنان حسن عطاء الله.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''خوش خبری ہے اس کے لیے جس نے عاجزی اختیار کی، لیکن کسی عیب میں نہیں۔ بہت زیادہ مال خرچ کیا، لیکن نافرمانی میں نہیں۔ ذلیل اور مسکین لوگوں پر رحم کھایا اور اہلِ فقہ و دانش کی صحبت اختیار کی۔''

عفو اور درگزر کے ساتھ، نرم سلوکی کے ساتھ، خندہ پیشانی اور مسکراہٹ کے ساتھ آپ اللہ تعالیٰ کی محبت بھی پا سکتے ہیں اور بندوں کی محبت بھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 10:

لوگوں کے ساتھ بردبار بن کر رہیں

بردباری کبھی غصہ نہیں دلاتی۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''طاقت ور پچھاڑنے والا نہیں، بلکہ طاقت ور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔''

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''بے وقوف مجھ کو ہر برے انداز میں مخاطب کرتا ہے، لیکن میں اس کا جواب دینا پسند نہیں کرتا۔ وہ بے وقوفی میں بڑھ جاتا ہے، لیکن میں بردباری میں لوبان کی طرح، جس کو جتنا جلایا جائے اس کی اتنی خوشبو بڑھ جاتی ہے۔ جب بے وقوف بولے تو اس کو جواب نہ دے، اس کا بہترین جواب خاموشی ہے۔ اگر آپ نے اس کے ساتھ بات کر لی تو اس کو کھول دو گے، لیکن اگر اس کو ایسے ہی چھوڑ دو گے تو وہ اندر ہی اندر مر جائے گا۔''

یہ اشرف اخلاق عقل مندوں کو زیادہ زیب دیتا ہے، کیوں کہ اس کی وجہ سے عزت سلامت رہتی ہے، جسم راحت محسوس کرتا ہے اور تعریف حاصل ہوتی ہے۔ فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

''جس نے بردباری اختیار کی، وہ سردار بنا اور جس نے فہم حاصل کیا وہ عقل میں مزید بڑھ گیا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن حارث ہلالی نے بیان کیا ہے کہ حضرت جبرائیل رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: ''میں آپ کے پاس دنیا و آخرت کے اعلیٰ اور معزز اخلاق لے کر آیا ہوں: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾ [الأعراف: ١٩٩] ''آپ (ان سے) درگزر کیجیے اور نیک کام کا حکم دیجیے اور جاہلوں سے کنارہ کیجیے۔''

سفیان بن عیینہ روایت کرتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ پر جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے کہا: ''اے جبرائیل علیہ السلام! یہ کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: مجھے معلوم نہیں، تا آنکہ میں جاننے والے سے پوچھوں، پھر واپس آئے اور کہا: اے محمد ﷺ! آپ کا رب کہتا ہے:

1. جو تمھارے ساتھ قطع تعلق کرے اس کے ساتھ صلہ رحمی کر!
2. جو تجھ کو محروم کرتا ہے اس کو دے!
3. جو تجھ پر ظلم کرتا ہے اس سے درگزر کر!''

نبی کریم ﷺ نے حلم اور بردباری اختیار کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے کہا:

''کیا تم میں سے کوئی ایک ابو ضمضم بھی نہیں بن سکتا جو جب اپنے گھر سے نکلا کرتا تو کہتا: اے اللہ! میں تیرے بندوں پر اپنی عزت کے ساتھ صدقہ کرتا ہوں۔''

آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے ہاں بردبار انسان کا مرتبہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ حلیم اور باحیا انسان کو پسند کرتا ہے اور فحش گو دریدہ دہن کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناپسند کرتا ہے۔''

یہ حدیث دو بے مثال متوازن جملوں پر مشتمل ہے، جو معنی کی وضاحت اور قوتِ اسلوب میں اپنی مثال آپ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ حلیم کی نصرت کے بارے میں کہتے ہیں:

''حلیم کو اپنے حلم کا پہلا بدلہ یہ ملتا ہے کہ لوگ اس کے مددگار ہوتے ہیں۔''

کسی ادیب بلیغ کا کہنا ہے:

''درگزر کی طرح کا عزت کا کوئی دفاع نہیں۔''

ایک دانش مند کہتا ہے:

''جو حلم کا درخت گاڑتا ہے، وہ سلامتی کا پھل چنتا ہے۔''

شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؏

أُحِبُّ مكارمَ الأَخْلاَقِ جَهدِيَ
وَأَكْرہ أن أَعيبَ وأن أُعابا
وَأَصْفحُ عَن سِباب الناس حِلماً
وَشَرُّ النَّاسِ مَنْ يهويُ السبابا
وَمن هَاب الرِّجَالَ تَهَيبّوه
وَمَنْ حقّر الرِّجَالَ فلن يُهابا

''میں شریفانہ اخلاق پسند کرتا ہوں، میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ کسی کے عیب تلاش کروں یا کوئی میرے عیب تلاش کرے، میں بردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے لوگوں کی گالیوں سے اعراض کرتا ہوں۔ بدترین انسان وہ ہے جو فحش گوئی پسند کرتا ہے، جو مردوں کی تعظیم کرتا ہے، وہ اس کی تعظیم کرتے ہیں، جو ان کو حقیر سمجھتا ہے، اس کی کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعظیم نہیں کرتا۔''

امام ماوردی اپنی کتاب ''أدب الدين والدنيا'' میں لکھتے ہیں:

''حلم کی تعریف یہ ہے کہ جب غضب میں نفس بھڑک رہا ہو تو اس کو ضبط کرو۔ اس ضبط کے دس اسباب ہیں:

① جاہلوں کے لیے رحم دلی اور شفقت:

یہ وہ بھلائی ہے جو رقت اور نرمی کے موافق ہے۔ لوگوں کے ساتھ رحم دلی کے ساتھ پیش آنا مطلوب ہے، بالخصوص جاہل کے ساتھ تاکہ وہ باخبر ہو جائے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے کہا: اے فلاں! ہمیں گالی دینے میں مبالغہ نہ کرنا، صلح کی کوئی جگہ چھوڑ دینا، ہم اس شخص کو جو ہم کو تکلیف پہنچا کر اللہ کی نافرمانی کرتا ہے، اس سے بڑھ کر کوئی بدلہ نہیں دے سکتے کہ ہم اس کے رویے کو حلم کا مظاہرہ کر کے اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کریں۔

ایک آدمی نے امام شعبی رحمہ اللہ کو گالی دی تو انھوں نے کہا: ''اگر میں اسی طرح ہوں جس طرح تم کہتے ہو تو اللہ مجھے معاف کرے اور اگر میں اس طرح نہیں جس طرح تم نے کہا ہے تو اللہ تجھ کو معاف کرے۔''

② انتقام پر قدرت:

انتقام پر قدرت رکھنے کے باوجود انتقام نہ لینا کشادہ دلی اور خود اعتمادی کا نتیجہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر اپنے دشمن پر قدرت حاصل کرو تو اس قدرت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے درگزر کو اختیار کرو۔''

ایک دانا نے کیا درست بات کہی ہے:

''جو آپ کی سطوت سے بچ نہیں سکتا، اس کو سزا دینا سخاوت اور کریمی نہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ خطا کرنے والے کا جواب خطا دینے سے گریز:

یہ رویہ شرافتِ نفس اور بلند ہمتی پر دلالت کرتا ہے۔ عقل مندوں نے کہا ہے:
شرافتِ نفس یہ ہے کہ آپ جس طرح مکارم اور اعلیٰ اخلاق کے حامل ہیں، اسی طرح ناپسند اشیا کو بھی برداشت کریں۔ کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ کو سید کا نام ان کے حلم کی وجہ سے دیا تھا۔

④ برا سلوک کرنے والے کی اہانت، لیکن تکبر یا خود پسندی کی وجہ سے نہیں، بلکہ اس کو اپنے مقابلے کا نہ سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ احسان کرنا:

معصب بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کتابوں میں لکھا ہے کہ جب وہ عراق کے گورنر بنے تو ایک دن فوجیوں کو مال دینے کا حکم دیا اور اپنے ہرکارے سے کہا کہ عمرو بن جرموز کا بھی پتا کرے۔ یہ وہ شخص تھا جس نے ان کے والد حضرت زبیر کو قتل کیا تھا۔ ان کو جواب دیا گیا کہ وہ کہیں دور چلا گیا ہے تو مصعب بن زبیر نے جواب دیا: ''کیا وہ بے خبر یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو ابو عبداللہ کے بدلے باندھ لوں گا؟ اس کو چاہیے مطمئن ہو کر نکل آئے اور اپنے لیے وافر حصہ لے لے۔''

شاعر عمرو بن علی کہتا ہے ؏

إِذَا نَطَقَ السَّفِيْهُ فَلَا تُجِبه
فَخَيْرٌ مِنْ إِجَابته سُكُوْتُ
سَكَتُّ عَنِ السَّفِيْهِ فَظَنَّ أَنِّي
عَيِيْتُ عَنِ الْجَوَابِ وَمَا عَيِيْتُ

''جب کم عقل بولے تو اس کو جواب نہ دے، اس کا بہترین جواب خاموشی ہے۔ میں نے کم عقل کی بات سن کر خاموشی اختیار کی تو وہ یہ سمجھ بیٹھا کہ میں جواب نہیں دے سکتا۔''

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(5) جواب کا بدلہ دینے سے گریز کرنا:

یہ کمال مروت اور حفاظتِ نفس کی دلیل ہے۔ ایک دانش مند نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے:

''کم عقل کو برداشت کر لینا اسی کی طرح کا رویہ اپنا لینے سے بہتر ہے اور جاہل سے چشم پوشی کرنا اسی کی راہ پر چل نکلنے سے کہیں اچھا ہے۔''

کسی ادیب کا کہنا ہے:

''حلیم فحش گو نہیں ہوتا اور شریف وحشت ناک نہیں ہوتا۔''

(6) برا سلوک کرنے والے پر احسان کرنا اور اس کی دل جوئی کرنا:

رسول اللہ ﷺ کا ایک اعرابی کے ساتھ واقعہ ہے کہ اس کو رسول اللہ ﷺ نے مال عطا کیا، لیکن وہ اس کو اپنے خیال کے مطابق تھوڑا سمجھتا تھا، اس لیے راضی نہ ہوا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس رویے کی وجہ سے غصے میں آ گئے، لیکن رسول اللہ ﷺ اس کو اپنے گھر لے گئے اور اسے اتنا مال دیا کہ وہ خوش ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا کہ وہ صحابہ کے سامنے جائے اور اقرار کرے کہ وہ خوش ہے۔ وہ صحابہ کے سامنے آیا اور اس نے پہلے جو بات کہی تھی اس کے عکس کہا کہ آپ ﷺ نے پورا دیا ہے، اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو جزائے خیر دے۔ آپ کا اس سے یہ کہنا اس کے مسلمان ہونے کا سبب بن گیا۔

(7) جھگڑے کی جڑ کاٹ دینا:

یہ دانا کی علامت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک آدمی نے ضرار بن قعقاع سے کہا: ''خدا کی قسم! اگر تم ایک کہو گے تو دس سنو گے، انھوں نے جواب دیا:

''اللہ کی قسم! اگر تم دس کہو گے، تو مجھ سے ایک بھی نہیں سنو گے۔''

ایک عقل مند نے کہا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''آپ کا اعراض کرنا اپنی عزت کو بچانا ہے۔''

شاعر کہتا ہے ع

قُلْ مَا بَدا لك مَنْ زُور وَمِنْ كَذِبٍ

حِلْمِيْ أَصَمُّ، وَأُذُنِي غَيْرُ صَمَّاء

''جو جھوٹ اور دروغ کہنا چاہتے ہو کہہ لو، میرے کان بہرے نہیں، میرا حلم بہرا ہے۔''

(8) جواب دینے سے کسی سزا کا خوف:

یہ حلم نہیں ہے، بلکہ کمزوری ہے اور شاید احتیاط اور رائے کا تقاضا ہو۔

(9) احسان کرنے والے کا احسان یاد رکھنا بھی وفا، کمالِ مروت اور حسنِ عہد کی علامت ہے۔ کہا جاتا ہے: اعلیٰ اوصاف کا مالک عہد کا پاسدار ہوتا ہے۔

شاعر نے کیا خوب کہا ہے ع

إِنَّ الْوَفَاء عَلىٰ الكريم فَرِيُضَة

وَاللؤم مقرُوُن بِذيْ الْإِخُلاَفِ

وَترى الْكَرِيُم لِمَنْ يُعَاشِرُ مُنصِفاً

وَترىٰ اللَّئِيُم مُجَانبَ الْإِنُصَافِ

''وفا شریف پر فرض ہے اور کمینگی وعدہ خلافی کرنے والے کا خاصہ ہے، وفا شریف جس کے ساتھ بھی رہتا ہے انصاف کرتا ہے، لیکن کمینہ انصاف کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔''

(10) مکر اور پوشیدہ مواقع کی توقع:

یہ زیرکی اور ہوشیاری کی ایک صورت ہے۔ کہا جاتا ہے: ''جو اپنا غصہ نکال لیتا ہے، اس کی مکاری کم ہو جاتی ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی دانش مند کا قول ہے: ''جاہل کا غصہ اس کی بات میں ہوتا ہے۔ لیکن عقل مند کا غصہ اس کے کام میں ہوتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے اشج عبدالقیس کی تعریف میں کہا:

''تجھ میں دو خصلتیں ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں: ایک حلیمی اور دوسری تحمل مزاجی۔

اس عمدہ ترین آیت پر غور کریں:

﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ﴾ [الشوریٰ: ٤٣]

''اور البتہ جو صبر کرے اور معاف کردے تو بلاشبہ یہ ہمت کے کاموں میں سے ہیں۔''

﴿وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ﴾ [فصلت: ٣٥]

''اور نیکی اور برائی برابر نہیں ہوسکتیں۔''

یہ دونوں آیات حلیمی اور غصے سے دوری کے فوائد پر دلالت کرتی ہیں اور خلاصہ مضمون یہ آیت ہے:

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾ [الأعراف: ١٩٩]

''آپ درگزر کیجیے اور نیک کام کا حکم دیجیے اور جاہلوں سے کنارہ کیجیے۔''

ایک مفکر کا قول ہے:

''انتقام میں جلد بازی شریفوں کا شیوہ ہے نہ نوازشوں کو روک لینا شرافت وسخاوت کی کوئی شرط ہے۔''[1]

---

[1] الحلم والغضب د. عثمان قدري مكانسي.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ٹکٹ نمبر 11:

لوگوں کے ساتھ صبر کے ساتھ پیش آئیں

دلوں کو جیتنا ایک فن ہے۔ جو شخص اس میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہے، اس کے لیے ثواب کی امید پر بے بہا صبر میں مہارت حاصل کرنے کی ضرورت ہے، کیوں کہ دل رحمان کی دو انگلیوں کی درمیان ہیں۔ وہ جیسے چاہتا ہے ان کو پھیر دیتا ہے، جو شخص دلوں کے ساتھ معاملہ کرنا چاہتا ہے اور اس میں اس کامیابی کا خواہاں ہے، اس کے لیے دلوں کی زبان اور چابیوں سے واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس کو یقین ہونا چاہیے کہ ہر دل کی ایک چابی اور خفیہ نمبر ہوتا ہے، جس کے بغیر اس دل میں داخل ہونا ناممکن ہوتا ہے۔

یہ چابیاں درج ذیل ہیں:

1 صبر:

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ یہ سیکھے بغیر کہ لوگوں کی طرف سے دی جانے والی اذیتوں اور پریشانیوں پر کس طرح صبر کرنا ہے، ان کے دلوں کو جیت لیں گے؟ اگر آپ کا خیال ہے تو یہ محال اور جنون ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰهُ وَ

22096

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا﴾ [الكهف: ٢٨]

"اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روک رکھیں جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں، وہ اس کا چہرہ چاہتے ہیں اور آپ کی آنکھیں ان سے تجاوز نہ کریں کہ دنیاوی زندگی کی زینت چاہنے لگیں اور اس شخص کی اطاعت نہ کریں جس کا دل ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔"

لوگوں کے ساتھ رہنا سہنا اور ان کے ساتھ محبت کے تعلقات برقرار رکھنا انسان سے صبر جمیل کا تقاضا کرتا ہے۔

محمد غزالی اپنی کتاب: "خلقِ مسلم" میں لکھتے ہیں:

"صبر پختہ مردانگی اور جوان ہمتی کا ایک عنصر ہے۔ کمزور مرد زندگی کے بوجھ اٹھانے کی سکت نہیں رکھتے۔ انسان کے پاس اگر سامان ہو تو وہ اس کو اٹھوانے کے لیے بچے، بیمار یا پست ہمت کی خدمات مستعار نہیں لیتا، بلکہ وہ مضبوط کندھوں اور گٹھے جسم کے مالک افراد کا انتخاب کرتا ہے۔ ایسے ہی زندگی بھی ہے، اس کے عظیم الشان پیغام کو اٹھانے اور ایک طور سے دوسرے طور میں منتقل کرنے کی صلاحیت مردانِ بلند ہمت اور صبر کرنے والے جوان عزم ہی رکھتے ہیں۔"

اللہ سے یہ دعا نہ کرے کہ وہ آپ کے بوجھ کو ہلکا کر دے، بلکہ اس سے یہ دعا کرے کہ وہ آپ کی پشت کو مضبوط کرے اور آپ کو توفیق دے۔

2 لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا اور ان کی اذیتیں برداشت کرنا:

انسان جب لوگوں کے ساتھ برتاؤ (معاملات) کرتا ہے تو وہ عجیب عادتوں کا ملاحظہ کرتا ہے، کیوں کہ لوگ مختلف خیالات اور نظریات کے مالک ہوتے ہیں۔ ہر ایک کا اپنا نقطہ نظر اور الگ اندازِ تفکیر ہوتا ہے، جو ممکن ہے آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خیالات سے ہم آہنگ ہو یا بالکل مختلف ہو۔ ایک ذہین شخص ہی یہ جانتا ہے کہ وہ کس طرح ہر فریق کے ساتھ اس کے مناسب حال پیش آئے، بلکہ وہ سب کو برداشت کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''وہ مومن جو لوگوں کے ساتھ ملتا جلتا ہے، ان کی اذیتوں کو برداشت کرتا ہے، وہ اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے الگ رہتا ہے اور ان کی اذیتوں پر صبر نہیں کرتا۔'' (رواہ الترمذي)

پانچ مہارتیں جو لوگوں کی اذیت برداشت کرنے میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں:

1. اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا
2. اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھنا
3. دوسروں کے ساتھ معاملہ کرنے میں اخلاص سے کام لینا۔
4. جس کے ساتھ پیش آرہے ہیں، اس کی شخصیت کا مطالعہ کرنا، اس سے آپ کے سامنے اس کی خوبیاں اور خامیاں کھل کر سامنے آجائیں گی۔ چنانچہ آپ انھیں ذہن میں رکھ کر اس کے ساتھ برتاؤ کریں۔
5. نبی کریم ﷺ کی یہ دعا یاد کریں:

((اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِيْ فَإِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ))

''اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے، یہ نہیں جانتے۔''

3 عفو اور درگزر کرنا:

آج اکثر لوگ عفو و درگزر سے کیوں کام نہیں لیتے؟ کیا یہ صفات لوگوں کی دنیا میں واقعی نادر ہو چکی ہیں؟ خلل کہاں ہے؟ کیا لوگ اب اس آیت کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاوت نہیں کرتے:

﴿وَ سَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [آل عمران: ۱۳۳۔۱۳۴]

''اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ وہ لوگ جو خوشی اور سختی کے موقع پر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں اور اللہ نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے۔''

4 لمحہ عبرت:

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے رشتے دار ہیں، میں ان کے ساتھ تعلق جوڑتا ہوں وہ میرے ساتھ توڑتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں، وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں۔ میں ان کے سامنے بردباری کا دامن تھامے رکھتا ہوں، وہ جہالت پر اتر آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر ایسا ہی ہے جو تم نے بیان کیا ہے تو گویا تم ان کو شدید گرم ریت کا سفوف کھلاتے ہو اور جب تک تم اسی طرح رہو گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھارے ساتھ ان کے خلاف ایک معاون مقرر رہے گا۔'' (رواہ مسلم)

بیان کیا جاتا ہے کہ زین العابدین بن حسین کا ایک غلام تھا جو ٹھیکری کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی ہوئی ایک صراحی میں ان کے لیے پانی لے کر آتا اور اس کو آپ پر بہاتا۔ ایک دن وہ صراحی ان کے پاؤں پر گری اور ٹوٹ گئی تو ان کا پاؤں زخمی ہو گیا اور اس سے خون بہنے لگا۔ غلام نے فوراً کہا: میرے آقا! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ﴾ [آل عمران: ١٣٤]

''اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں۔''

زین العابدین نے کہا: ''میں نے اپنا غصہ ضبط کر لیا ہے۔''

غلام نے کہا:

﴿وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [آل عمران: ١٣٤]

''اور اللہ نیکو کاروں کو پسند کرتا ہے۔''

زین العابدین نے کہا: ''تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد ہو۔''

میرا خیال ہے یہ واقعہ اور منظر بیان کرنے کے بعد کسی تبصرے کی گنجایش نہیں رہتی، سوائے یہ کہ تم نے عفو و درگزر کی اہمیت جان لی ہے اب اس کو اختیار کر لو۔

چھے مہارتیں جو عفو و درگزر میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں:

1. یہ شعور رکھنا کہ یہ انبیا و رسل کی خو ہے۔
2. عفو و درگزر مغفرت کا راستہ ہے۔
3. معاشرے کی اصلاح کی سنجیدہ خواہش رکھنا۔
4. اپنے لیے انتقام نہ لینا۔
5. صحابہ و سلف صالحین کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کرنا۔
6. اچھے اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 12:

لوگوں سے سچ بولیں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾

[التوبة: ۱۱۹]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھے اپنی طرف سے چھے چیزوں کی ضمانت دو، میں تم کو جنت کی ضمانت دوں گا:

1. جب بات کرو تو سچ بولو۔
2. جب وعدہ کرو تو پورا کرو۔
3. جب کوئی امانت تمھارے سپرد کی جائے تو اس کو لوٹا دو۔
4. اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔
5. اپنی نگاہیں نیچی رکھو۔
6. اپنے ہاتھ باندھ کر رکھو۔'' (رواہ احمد)

معاشرے کے افراد کے درمیان معاملہ فہمی اور باہمی تعاون معاشرتی زندگی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، تاکہ افرادِ معاشرہ زندگی کی ذمے داریوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بار اٹھا سکیں اور اس کے مقاصد و اہداف حاصل کر سکیں۔ پر امن بقائے باہمی اور پر سکون شریفانہ زندگانی گزارنے کا یہی راز ہے۔ امن و سکون کے ساتھ زندگی گزارنے کے یہ بلند و بالا مقاصد صحیح باہمی معاملہ فہمی، مضبوط تعاون اور افراد کے درمیان اعتماد کے تبادلے کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے۔

یہ امر بدیہی ہے کہ زبان ایک دوسرے کو سمجھانے کا آلہ، افکار و خیالات کو الفاظ کا جامہ پہنانے والا عضو اور دل میں آنے والے مختلف معانی اور مقاصد کی تفسیر کرنے والا ترجمان ہے۔ اس کا معاشرے میں زندگی اور احساسات و افکار کے تبادلے میں کلیدی کردار ہے۔

معاشرے کی سعادت یا شقاوت کا دارومدار اس کی صدق بیانی اور دروغ گوئی پر ہے۔ اگر زبان سچائی کی خوگر، دل میں پیدا ہونے والے خیالات کی امانت دار ترجمان ہو تو اس نے باہمی اعتماد اور افہام و تفہیم کا پیغام پہنچا دیا۔ یہ اچھائی کی علم بردار اور امن و محبت کی پرچار ہو گی، لیکن اگر یہ دھوکا دہی اور فریب کاری میں ماہر ہو اور اظہار و بیان میں خیانت کی مرتکب ہو تو یہ شر کی علم بردار، معاشرے کے افراد کے درمیان نفرت و عداوت پھیلانے کا باعث اور اس کے وجود کے لیے سنگین خطرہ بن جاتی ہے۔

ان وجوہ کی بنا پر سچ معاشرے کی اہم ضروریات اور اساسیات میں داخل ہے اور معاشرتی زندگی میں اس کے اثرات واضح نظر آتے ہیں۔

یہ خوش حال اور بلند نصیب معاشرے کو ایک لڑی میں پرو دیتا ہے، یہ اخلاقِ عالیہ کا رمز، افراد کی شرافت و استقامت کی دلیل، اچھی شہرت کا مضبوط ترین سبب، حسنِ تعریف اور احترام کا باعث اور لوگوں کا اعتماد حاصل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا ذریعہ ہے۔

سچ بولنے کا ایک یہ فائدہ بھی ہے کہ انسان کا قیمتی وقت بچ جاتا ہے اور وہ جسمانی اور نفسیاتی راحت حاصل کر لیتا ہے۔ اگر کاروبار کرنے والے اپنے معاملاتِ تجارت میں سچ بولیں تو سودے بازی کی مشقت سے بچ جائیں اور قیمتی وقت بھی بچ جائے۔ اگر تاجر اور ملازم سچائی کا التزام کر لیں تو لوگوں کے حقوق بھی محفوظ ہو جائیں اور امن وخوشحالی بھی آ جائے۔

اگر لوگ سچ سے آراستہ ہو جائیں اور اس کے خوگر ہو جائیں تو وہ عظیم الشان فوائد حاصل کر لیں گے، لیکن جب معاشرے میں جھوٹ عام ہو جاتا ہے، اس کی اخلاقی قدر و قیمت کم ہو جاتی ہے، افراد میں تنگ دلی اور غصہ پیدا ہو جاتا ہے، ان میں تعاون اور معاملہ فہمی ختم ہو جاتی ہے، پھر وہ معاشرہ تباہی اور انتشار کے کنارے پر آ کھڑا ہوتا ہے۔

جھوٹ کے بہت زیادہ اسباب ہیں۔ جب کوئی شخص کسی پریشانی سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہے یا اپنا کوئی مفاد حاصل کرنا چاہتا ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ اس کا محفوظ اور مفید ترین راستہ دروغ گوئی ہے تو اس دھوکے میں آ کر وہ اپنے نفس کو جھوٹ بولنے کی اجازت دے دیتا ہے، حالاں کہ یہ بھی ممکن ہے کہ جھوٹ بول کر، جو وہ امید رکھتا ہے اس سے دور ہو جائے یا جس سے ڈرتا تھا اس کے قریب ہو جائے، کیوں کہ بدصورت کبھی خوش صورت نہیں ہوتا۔ برائی اچھائی بن جاتی ہے، کیوں کہ کانٹوں سے انگور حاصل ہوتے ہیں نہ انگوروں سے تمہ۔ عقل سچائی کا ایک ذریعہ ہے، کیوں کہ یہ زور دار انداز میں جھوٹ کی قباحت بیان کرتی ہے۔ بالخصوص جب یہ کوئی فائدہ دے نہ نقصان ہی دور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے۔ یہ ہر اچھا اور بہتر کام کرنے کی دعوت دیتی ہے اور ہر ناپسندیدہ کام کرنے سے روکتی ہے۔ دین سچائی کو اختیار کرنے پر اکساتا ہے اور جھوٹ سے منع کرتا ہے، خواہ اس میں کوئی فائدہ ہو یا کسی نقصان سے بچاؤ، اسی طرح مروت ،یعنی مردانگی بھی جھوٹ سے روکتی اور سچ پر ابھارتی ہے۔

سچ کا ایک سبب سچا مشہور ہونے کی خواہش بھی ہے، تاکہ اس کی بات رد نہ کی جائے اور اس کو ندامت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ایک بلیغ کا کہنا ہے:

''حق اور سچ تمھارا اوڑنا بچھونا ہونا چاہیے، کیوں کہ حق طاقت ور مددگار اور سچ بہترین ساتھی ہے۔''

شاعر کہتا ہے ع

عَوِّدْ لِسَانَكَ قَوْلَ الصِّدْقِ تَحظُ بِهِ
إِنَّ اللِّسَانَ لِمَا عَوَّدْتَ مُعْتَادُ
مُوَكَّلٌ بِتَقَاضِي مَا سَنَنْتَ لَهُ
فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَانْظُرْ كَيْفَ تَرْتَادُ

''اپنی زبان کو سچ گوئی کا عادی بنا، تو بانصیب ہوگا۔ زبان کو جس کا عادی بنا دیا جائے وہ بن جاتی ہے۔تم نے اس کے لیے خیر وشر کا جو راستہ متعین کیا ہے وہ اسی کا تقاضا کرتی ہے، چنانچہ دیکھ تو کس طرح اس کو استعمال کرتا ہے۔''

سرگوشی:

کتنی بری بات ہے جو کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ ذہانت دھوکا دہی اور جھوٹ کا نام ہے، لیکن اس سے بھی بری بات بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ نیک طینتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے وقوفی کا مقام ہے۔ ہمارے اس زمانے میں سنگ دلی کے زمانے میں مفاد پرستی احساسات پر غالب آ چکی ہے۔ میں یہ باتیں اس شخص سے کہتا ہوں جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ کسی انسان کو دھوکا دے سکتا ہے، حالاں کہ وہ اپنے سوا کسی کو دھوکا نہیں دیتا، کیوں کہ حقیقت آخر کار ایک دن کھل جائے گی اور سچ کی آواز سے کوئی چیز بلند نہیں ہو گی۔ سچے بن کر رہیں، ساری کائنات عمدہ اور خوش نما ہو جائے گی۔ دھوکا دینے والا بنیں گے تو آخر آپ متاعِ گم گشتہ بن جائیں گے۔

ایک اور سرگوشی:

ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے، جو اس میں ہوتا ہے۔ اگر انسان کا دل جھوٹ سے لبالب بھرا ہو تو اس سے صرف جھوٹ نکلے گا اور اگر سچ سے لبریز ہو تو اس سے سچ کے سوا کچھ نہیں نکلے گا۔

سچائی کامیابی کی چابی:

کیا آپ جانتے ہیں کہ اس تمام جھوٹ کے باوجود جس کا ہم زندگی میں سامنا کرتے ہیں، بالخصوص اربابِ اقتدار کی طرف سے، اس کا مثبت اثر بھی منعکس ہوتا ہے، جو ہمیں دکھاتا ہے کہ روزانہ ہم جن لوگوں سے ملتے جلتے ہیں ان میں کتنے سچے اور کتنے وفادار ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک آدمی اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کیا کرتا تھا۔ اس میں بہت زیادہ عیب تھے، اس نے ان کو درست کرنے کی کوشش کی، لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ وہ ایک عالم کے پاس گیا اور اس سے کسی ایسی نصیحت کا مطالبہ کیا جو اس کے عیبوں کو درست کر دے۔ اس عالم نے اس کو حکم دیا کہ وہ صرف جھوٹ کے ایک عیب کی اصلاح کر لے اور ہر حال میں سچ بولے۔ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس سے اس بات پر پیمان لے لیا۔

کچھ وقت کے بعد اس آدمی نے شراب پینے کا ارادہ کیا، چنانچہ اس نے شراب خریدی، اس سے ایک جام بھرا اور جوں ہی منہ کے قریب لے کر گیا، اس کے دل میں خیال آیا: اگر اس عالم نے مجھ سے پوچھ لیا کہ کیا تم نے شراب پی ہے تو کیا میں جھوٹ بولوں گا؟ نہیں، میں کبھی شراب نہیں پیوں گا!

دوسرے دن اس نے کوئی دوسرا گناہ کرنے کا سوچا، لیکن اس کو عہدِ صدق بیانی یاد آ گیا، لہٰذا اس نے وہ گناہ بھی نہ کیا۔ وہ جب کوئی گناہ کرنے کا ارادہ کرتا تو وہ عہدِ صدق بیانی اس کے آڑے آ جاتا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ محض اس ایک خوئے صدق کو اپنانے کی وجہ سے ایک ایک کر کے اس کے سارے عیب ختم ہو گئے۔

وہ شیر آیا! شیر آیا! والی کہانی تو ہر ایک نے سنی ہے۔ جب حقیقت میں شیر آ جاتا ہے تو کوئی اس کی مدد کو نہیں آتا، کیوں کہ ہر کوئی یہی سمجھتا ہے کہ یہ لڑکا محض مذاق کر رہا ہے اور جھوٹ اپنے منطقی انجام تک جا پہنچتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری فصل

معاشرتی ٹکٹیں

انسان اپنی فطرت کے اعتبار سے معاشرتی اور سوشل ہے۔ کسی مفکر کا قول ہے کہ انسان Social Animal ہے۔ لہٰذا وہ تعلقات قائم کرنا اور دوستیاں بڑھاتا چڑھاتا ہے۔ فطرتِ سلیم، مکمل عزلت، گوشہ نشینی، اپنی ہی ذات تک محدودیت اور دوسروں سے قطع تعلقی کو نہ صرف قبول نہیں کرتی، بلکہ اس کو دور از کار اور قابلِ نفرت بھی سمجھتی ہے۔

دیکھا گیا ہے کہ فرد جتنا بھی محدودیت پسند ہو وہ پھر بھی دوسروں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے، خواہ وہ معدودے چند افراد تک ہو۔

دوسروں سے مکمل بے پروا اور قطع تعلق ہو جانا مشکل، بلکہ ناممکن ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے ساتھ تعلقات اور میل جول کو انسانی ضرورت اور کائناتی سنت قرار دیا ہے، بلکہ قرآن کریم لوگوں کی تخلیق اور اس کو مختلف قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کرنے کے اسرار بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اس کے ذریعے افراد و اقوام کے درمیان تعارف اور تعلقات وجود میں آتے ہیں:

﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾ [الحجرات: ١٣]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے لوگو! بلاشبہ ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور ہم نے تمھارے خاندان اور قبیلے بنائے، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، بلاشبہ اللہ کے ہاں تم میں سے زیادہ عزت والا (وہ ہے جو) تم میں سے زیادہ متقی ہے، بلاشبہ اللہ بہت علم والا، خوب باخبر ہے۔"

اس لیے ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ تعارف حاصل کرنا چاہیے، دوستیاں بنانی چاہئیں، اچھی گفتگو کرنی چاہیے۔ ایک دوسرے کے احترام کا خیال رکھتے ہوئے شان دار اور مہذب انداز میں مکالمہ بازی کرنی چاہیے۔

وعدے کی پاس داری پہلی ترجیح ہونی چاہیے، پھر دیکھیے زندگی کتنی حسین اور پاکیزہ ہو جاتی ہے۔

ٹکٹ نمبر ۱۳: معاشرتی انسان بنیں، آپ لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیں گے۔

ٹکٹ نمبر ۱۴: خوب صورت سراپا دوسروں کی نگاہ کا مرکز بن جاتا ہے۔

ٹکٹ نمبر ۱۵: اچھی بات لوگوں کے دلوں میں داخل ہونے کا دروازہ ہے۔

ٹکٹ نمبر ۱۶: دوسروں کی بات توجہ سے سنیں، آپ ان کے دلوں میں جگہ بنا لیں گے۔

ٹکٹ نمبر ۱۷: دوسروں کا دوست بنیں اور ان کے دل جیتیں۔

ٹکٹ نمبر ۱۸: ہمیشہ وعدہ پورا کریں اور دلوں کو موہ لیں۔

ٹکٹ نمبر ۱۹: سادگی اختیار کریں اور لوگوں کے دل جیت لیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 13:

معاشرتی انسان (ملنسار) بنیں
آپ لوگوں کے دلوں میں گھر کر جائیں گے

معاشرتی انسان کون ہوتا ہے؟

معاشرتی انسان کی مختصر تعریف یہ ہوسکتی ہے کہ ہر وہ شخص جو لوگوں کے ساتھ بہت زیادہ میل جول رکھتا ہو اور ان کے ساتھ تعلقات بڑھانے کا میلان رکھتا ہے۔ بالخصوص براہِ راست ربط اور رسائی کے ذریعے، ایسے ملنسار شخص کو معاشرتی انسان کہا جاتا ہے۔ ملنسار انسان اپنی افتادِ طبع کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنے، ان کا تعارف حاصل کرنے اور ان کے ساتھ تعلقات بڑھانے کا شوقین ہوتا ہے۔

ایک مومن کا اپنے بھائی کے ساتھ تعلق بڑا مضبوط اور سنجیدہ ہوتا ہے، وہ اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے، اس کے لیے اچھائی اور خوش نصیبی کا متمنی ہوتا ہے۔ اگر اس کے بھائی کو کوئی تکلیف پہنچے یا وہ کسی مصیبت کا شکار ہو جائے تو اس کی وجہ سے وہ خود الم اور اذیت محسوس کرتا ہے۔ مومنین اپنے باہمی ربط و تعلق اور نیکی تقوے کے کاموں میں تعاون میں عمارت کی طرح مضبوط اور ٹھوس ہوتے ہیں، وہ ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے، تعلقات برقرار رکھنے اور شفقت و رحم دلی میں ایک جسم کے مانند ہوتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حتیٰ کہ انسان کا اپنی بیوی کے ساتھ تعلق اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، جو اس کی عظمت اور کمال قدرت پر دلالت کرتی ہے۔ اس نے میاں بیوی کے باہمی تعلق کو ایک مخصوص تعلق کی شکل دے دی ہے، جس پر محبت اور شفقت کے بادل سایہ فگن رہتے ہیں۔

انسان کو اس تعلق کی ضرورت ہے اور وہ ہم آغوشی کے فلسفے کا محتاج ہے، وہ انسان جو اپنے رب کے سامنے سربسجود ہوتا ہے، اس کی پیشانی اور سراپا زمین سے آغوش ہوتا ہے، وہ اپنی نماز میں امن کی امید رکھتا ہے۔ وہ نوجوان جو اپنے دکھ کو اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے، آنکھ اٹھا کر رکھتا ہے، تاکہ دیدوں سے کوئی آنسو نہ ٹپک جائے کہ اس کا بھرم جاتا رہے۔ وہ اپنے آنسوؤں کا تحفظ چاہتا ہے، وہ بچی جو اپنی گڑیا کی گود میں امن وشفقت کی طلب گار ہوتی ہے، وہ باپ جو ہر مشکل لمحے میں اپنے بیٹے بیٹی کو اپنی آغوش میں لے لیتا ہے، تاکہ ان کو امن وشفقت کا احساس دلائے۔

وہ دوست جو اپنے دوست کی تکلیف کو معنوی مدد کی گود میں دے دیتا ہے، صرف چند تسلی بھرے الفاظ اس کی تکلیف کو اپنی آغوش میں لے لیتے ہیں اور وہ تازہ دم ہو جاتا ہے۔

یہ ہے ہم آغوشی کا فلسفہ، جس کی ہر کسی کو اپنی زندگی کا سفر جاری رکھنے اور ہر بحران سے نکلنے کے لیے ضرورت ہوتی ہے۔ ہم اکثر محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے آنسو ہمارے پپوٹوں میں محبوس ہو کر رہ جاتے ہیں اور وہ بڑی گرمی کے ساتھ ہمارے رخساروں کے ساتھ معانقہ کے لیے ٹپکتے ہیں، یہاں ہمارے دکھ کو آغوش مل جاتی ہے اور ہمارے درد کو امان۔

وہ جھوٹا ہے جو کہتا ہے کہ اس کو کسی انسان کے وجود کی کوئی ضرورت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں، جو اس کو اپنی آغوش میں لے لے۔ وہ اپنی ذات کی گہرائیوں ہی میں گرمی محسوس کرتا ہے، وہ اکیلا ہی ٹھنڈا اور سنگ دل ہو کر جی سکتا ہے۔

وہ دروغ گو ہے جو کہتا ہے کہ اس کو ماں، باپ، بہن، بھائی، کسی دوست یا محبوب کے وجود کی تمنا نہیں، جو اس کو اپنی شفقت بھری گود میں لے لے، اس کو امن کا احساس دلائے، اس کے آنسو پونچھے، اس کے روحانی دکھوں کا مداوا کرے، اس کی تکلیف کو اپنے گلے کے ساتھ لگا لے، تاکہ اس کی روح بیدار ہو جائے، وہ خود بیدار ہو جائے اور وہ اس کا احسان مند ہو، جس نے اس کے دکھ کو اپنا کر اپنا دکھ سمجھا اس کے دل، اس کی روح اور اس کے جسم کو محبت بھری گود مہیا کی۔ کون ہے جو اس حقیقت کا انکار کر سکتا ہے؟

یہ ہے انسان جو اپنی فطرت کے اعتبار سے اجتماعی اور سوشل ہے۔ وہ اپنی جنس کے افراد کے ساتھ تعلق قائم کرنے پر طبعاً مجبور ہے، وہ ان کے ساتھ ملنے جلنے میں راحت محسوس کرتا ہے۔

یہ ہے انسان کی جبلت، تاکہ انسانی زندگی درست راہ پر گامزن رہے، زندگی کے معاملات منظّم انداز میں چلیں، کیوں کہ اکیلا فرد مشکلات اور مصیبتوں میں گھرے ہوئے مراحلِ حیات عبور کرنے کی سکت نہیں رکھتا۔ دوسری طرف انسانی صفیں جس قدر زیادہ مضبوط اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے والی ہوں گی، زندگی کے میدان میں وہ اتنا ہی آگے اور ترقی وکمال کے مدارج میں اتنا ہی زیادہ بلند پرواز ہوں گی۔

اسلام کا معاشرتی پہلو:

دینِ اسلام اپنے مزاج، مقاصد، احکام اور اعتقادی وعملی تعلیمات کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لحاظ سے معاشرتی دین ہے، یہی اس کی حقیقت، تشکیل اور مقصد ہے۔

جو شخص اسلام کے نظام کی کلیات اور شرعی امور کا گہری نظر سے مطالعہ کرتا ہے اور جو اس کی تعلیمات پر ایمان رکھتا ہے، جو اپنی زندگی ان کے مطابق گزارتا ہے، وہ اسی حقیقت اور نتیجے تک پہنچے گا۔

شاید دینِ اسلام کا یہ اہم معاشرتی پہلو ہی وہ خوبی ہے جو اس کو دیگر ادیان سے ممتاز کرتی ہے۔ اس کو فرد، جماعت اور معاشرے کے تمام امور کی تنظیم کا اہل بناتی ہے اور اس کے مختلف سوالات اور زندگی کی تمناؤں اور آرزوں کا اطمینان بخش جواب مہیا کرتی ہے۔

قرآن و سنت پر مشتمل اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرنے والے انسان کی آنکھوں کے سامنے اس دین کی معاشرتی محبت بھری روحانیت کھل کر جلوہ گر ہوتی ہے۔ اس دین میں فرد اور معاشرے کو کتنی باریک بینی پر مبنی اہمیت دی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں افراد کے درمیان مثالی تعلقات قائم کرنے کے لیے کتنی مکمل اور متوازن صورت پیش کی گئی ہے۔ یہ سارے حقائق سامنے آجاتے ہیں۔

یہی وہ حقیقت ہے جو پہلے مکی دور میں کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں میں چلبلاتی رہی۔ وہ انتظار کرتے رہے کہ کب وہ تعلیمات اترتی ہیں جو اسے آئینے کی طرح صاف شفاف پیش کریں، جب انھوں نے دیکھا کہ فرد، جماعت اور معاشرے کو اہمیت دیتے ہوئے ان کے درمیان مثالی نوعیت کے تعلقات قائم کرنے کے تاکیدی احکام پے درپے اترنا شروع ہو گئے ہیں تو انھوں نے اس کی تائید، دفاع اور اشاعت کے لیے جانثاری سے کام کرنا شروع کر دیا۔

اسلامی ماخذ نقل کرتے ہیں کہ جلیل القدر صحابی حضرت عثمان بن مطعون رضی اللہ عنہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس دن کلمہ شہادت کا اقرار کر کے اسلام میں داخل ہوئے، اس دن سے لے کر اسلامی دعوت کی عمر کے جتنے سال بیت گئے، کلمۂ اسلام کے ساتھ وفادار رہے، لیکن ان کے دل کی گہرائیوں میں ایک بے قراری تھی جو اسلامی تعلیمات میں معاشرتی پہلو کی تلاش میں غلطاں تھی، تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ [النحل: ۹۰]

''بے شک اللہ عدل اور احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور وہ بے حیائی، برے کام اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمھیں وعظ کرتا ہے، تاکہ تم نصیحت پکڑو۔''

جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو انھوں نے کہا:

''اب میرے دل میں ایمان ٹھہر گیا ہے۔ میں نے اپنے دل سے کہا: وہ دین جو معاشرتی زندگی کو منظم کرنے کے لیے آیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، محمد ﷺ کی طرف سے نہیں، وہ اللہ تو افراد اور جماعتوں کی زندگی میں جو تین چیزوں کا حکم دیتا ہے اور ان کی مقابلے میں تین چیزوں سے روکتا ہے، وہ حقیقی رب ہے اور اس کی تعلیمات حقیقی ہیں، وہ محمد ﷺ کی تیار کردہ نہیں۔''

اگر ہم اس آیت پر تامل کریں جو اس جلیل القدر صحابی کے دل میں ایمان کے استقرار اور گہرائی کا سبب بنی تو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ آیت معاشرتی تحقیق کی مختلف عمومی، سیاسی، ثقافتی، معاشی، اخلاقی، تربیتی اور ماحولیاتی شاخوں اور تخصصات کے تمام طریقوں، وسائل اور پیمانوں کے مطابق خالص معاشرتی آیت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 14:

خوب صورت سراپا دوسروں کے لیے جاذبِ دل ہوتا ہے

نفاست و شائستگی (Elegance) اپنے سراپے اور شکل و صورت پر توجہ دینے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ [الأعراف: ٣١]

''اے بنی آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کرو اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو، بے شک وہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''یقیناً اللہ تعالیٰ خوب صورت ہے اور وہ خوب صورتی کو پسند کرتا ہے۔ تکبر حق کو قبول نہ کرنے اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔''

ایک شاعر کا کہنا ہے ع

إِنَّ الْعُيُوْنَ رَمَتْكَ إِذْ وَعَلَيْكَ مِنْ مِهَنِ الثِّيَابِ لِّبَاسُ

أَمَّا الطَّعَامُ فَكُلْ لِنَفْسِكَ وَاجْعَلْ لِبَاسَكَ مَا يَشْتَهِيْهُ النَّاسُ

''جب تم نے کام کاج کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں تو آنکھیں تجھ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور پھینک دیں گی۔ کھانا جو چاہتے ہو کھاؤ، لیکن لباس وہ پہنو جو لوگوں کو پسند ہو۔"

کیوں کہ شکل وصورت سب سے پہلے آنکھ کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے دل کی نگری میں داخل ہونے کی ٹکٹ، اس لیے اس کو اپنی ترجیحات کی فہرست میں سب سے اوپر رکھنا چاہیے اور اس کو بھرپور توجہ دینی چاہیے۔ میری مراد خلقت اور پیدائشی شکل وصورت نہیں، کیوں کہ اس کو تبدیل کرنا ہمارے اختیار میں نہیں۔ میری مراد خوش پوشاکی، خوش اندامی، نفاست، ذاتی صفائی کا خیال، جیسے: ناخن تراشنا، بال بنوانا وغیرہ اور اپنی شکل پر توجہ دینا ہے۔ دل آویز اور بھینی خوش بو کا استعمال کرنا، کیوں کہ اکثر تیز خوشبوئیں سر درد کا سبب بنتی ہیں اور کچھ لوگ ان سے الرجی محسوس کرتے ہیں اور وہ ایسے لوگوں کے پاس بیٹھنے سے کتراتے ہیں۔ تیز خوشبوئیں محفلوں اور بند جگہوں کے لیے مناسب نہیں ہوتیں۔

یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کی یہ کوشش نہیں کہ قیمتی اور فاخرانہ لباس اور مہنگی ترین خوشبوئیں خریدیں جائیں، بلکہ خوش ذوقی اور رنگوں کے انتخاب میں تناسب کا خیال رکھنا زیادہ وقعت رکھتا ہے، خواہ یہ سادہ سے ہوں۔

ہمیشہ ہنسنے مسکرانے اور ہشاش بشاش رہنے کی کوشش کریں، کیوں کہ مسکراہٹ دل میں اترنے کا راستہ جانتی ہے، یہ قطعاً وقار کے منافی نہیں، کھلکھلانے اور قہقہے لگانے کے عکس۔

خوش نظری اور جمال مظہر، مومن کی صفتِ لاینفک اور مسلمان کے اخلاق کا جزوِ حقیقی ہے، کیوں کہ یہ اس کے ایمان کا حصہ ہے۔ حدیث رسول اللہ ﷺ ہے: ((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ)) "صفائی نصف ایمان ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی کی ظاہری شکل وصورت اس کے علم و دانائی، نیکی اور قدر کی عکاس ہوتی ہے۔ اسراف سے مبرا خوش پوشا کی نفاست اور اندرونی خوب صورتی کے ساتھ بیرونی خوش شکلی اسلامی تعلیمات کا ایک اہم موضوع ہے۔ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو حکم دیتے ہیں کہ وہ ہر نماز کے وقت زینت اختیار کریں:

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ [الأعراف: ۳۱]

''اے بنی آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کرو اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو، بے شک وہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

اس معنی میں عام مجلسیں، بیٹھکیں اور چوپالیں سب شامل ہیں، جہاں لوگ اکٹھے بیٹھتے ہیں۔

ظاہری خوب صورتی اختیار کرنے کا مطلب تکبر کرنا نہیں۔ تکبر باطن سے اٹھتا ہے اور دل پر چوکڑی جما کر بیٹھ جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا، وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔''

ایک آدمی نے کہا: ''آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اور جوتا خوب صورت ہو؟'' آپ ﷺ نے فرمایا:

''یقیناً اللہ تعالیٰ حسین ہے اور وہ حسن کو پسند کرتا ہے۔ تکبر تو حق کا انکار کرنے اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال پسند۔ وہ نظیف ہے، صاف ہے اور نظافت پسند۔ ظاہری خوب صورتی خوش پوشا کی میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہوا ہے:

﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ [مدثر:٤] ''اور اپنے کپڑے پاک رکھیے۔''

یعنی مومن ساتر (چھپانے والا)، صاف ستھرا، خوب صورت، خوش رنگ، گندگیوں، بدبوؤں اور ناپسندیدہ رنگوں سے مبرا لباس پہنے۔

اسی بنا پر اسلام نے سفید لباس کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے، کیوں کہ یہ روشنی اور جمال کا امتزاج پیش کرتا ہے۔ فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے:

''سفید کپڑے پہنو، یہ بہترین کپڑے ہیں اور انھی میں اپنے فوت شدگان کو کفن دو۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔ فرمانِ نبوی ہے:

''اللہ تعالیٰ طیب اور پاک ہے، وہ پاکیزگی پسند کرتا ہے۔ وہ صاف ستھرا ہے، صفائی ستھرائی پسند کرتا ہے۔ کریم ہے، کرم پسند کرتا ہے۔ سخی ہے، سخاوت پسند کرتا ہے، لہٰذا صاف ستھرے رہو۔''

نیز فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھنا چاہتا ہے۔''

سلف صالحین خوب صورت ترین لباس پہنتے اور وہ اپنے سراپے پر بھرپور توجہ دیتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے دلوں میں تواضع، زہد اور توکل کوٹ کوٹ کر بھرے ہوتے۔ مومن سے ہمیشہ اچھی خوشبو آتی ہے، آنکھ کو اس کے سراپے پر کہیں گندگی نظر نہیں آتی اور ناک اس کے جسم سے ہمیشہ دل آویز خوشبو سونگھتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''تمھاری دنیا سے میرے دل میں صرف دو چیزوں کی محبت ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتیں اور خوشبو، میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔''

آنحضرت ﷺ نے بغیر عذر ریحان کو رد کرنے سے منع کیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس کو ریحان (خوشبو دار پھول) پیش کیا جائے تو وہ اس کو رد نہ کرے، کیوں کہ وہ خفیف الوزن اور اچھی خوشبو رکھتا ہے۔''

رسول محترم ﷺ جب کسی گلی سے گزرتے تو پتا چل جاتا کہ آپ کا یہاں سے گزر ہوا ہے، کیوں کہ آپ کی خوشبو وہاں باقی رہتی۔ آپ ﷺ خوشبو کا تحفہ رد نہیں کرتے تھے۔ دوسری جانب شریعت مومن کو بدبودار چیز کھا کر یا اپنے جسم پر لگا کر ایسی جگہوں پر جانے سے منع کرتی ہے، جہاں لوگ اکٹھے بیٹھے ہوں یا عبادت کرتے ہوں۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

''جس نے لہسن یا پیاز کھائی، وہ ہم سے یا ہماری مساجد سے دور رہے۔''

نیز فرمایا:

''جس نے اس پودے سے، یعنی لہسن سے کچھ کھایا تو وہ ہمارے قریب آئے نہ ہمارے ساتھ نماز ہی پڑھے۔''

مزید فرمایا:

''جس نے لہسن، پیاز یا گیندنا (پیاز اور لہسن کی طرح کی ایک تیز بو والی سبزی) کھایا، وہ ہماری مسجد کے قطعاً قریب نہ آئے، فرشتوں کو بھی اس سے اذیت ہوتی ہے، جس سے آدم کے بیٹوں کو اذیت ہوتی ہے۔''

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک دن جمعے کے خطبے میں ارشاد فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے لوگو! تم یہ دو پودے، یعنی پیاز اور لہسن کھاتے ہو، میں ان کو گندا سمجھتا ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے، جب آپ مسجد میں کسی آدمی سے ان دونوں کی بو محسوس کرتے تو اس کو بقیع کی طرف نکل جانے کا حکم دیتے۔ جو ان کو کھانا چاہتا ہے، پکا کر ان کی بو ختم کرے۔''

صفائی، طہارت، خوش پوشاکی اور زیبائش کا اس قدر خیال رکھا گیا ہے کہ انسانی جسم کے ظاہر نظر آنے والے اعضا کو ان کا پورا حق دیا گیا ہے۔

پاؤں کا بھی زیب و زینت اختیار کرنے کا حق ہے، جس کے لیے لباس کے ہم آہنگ رنگ جوتے پہنے جائیں تو انسان کی شخصیت کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلنے سے منع فرمایا ہے، یا دونوں جوتے پہنے جائیں یا دونوں کو اتار کر چلا جائے۔

آپ ﷺ نے ایسے جوتے پہننے سے بھی منع کیا ہے جو ٹوٹے ہوں یا ایک ٹوٹا ہو۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''جب تم میں سے ایک کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کو صحیح کیے بنا دوسرے میں نہ چلے۔''

آپ ﷺ نے جوتا پہننے پر اس قدر زور دیا ہے کہ فرمایا:

''ان جوتوں کو زیادہ سے زیادہ پہن کر چلا کرو، آدمی نے جب جوتا پہنا ہوتا ہے تو وہ ایسے ہی ہوتا ہے جیسے سوار ہو۔''

جہاں تک بالوں کا خیال رکھنے اور ان کو سنوارنے کا تعلق ہے تو آپ ﷺ نے ان کی تزئین و آرائش کو مستحسن قرار دیا ہے۔ سر کے بال مرد اور عورت دونوں کی خوب صورتی کا راز ہیں، لیکن عورتوں کے حسن کے ساتھ تو ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مزید گہرا تعلق ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''جس کے بال ہوں، وہ ان کا احترام کرے۔''

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے بال اڑے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اس کو اشارے سے سمجھایا، وہ سمجھ گیا اور اپنے بال سنوار کر دوبارہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیا یہ اس سے بہتر نہیں کہ آدمی شیطان کی طرح پراگندہ سر اور بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ آئے؟''

بالوں کو سنوارنے اور خوب صورت بنانے کی اہمیت کے پیشِ نظر آپ ﷺ نے ایسی کٹنگ سے منع کیا ہے جس میں بال برابر نہ اتارے گئے ہوں، مثلاً: پیالہ کٹ سٹائل۔ آپ ﷺ نے ایک بچہ دیکھا جس کے بال کہیں سے کاٹے گئے تھے اور کہیں سے چھوڑ دیے گئے تھے، آپ ﷺ نے ان کو اس سے منع کیا اور فرمایا: ''یا سارے مونڈ دو یا سارے ہی چھوڑ دو۔''

اسلام نے مسلمان کو اپنا بدن صاف رکھنے، چہرہ تروتازہ رکھنے اور جسم کو امراض سے محفوظ رکھنے کے لیے جو تعلیمات دی ہیں، ان میں جسمانی صحت کا خیال رکھنے کی تعلیم بھی شامل ہے۔ جسم کو نیند، آرام، خوراک اور صفائی کا پورا حق دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہمارے رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے بندو! علاج کروایا کرو، اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے کے سوا ہر بیماری کی دوا رکھی ہے۔''

ایک سرگوشی:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس چیز کا بہت زیادہ خیال رکھا کرتے تھے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان مناسب روپ سروپ میں نظر آئے۔ کوئی ایسا کام نہ کرے، جس کی وجہ سے اس کا سراپا اور ظاہری صورت متاثر ہوتی ہو۔

انھوں نے ایک دن صبیغ کو دیکھا کہ اس نے سارے بال منڈوائے ہوئے تھے تو طیش میں آ گئے اس کو ملامت کی اور کہا: ''اگر آیندہ میں نے تم کو اس طرح منڈا ہوا دیکھا تو تمھارا یہ سر، جس پر یہ آنکھیں چمک رہی ہیں، تلوار سے اڑا دوں گا۔''

اس کے مقابلے میں انھوں نے ایسے شخص کی تعریف بھی کی جس نے اپنے سر کا خیال رکھا ہوا تھا۔ حکم بن عمرو غفاری کہتے ہیں:

''میں اور میرا بھائی رافع، ہم دونوں امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، میں نے اپنے سفید بالوں کو منہدی سے رنگا ہوا تھا اور میرے بھائی نے اپنے بالوں پر زرد رنگ کا خضاب لگایا ہوا تھا، انھوں نے مجھ سے کہا: ''یہ اسلام کا خضاب ہے۔'' اور میرے بھائی سے کہا: ''یہ ایمان کی منہدی ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 15:

اچھی بات......لوگوں کے دلوں میں داخل ہونے کی راہ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۝ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ﴾ [إبراهيم: ٢٤،٢٥]

''(اے نبی!) کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے کلمہ طیبہ (اسلام) کی کیسی مثال بیان کی کہ وہ ایک پاکیزہ درخت کی طرح ہے، اس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ وہ ہر وقت اپنے رب کے حکم سے اپنا پھل لاتا ہے اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے، تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔''

آپ کا ہمیشہ یہ شعار اور طریقہ ہونا چاہیے کہ تمام لوگوں کو خوب صورت کلمات، اچھے اچھے جملوں اور پر حکمت باتوں کے تحائف دیں، جو ان کے دلوں کو زندہ اور روشن کر دیں۔

سلام کہنا، شکریہ ادا کرنا، مختصر سی دل داری کرنا اور بے جا تنقید سے پرہیز کرنا، میرے خیال میں یہ تمام چیزیں لوگوں کے نزدیک قارون کے خزانے سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی زیادہ قیمتی ہیں۔

لوگوں کو مال سے زیادہ اچھی باتوں کی ضرورت ہے۔ میاں بیوی کا ایک دوسرے کو آداب تسلیمات کہنا، کھانا پیش کرتے وقت بیوی کا شکریہ ادا کرنا، گھر آتے وقت اور گھر سے جاتے وقت سلام کہنا، یہ چھوٹی چھوٹی باتیں اپنے اثر کے اعتبار سے بہت بڑی ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ وہ ہوٹل کے ملازم کی طرح آپ کی خدمت کی پابند ہے، لیکن تصور کریں کہ آپ اس کا شکریہ ادا کریں تو وہ کس جذبے اور چاؤ کے ساتھ آپ کی خدمت کرے گی۔ اس کو آپ کے مال کی اتنی ضرورت نہیں جتنی اچھی بات اور محبت بھرے الفاظ کی، تمام لوگ ایسے ہی ہیں۔

اچھی باتیں اور مسکراہٹ غصے کی تمام رکاوٹوں کو توڑ دیتی ہے۔ یقین مانیے! اگر کوئی آپ کے کسی فعل کی وجہ سے آپ پر برافروختہ ہو تو اگر آپ چہرے پر مسکراہٹ سجا کر اس سے ملتے ہیں تو آپ اس کے غصے کے شعور کو ملیامیٹ کر دیں گے۔

سب سے پہلے آپ اپنی ذات کو ان اچھے کلمات کا تحفہ دیں، جو آپ کے اندر سے نکلیں، کیوں کہ جب آپ اپنی ذات سے آغاز کریں گے تو آپ کے اردگرد میں تبدیلی آئے گی، مسکراہٹ بھی خارجی سے پہلے داخلی ہونی چاہیے۔ اپنے باطن سے محبت کریں۔ اس کو خوب صورت اور خوب سیرت بنائیں۔ رسول اللہ ﷺ اس کی بہترین مثال ہیں، آپ ﷺ کی ساری گفتگو اچھی ہوتی تھی، اپنی بیویوں کے ساتھ، اپنے ساتھیوں کے ساتھ، اپنے خادموں کے ساتھ اور تمام لوگوں کے ساتھ آپ ﷺ انتہائی خوب صورت گفتگو فرماتے۔

رسول کریم ﷺ کی ذات کو اپنا نمونہ اور شعار بنائیں۔ یہ آپ کو ہمیشہ یاد دلاتا رہے گا۔ یقین کریں یہ لوگوں کو تحفہ دینے سے پہلے آپ کی ذات کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے تحفہ ہے، کیوں کہ یہ آپ کو ایک خوب صورت احساس سے آشنا رکھے گا اور یہی سعادت ہے۔

اچھی بات کے بارے میں قرآنی اور نبوی ہدایات:

اسلام انسان کا انسان ہونے کے ناتے اعتراف کرتا ہے اور بطورِ فرد اس کی سماجی ضروریات سے آگاہ بھی ہے۔ وہ ضروریات صرف کردار اور رویے کی حدود تک ہی محدود نہیں، بلکہ اس کو ایسی بات کی بھی ضرورت محسوس ہوتی ہے، جس کو سن کر وہ اس سے منفی یا مثبت طور پر متاثر ہوتا ہے، اسی بنا پر ہمارا دین بات کرنے کا اسلوب بھی سکھاتا ہے اور اس پر بھی زور دیتا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ شائستہ الفاظ میں گفتگو کا تبادلہ کریں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب دوسرے لوگوں کے ساتھ گفتگو فرماتے تو اپنے الفاظ اور جملوں کو تول تول کر بولتے، آپ ﷺ کے جملے بڑے نرم لطیف اور عمدہ ہوتے۔ آپ کا یہ انداز صرف اسی وقت نہیں ہوتا تھا جب آپ ﷺ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما جیسے مرتبے کے لوگوں کے ساتھ گفتگو کرتے، بلکہ وہ لوگ بھی جو آپ کے پاس آتے جاتے اور تاریخ نے ان کے نام تک یاد نہیں رکھے، ان کے ساتھ گفتگو کرتے وقت بھی آپ ﷺ کا لہجہ اتنا ہی نرم اور شفیق ہوتا۔

آپ ﷺ موقع مناسبت اور اہداف و مقاصد کے اعتبار سے ہر شخص کی تعریف کرنے اور حوصلہ افزائی میں بخیلی سے کام نہ لیتے۔

تصور کیجیے کہ ایک سادہ لوح بدہیئت دیہاتی شخص سامان فروخت کر رہا ہے کہ آنحضرت ﷺ اس کو چپکے سے پیچھے سے آ لیتے ہیں اور پر مزاح انداز میں فرماتے ہیں: ''اس غلام کو کون خریدے گا؟'' وہ جواب دیتا ہے: اے اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے رسول ﷺ! آپ مجھے بیچ کر گھاٹے میں رہیں گے تو نبی محترم ﷺ نے فوراً اس کا دل رکھتے ہوئے اور اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا: ''تم گھاٹے کا سودا نہیں ہو، بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بیش قیمت ہو۔''

اس شخص پر اس تعریف کا کیا اثر ہوا ہوگا! بلاشبہ اس نبوی تعریف نے اس کے دل کو خوشیوں سے بھر دیا ہوگا اور اس کے بعد وہ اپنے آپ کو اتنا بہتر خیال کرتا ہوگا کہ اس کے لیے اب یہ اہم نہیں رہا ہوگا کہ اس کا سامان بکتا ہے کہ نہیں، یہ کلمات اس کی یادداشت کا حصہ بن چکے ہوں گے۔

نبی کریم ﷺ ہر موقع پر اپنی امت کو صاف ستھرے اور بہترین الفاظ منتخب کرنے کی تربیت کرتے، جو سننے والے کے لیے باعثِ سرور ہوں، خواہ یہ الفاظ اور جملے واضح تعریف اور مدح سرائی ہی پر مشتمل ہوں۔

آپ دیکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ چھوٹے بچوں کے ساتھ بھی ایسے ہی پرشفقت لہجے میں گفتگو فرماتے۔ ان کی تعریف کرتے، بلکہ ان کی تعریف اور مدح کے مواقع تلاش کرتے، مثلاً: ایک دفعہ آپ نے ایک بچی کو ایک کپڑا دیا تو فرمایا: ''یہ تم پر خوب جچ رہا ہے۔'' ایک دن حضرت حسن جو ابھی بچے تھے، آپ ﷺ کی کمر پر سوار تھے تو آپ نے فرمایا: ''یہ کتنا اچھا سوار ہے۔''

آپ ﷺ کو اس حقیقت کا مکمل ادراک تھا کہ بچے جو دیکھتے ہیں وہی سیکھتے ہیں اور اپنے ماحول کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ وہ حقیقت ہے جس کا ماہرینِ نفسیاتِ اطفال اقرار کرتے ہیں اور ان کا یہ مشہور قول ہے:

''مجھے اپنا بچہ دکھاؤ میں تم کو بتاؤں گا، تم کون اور کیا ہو۔''

لیکن ہمیں ایسے لگتا ہے کہ ابھی تک ہم دوسروں کی تعریف کی اہمیت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگاہ نہیں ہو سکے، اسی لیے ہم اپنے گھروں میں اپنے بچوں کے ساتھ اور باہر اپنے دوسرے احباب کے ساتھ یہ رویہ اختیار نہیں کرتے، بلکہ شاید ہم جب کسی مستحقِ تعریف انسان کی تعریف نہ کریں تو ضمیر کی چبھن محسوس کرتے ہوں کہ یہ آدمی تعریف کا مستحق تھا۔ اگر اس کی تعریف کی جاتی تو یہ کتنا خوش ہوتا، لیکن یاد رہے کہ یہ تعریف وہ نہیں جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تعریف کرنے والوں کے منہ مٹی سے بند کر دو۔''

یہ وہ مسخرے اور پیشہ ور چاپلوس ہیں جو یہ کام کر کے پیسے لیتے ہیں۔

لفظوں کے تیر:

وہ لفظ جو ایک مرتبہ منہ سے نکل جائے، وہ پستول کے ساتھ کھیلنے والے کے ہاتھ سے چل جانے والی گولی کی طرح کبھی واپس نہیں آتا اور اگر منہ سے نکلنے والا لفظ کوئی جارحانہ اور جذبات کو مجروح کر دینے والا ہو، جس کو شہد میں بجھی ہوئی معذرت کے ہزاروں الفاظ بھی مٹا نہیں سکتے، وہ زخم دل کے اندر ناسور بن کر رستا رہتا ہے۔

اس لیے دوسروں کے ساتھ گفتگو کرتے وقت ان کو سرزنش کرتے وقت اور ان کے ساتھ اظہارِ محبت کرتے وقت الفاظ سوچ کر اور تول کر بولنے چاہییں۔

لفظ ہتھیار کی طرح ہے۔ اگر ہمیں وہ اچھی طرح چلانا نہ آتا ہو تو ہم اپنے اوپر بھی چلا سکتے ہیں، جو موت کا باعث بن سکتا ہے، اس لیے ان کو بہت زیادہ احتیاط اور توجہ کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے، تاکہ ہم اپنے کسی پیارے کو قتل نہ کر دیں یا اس کے لیے اذیت کا باعث نہ بن جائیں، لہٰذا اپنے منہ اور قلم کے پستول کو بڑی احتیاط کے ساتھ چلائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی اپنے منہ سے کوئی ایک بات نکال دیتا ہے جو اس کو جہنم میں پھینک دیتی ہے اور وہ اس میں ہزاروں سال لڑھکتا جاتا ہے!!

یہ بھی یاد رکھیں کہ اچھی بات صدقہ ہے! جب ہم عمدہ اور اچھی اچھی باتیں بولتے ہیں اور لکھتے ہیں تو کسی نقصان سے دوچار نہیں ہوتے۔

اگر گفتگو چاندی کی مانند چمک دار چیز ہے تو خاموشی سونا ہے۔ ہر بات منہ سے نکالتے وقت یہ ضرب المثل ذہن میں رہنی چاہیے: ''دوسروں کو اپنے الفاظ وحروف اور قلموں کی تلواروں سے قتل کرنے سے پہلے تھوڑا سا سوچ لیں، کیوں کہ موقع ہاتھ سے نکلنے سے پہلے پہلے یہ ممکن ہے، بعد میں نہیں جب تیر کمان سے چھوٹ جائے۔''

لوگوں کے درمیان غلط فہمی:

معاف کیجیے گا! میں آپ کی بات صحیح سمجھ نہیں سکا اور میں اس سے کچھ اور ہی سمجھتا رہا، اس لیے میں آپ کے پاس آیا ہوں تا کہ غلط فہمی دور ہو سکے۔ میں آپ کے ساتھ تعلقات بگاڑنا نہیں چاہتا اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ صاف انداز میں بات کروں اور ہمارے تعلقات کی بنیاد صاف گوئی ہی پر استوار رہنی چاہیے۔

کیا آپ کو جب کسی دوست سے غلط فہمی ہوئی ہو تو آپ نے کبھی ایسے الفاظ کہے ہیں؟ اپنی غلطی کا اعتراف کرنا اور ایسے الفاظ کہنا بہت مشکل ہے۔ آیئے! صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے بات کرتے ہیں۔ ہم میں سے ہر کسی کو اسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس کی دو اقسام ہیں:

ایک اپنی طرف سے کہ ہم لوگوں کے الفاظ کے معانی صحیح سمجھتے نہیں اور دوسروں کی طرف سے جب وہ ہمارے الفاظ، افعال اور خیالات سے غلط معانی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اخذ کرتے ہیں۔

انسان اس وقت تک اس عیب سے جان نہیں چھڑا سکتا، جب تک اس کے حقیقی اسباب کا جائزہ نہ لے، لیکن پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ کسی فرد کا الفاظ، افعال اور رویوں کو سمجھنا شخصی مسئلہ ہے، جو انسانی ذہن کو پیش آتا ہے اور غلط فہمی کا سبب بنتا ہے۔

یہ فرد کی سمجھ فرد کی غور وفکر کی سطح اور اپنے اردگرد محسوسات کے ادراک پر قائم ہے۔ جیسے جیسے جہالت اور انسانی فطرت سے عدم آگاہی بڑھتی جائے گی، ایسے ایسے لوگوں کے درمیان غلط فہمی عام ہوتی جائے گی اور اگر اس بات پر ناگواری محسوس کرتے ہیں کہ لوگ آپ کو صحیح طرح سمجھ نہیں پاتے اور آپ ان کو اصل حقیقت سمجھانے کے لیے ان کی سطح تک اترنے کے لیے تیار نہیں تو اس طرح آپ کے اور ان کے درمیان اختلاف قائم رہے گا، اعصاب تنے رہیں گے اور دل بے قرار رہیں گے۔

اس لیے اپنی ذات کا بے لاگ جائزہ لیں کہ کس طرح جامد اور نرم کے درمیان معاملہ فہمی ہوسکتی ہے، یعنی جب آپ کا ایسے لوگوں سے پالا پڑے جو آپ کو غلط سمجھتے ہیں تو آپ ان کے سامنے صحیح صورت پیش کریں اور ان اسباب کو تلاش کریں جو غلط فہمی کا باعث بنے ہیں، تاکہ ان سے بچا جا سکے۔

ایک اور بھی مسئلہ ہے جو باہمی غلط فہمی کا باعث بنتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب آدمی کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہ ہو، جس کے ساتھ وہ اپنی بات کا مطلب سمجھا سکے، مثال کے طور پر جب آپ کسی کے ساتھ روبرو گفتگو کرتے ہیں تو اپنی بات کا مطلب سمجھانے کے لیے مناسب لہجہ اختیار کریں، صاف اور صریح انداز میں بات کریں، آپ کے لہجے کا اتار چڑھاؤ، آنکھوں کے اشارے اور ہاتھوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حرکتیں اس طرح کی ہوں جو آپ کے لہجے کی سچائی پر دلالت کرتی ہوں اور ان سے گرم جوشی اور محبت کا اظہار ہوتا ہو۔

لیکن جب آپ ٹیلی فون پر بات کریں گے تو آپ کے پاس اپنی بات کا مطلب سمجھانے کا ذریعہ صرف آپ کی آواز ہوگی، اگر آپ خط لکھ کر غلط فہمی دور کرنا چاہتے ہیں تو اتنے واضح انداز میں اپنا مطلب اور مدعا بیان کریں کہ کسی کے لیے ان سے کوئی دوسرا مطلب نکالنے کی گنجائش ہی نہ رہے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر غلط فہمی کا کارن صرف بدگمانی ہو تو اس کا حل آسان ہوتا ہے، لیکن جب انسان اپنی بات واضح کرنے کے بجائے صرف عبارت آرائی پر زور دے تو یہ دوسرا رخ اختیار کر لیتی ہے۔

تاہم غلط فہمی کے عیب اور خوئے بد کا علاج آپ کے ہاتھ میں ہے۔ یہ آپ کی ذمے داری ہے کہ ہر بات سے غلط مطلب نہ نکالیں، بدگمانی سے بچیں، اچھا گمان کریں، اچھی سوچ رکھیں۔ ملزم اس وقت تک بری ہوتا ہے، جب تک الزام ثابت نہ ہو جائے۔ اس لیے لوگوں سے پوچھے بغیر ہی ان پر ہر فردِ جرم عائد کر دینا اور ان کو دفاع کا حق بھی نہ دینا، بلکہ بسا اوقات انسان نے کسی کے خلاف جرموں کی ایک لمبی چوڑی فہرست ترتیب دی ہوئی ہوتی ہے اور اس بے چارے کو خبر بھی نہیں ہوتی، یہ انتہائی غلط روش ہے۔

غلط فہمی بدگمانی کو ختم کر دیتی ہے اور بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، لہٰذا بدگمانی کے اسباب جانیے اور اس کا ادراک کیجیے، تاکہ یہ بار بار پیدا نہ ہو۔

سرگوشی:

ایک اچھا قاری بن کر ارد گرد کا مطالعہ کریں، اچھی طرح سمجھیں اور فیصلہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صادر کرتے وقت جلد بازی سے کام نہ لیں، بلکہ پہلے تحقیق کریں، پھر بات کریں۔

امام عطا بن ابی رباح کا قول ہے:

’’مجھے کوئی نوجوان کوئی حدیث سناتا ہے تو میں اتنے انہماک سے سنتا ہوں، گویا پہلی مرتبہ سن رہا ہوں، جب کہ میں نے وہ اس کی پیدائش سے بھی پہلے سنی ہوتی ہے۔‘‘

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 16:

لوگوں کی بات توجہ سے سنیں

جس طرح آپ ایک اچھا گفتگو کرنے والا بننا چاہتے ہیں، ایسے ہی دوسروں کو توجہ کے ساتھ سننے اور خوش شنوائی کا فن بھی سیکھیں۔

گفتگو کے دوران میں کسی کی بات کاٹ دینے کی وجہ سے اس کی سوچیں منتشر ہو جاتی ہیں اور وہ اپنی گفتگو کا توازن کھو دیتا ہے۔ نتیجہ اس کی نگاہ میں آپ کا احترام جاتا رہتا ہے، کیوں کہ اس کی بات توجہ سے سننا اس کو اپنی اہمیت کا احساس دلاتا رہتا ہے۔

چنانچہ حتی الوسعت اپنے الفاظ کا چناؤ کر کے استعمال کریں۔ اگر ایک اصطلاح کے کئی مترادفات ہوں تو ان میں سے خوب صورت ترین کا انتخاب کریں۔ ایسے ہی گفتگو کے لیے پسندیدہ موضوع منتخب کریں۔ ایسے موضوعات پر بات کرنے سے گریز کریں جن سے لوگ دور بھاگتے ہوں۔

گفتگو شخصیت کا آئینہ ہوتی ہے:

ہمیشہ ہنستے مسکراتے اور خوش باش نظر آنے کی کوشش کریں، اس کی وجہ سے آپ لوگوں میں مقبول نظر بن جائیں گے خواہ وہ جو آپ سے اچھی طرح واقف بھی نہ ہوں، ان کی نگاہ میں بھی آپ ہر دل عزیز ٹھہریں گے۔

مسکراہٹ دل میں جگہ بنانا جانتی ہے۔ آپ کا جن کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے، ان میں جو اچھی چیزیں دیکھتے ہیں ان پر تعریف کریں، کیوں کہ ہر کوئی کسی نہ کسی خوبی سے ضرور متصف ہوتا ہے۔

اگر آپ کسی کے کسی عیب یا برائی کے بارے میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں تو براہِ راست اس کے منہ پر اس کو بیان نہ کریں، بلکہ بڑی سمجھ داری اور خوش بیانی کے ساتھ بالواسطہ اس کا ذکر کریں، گویا آپ کسی دوسرے انسان کے بارے میں فرضی بات کر رہے ہیں۔ وہ خود کو اس پر قیاس کر کے اس عیب سے اجتناب کرنے کی کوشش کرے گا۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ یا اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔''

نیز آپ کا یہ فرمان بھی ہے: ''اچھی بات صدقہ ہے۔''

شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

وَكَائِنْ تَرىٰ مِنْ صَامِت معجب لَكَ زِيَادتُه أَوْ نَقْصُه فِيْ التَّكَلُّمِ

''کتنے ایسے لوگ ہیں جن کی خاموشی آپ کو تعجب میں ڈال دیتی ہے، لیکن اس کے سمجھ دار یا کم عقل ہونے کا اندازہ اسی وقت ہوتا ہے جب وہ بولتا ہے۔''

لِسَانُ الْفَتىٰ نصف وَنِصْفٌ فُؤاده فَلَمْ يبق إِلَّا صورةُ اللَّحْمِ وَالدَّمِ

''نوجوان کی زبان اس کا ایک حصہ ہے اور دوسرا آدھا اس کا دل، اس کے سوا سارا جسم صرف گوشت اور خون کا مجموعہ ہے۔''

ابو تمام کہتا ہے:

مَنْ لِيْ بِإِنْسَان إِذَا أَغْضبتُه وَجَهلْتُ كَانَ الْحِلْم رَدَّ جَوَابه

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَإِذَا صَبُوْتُ إِلىٰ المدام شَرِبْتُ مِنْ أَخْلَاقِهِ، وسكرت مِنه

وَتَراه يُصْغِي لِلْحَدِيْث بِطَرفِهِ وَبِقَلْبِهِ وَلَعَلّهٗ أَدْرىٰ بِهِ

''میرے پاس کون ایسے انسان کو لے کر آئے گا جس کو میں اپنے برے رویے کی وجہ سے غصہ دلا دوں تو اس کا ردعمل بردباری کی صورت میں ہو، جب مجھے شراب نوشی کی ضرورت محسوس ہو تو اس کے اعلیٰ اخلاق کی شراب پیوں اور ان کے نشے میں مدہوش رہوں۔

تم اس کو دیکھتے ہو، وہ اتنی گہری اور قلبی توجہ سے بات سنتا ہے، گویا وہ بات کرنے والے سے زیادہ اس بات سے واقف ہے۔''

گفتگو میں مہارت:

لوگ آپ کے تجربات اور مشاہدات سننے میں دلچسپی نہیں رکھتے، ان کے پاس بھی تجربات ہوتے ہیں۔ بہترین گفتگو کرنے والا وہ ہوتا ہے جو شوق کے ساتھ دوسروں کی بات سنتا ہے۔

اپنے سامنے بیٹھے ہوئے سے سوال کریں اور اس کو مہارت کے مطابق جواب دینے دیں۔ وہ آپ کا شکرگزار ہوگا اور آپ کی دوستی کا خواہش مند ہوگا، اگر آپ نے اس کو اطمینان سے اپنے تجربات بیان کرنے کا موقع دیا اور توجہ کے ساتھ اس کی باتیں سنتے رہے۔

پرشوق شنوائی سب سے اعلیٰ قسم کی تعریف ہے، جو آپ اپنے سامنے گفتگو کرنے والے کی خدمت میں پیش کرتے ہیں، کیوں کہ لوگ ہمیشہ ایسے شخص کو پسند کرتے ہیں جو ان کے سامنے ان کی شخصیت کے اظہار کے دروازے کھولے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس موضوع پر گفتگو کریں جو آپ کے مخاطب کے لیے

باعثِ مسرت ہو:

اگر آپ لوگوں کو خوش کرنا چاہتے ہیں تو ان کے ساتھ ایسے موضوعات پر گفتگو کریں، جو وہ آپ کے خیال میں سننا چاہتے ہیں، اس طرح آہستہ آہستہ آپ ان کو گفتگو کے میدان میں کھینچ لائیں گے۔ جب دلچسپ باتیں شروع ہو جائیں گی تو آپ بھی توجہ کے ساتھ ان کے خیالات سنیں گے، اس طرح وہ آپ کو ایسا ماہر گفتگو باز خیال کریں گے جو ان کے لیے خوشی کا سامان مہیا کر سکتا ہے۔

لوگوں کی خوبیوں کی تعریف کریں:

لوگوں میں کوئی خوبی تلاش کریں اور ان سے اس کے بارے میں گفتگو کرنا شروع کر دیں اور اسی کی تعریف کریں، پھر دیکھیں وہ کس شوق بھری نظر سے آپ کو دیکھتے ہیں۔ لوگ اگرچہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں، لیکن پھر بھی ہر فرد میں کوئی نہ کوئی خوبی ضرور ہوتی ہے اور لوگ اپنی خوبیوں کے بارے میں بات کرنا اور ان کی تعریف سننا پسند کرتے ہیں۔

گفتگو میں تکلف سے گریز کریں:

پہلے تولیں پھر بولیں۔ اپنے مزاج کے مطابق گفتگو کریں اور بھرپور کوشش کریں کہ آپ کی گفتگو بے ربط اور غیر متوازن نہ ہو۔

بکواس سے دور رہیں:

www.KitaboSunnat.com

یہ قابلِ نفرت رویہ ہے۔ لوگ اس سے کھلتے ہیں اور ان کی نگاہ میں آپ کی عزت جاتی رہتی ہے۔ غیبت سے بھی دور رہیں، جس کے سامنے آپ کسی کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برائی کرتے ہیں، اس کے ذہن پر آپ کا برا تاثر پڑے گا اور وہ یہ سمجھے گا کہ آپ اس بری عادت کے دلدادہ ہیں، خواہ وہ آپ کی بات میں دلچسپی کا اظہار ہی کیوں نہ کرے۔ اسی طرح چغل خوری سے بھی پرہیز کریں۔

کوشش کریں کہ آپ بولنے سے زیادہ سنیں:

جب بولیں تو سوچ کر اور اچھے الفاظ کا انتخاب کر کے بولیں۔ جس موضوع کے بارے میں آپ کے پاس وافر معلومات نہیں یا جس بات کی سمجھ نہیں اس پر منہ کھولنے سے اجتناب کریں۔ جب بولیں تو آواز بہت زیادہ بلند نہ کریں، پرسکون اور فطری انداز میں گفتگو کریں۔

اس وقت تک کسی کی بات نہ کاٹیں، جب تک وہ آپ سے کسی بات کی وضاحت طلب نہ کرے، خواہ آپ کسی بات کی وضاحت کرنا چاہتے ہوں یا کوئی اعتراض کرنا چاہتے ہوں۔

کثرت سے اعتراضات نہ کریں:

خواہ آپ حق پر ہی ہوں اور اگر کوئی اعتراض کرنا ازبس ضروری ہو تو مہذب لہجے اور دانائی بھرے انداز میں بات کریں۔ کوشش کریں بات موضوع بحث کے دائرے سے باہر نہ نکلے۔ اس وقت تک نئی گفتگو کا میدان نہ کھولیں جب تک ساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں کے رجحانات سے آگاہ نہ ہو جائیں، کیوں کہ ہوسکتا ہے آپ جانے انجانے میں کوئی ایسی بات کہہ جائیں جو کسی کے لیے ناگواری کا باعث بن جائے۔ اگر گفتگو کا آغاز آپ کریں تو کوئی دلچسپ موضوع منتخب کریں۔

ناقابلِ یقین باتوں میں گفتگو کرنے پر زیادہ زور نہ دیں:

خواہ وہ حقیقی ہی ہوں اور حقیقت میں رونما ہو چکی ہوں۔ اپنی گفتگو طویل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے پر بھی زور نہ دیں، اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں کو بھی موقع دیں اور غیبت، چغل خوری اور بہت زیادہ تنقید سے گریز کریں۔

پہلی ملاقات:

پہلی ملاقات میں اپنی ذات کے بارے میں بہت زیادہ گفتگو نہ کریں، تاکہ آپ دوسرے کی نگاہ میں نرگسیت زدہ (اپنی ذات سے محبت کرنے والا) نظر نہ آئیں۔ جو آپ کے پاس نہیں، اس کو بڑھا چڑھا کر بیان نہ کریں۔

بامعنی اور واضح الفاظ میں گفتگو کریں۔ سوچوں کو منظّم رکھیں، تاکہ آپ پراعتماد نظر آئیں۔ اپنے کام اور ذاتی زندگی کے بارے میں بہت زیادہ باتیں نہ کریں کہ آپ کی ذاتی زندگی میں سے کچھ بھی نہ بچے اور وہ آپ کو باتوں کے طوطے اڑانے والا خیال کرے۔ عام اور مشترکہ دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیالات کریں۔

اگر یہ پہلی ملاقات نہ بھی ہو، پھر بھی انسان کی ذاتی زندگی کی بہت ساری ایسی باتیں ہوتی ہیں جو ناقابلِ گفتگو ہوتی ہیں، اسی طرح اس کی ذاتی زندگی کے بارے میں بھی سوال نہ کریں، اگر وہ اس موضوع پر بات کرنا بھی چاہے تو آپ اس کو طرح دے جائیں۔

دوسروں کے ساتھ برتاؤ کرنا اور راہ و رسم رکھنا فن ہے، جس میں ہر کوئی طاق نہیں ہوتا۔ بے پروائی کے انداز میں کوئی ایک منہ سے نکلی ہوئی بات برسوں کے تعلقات کو متاثر کر جاتی ہے، اس لیے انسان کو ہمیشہ محتاط رہنا چاہیے۔

اگر ہم کوئی اچھی بات کہیں تو ہمیں اس کا کوئی نقصان نہیں ہوتا، لیکن اگر ہمارے منہ سے کوئی ایسا لفظ نکل گیا، جس نے کسی کا دل توڑ دیا یا کسی کی یاد داشت پر ایک برا اور تکلیف دہ اثر چھوڑ دیا تو ہم بہت بڑے نقصان سے دوچار ہو سکتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ممکن ہے کسی ایسے انسان سے محروم ہو جائیں جس کا آیندہ زندگی میں کوئی متبادل نہ ملے، کسی ایسے دل کو کھو دیں کہ اس جیسا پھر نہ ملے۔

اس لیے روحوں کو فگار کرنے کے لیے حرفوں کی تلواریں سونتنے سے پہلے تھوڑا سا سوچ لیا کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 17:

دوسروں کے ساتھ دوستی لگا کر ان کا دل جیتیں

دوست وہ ہے جو ضرورت کے وقت کام آئے:

دوستی اس دنیا کی خوب صورت ترین چیز ہے، اس کے بغیر دنیا کا تصور بے کار ہے، لیکن ہم اس کی اہمیت سے آگاہ نہیں، کیوں کہ یہ ہمارے لیے ایک عام سی چیز ہے۔ ہم جس طرح غیر محسوس انداز میں سانس لیتے ہیں ایسے ہی دوستیاں بھی بناتے چلے جاتے ہیں، لیکن جب ہم حقیقی دوستوں کو شمار کرنے بیٹھیں تو سر پکڑ کر بیٹھ جائیں کہ جن کے ساتھ ہماری راہ و رسم اور روز اٹھنا بیٹھنا ہے، ضرورت کے وقت ان میں سے چند ایک ہی کام آتے ہیں، اکثر ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ ذرہ سا جھگڑا کیا ہوا کہ وہ دوستی ہی ختم کر دیتے ہیں اور وہ دوسروں کے سامنے ہمیشہ آپ کی خرابیاں اور عیب بیان کرتے رہتے ہیں، وہ حقیقی دوست نہیں ہوتے۔

سچا دوست اپنے دوست کے عیب چھپاتا ہے، وہ اس کو اس کی غلطیوں پر متنبہ کرتا ہے اور اس کو کبھی رسوا نہیں کرتا۔

کہا جاتا ہے کہ دو دوست صحرا میں جا رہے تھے کہ ان کا آپس میں کسی بات پر جھگڑا ہو گیا۔ ایک نے دوسرے کو معاف کر دیا تو اس نے ریت پر لکھا: آج میرے دوست نے مجھے معاف کر دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے اپنا سفر جاری رکھا۔ راستے میں ایک ندی آئی، انھوں نے اس میں نہانا چاہا، لیکن جس دوست سے غلطی ہوئی تھی اس کو تیرنا نہیں آتا تھا، دوسرے نے اس کو ترغیب دی تو وہ دونوں ندی میں اترے اور تیرنا شروع کر دیا، لیکن جو تیراکی سے ناواقف تھا، وہ ڈوبنے لگا تو دوسرے نے فوراً اس کو بچا لیا۔ وہ جب ندی سے باہر آئے تو اس نے اپنی جیب سے خنجر نکالا اور پتھر پر کندہ کیا: آج میرے دوست نے میری جان بچائی ہے! دوسرے دوست نے پوچھا: جب میں نے تجھ سے درگزر کیا تو تم نے ریت پر لکھا اب جب میں نے تمھیں بچایا ہے تو تم نے پتھر پر یہ تحریر کندہ کی ہے، آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

اس نے جواب دیا: میں نے تیرے درگزر کرنے کو ایک عام سی صورتِ حال خیال کیا، جس کو ریت مٹا دے گی، لیکن جو تم نے میری جان بچا کر مجھ پر احسان کیا ہے، یہ ساری زندگی میرے دل پر نقش رہے گا۔

ایسے رویوں کی توقع صرف دوستوں ہی سے کی جا سکتی ہے، لیکن انسان کے اردگرد اتنے لوگ ہوتے ہیں کہ وہ ان میں سے دوست یا ساتھی کی پہچان نہیں کر پاتا، لیکن اگر انسان خود اس تمغۂ امتیاز کا حامل ہو جس کو سچی دوستی کہا جاتا ہے تو وہ اپنے سچے دوستوں کو بھی پہچان لیتا ہے۔

انسان کی زندگی میں دوست کی ضرورت ایک نفسیاتی ضرورت ہوتی ہے، کیوں کہ انسان فطرتاً سماجی ہوتا ہے اور وہ برابر کے انسانی تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے، تاکہ اپنی ذات اور وجود کو ثابت کر سکے۔

انسان کا رتبہ کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو جائے، اگر وہ صرف اپنی ذات تک محدود رہے تو وہ کمزور ہی رہتا ہے، اس کو ہمیشہ کسی ایسے فرد کی ضرورت رہتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، جو اس کی باتیں سنے، اس کی دل جوئی اور غم گساری کرے۔

اس کے ساتھ ساتھ اس دوستی کی ذمے داری اٹھانا بھی ضروری ہے، جو دوست کے ساتھ تعاون کی شکل میں ہوتی ہے، زندگی کے تسلسل اور برابر کے تعلقات کی بحالی کا یہی راز ہے۔ وہ معاشرے جہاں انسانوں کے باہمی تعلقات مثالی ہوتے ہیں، وہ ترقی یافتہ معاشرے کہلاتے ہیں۔

دوست کا عملی کام:

ایسی دوستی کا اہل ہونے کے لیے ضروری ہے کہ آپ بطور دوست اپنے دوست کی بات اپنے دل کی گہرائیوں اور عقل کی پہنائیوں کے ساتھ سنیں، اس کی غم گساری کریں، کسی پریشانی کا سامنا کرنے کے لیے اس کی صحیح راستے کی طرف راہنمائی کریں، اس کے ساتھ باتیں کرتے وقت ایسے الفاظ کا انتخاب کریں جو اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دیں اور اس کے احساسات کی مدد کریں، پھر اہم بات یہ ہے کہ اس کے رازوں کی حفاظت کریں، اس نے اتنے زیادہ لوگوں میں سے صرف آپ کو دوست منتخب کیا ہے تو کیا اس لیے کہ آپ اس کے راز افشا کر کے اس کو رسوا کر دیں؟

سچی دوستی یہ ہے کہ آپ اپنے تمام احساسات اور کوششوں سمیت اس کا خیال رکھیں، اس کے دل کا بوجھ ہلکا کرنے کی کوشش کریں، خواہ آپ کے دل پر اس سے بھی بڑا کوئی بوجھ ہو اور جب وہ پریشان ہو تو اس وقت اپنی خوشی کا اظہار نہ کریں، اس کی ہمت بندھائیں اور اس کو اپنے قدموں پر دوبارہ کھڑا کرنے میں مدد دیں۔

کسی بزرگ کا قول ہے:

''محبت اس وقت تک برقرار نہیں رہ سکتی، جب تک دوست کی تکلیف اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھوک خود محسوس نہ کریں۔"

صدیق (دوست) کا معنی:

یہ لفظ چار حروف کا مجموعہ ہے، جو اس طرح ہیں:

ص: اس سے مراد صِدق (سچائی)۔

د: اس سے مراد "دَمٌ وَّاحِدٌ" (ایک خون)۔

ي: "يَدٌ وَّاحِدَةٌ" (ایک ہاتھ)۔

ق: اس سے مراد قلبِ واحد (ایک دل)

یعنی سچائی، ایک خون، ایک ہاتھ اور ایک دل، یہ چار چیزیں ملیں تو صدیق یعنی دوست بنتا ہے۔

سچا دوست کون ہے اور کیا آج کل کوئی سچا دوست مل سکتا ہے؟

- سچا دوست، ایسا دوست ہوتا ہے جو ہر دم آپ کے ساتھ ہوتا ہے، اس میں اور آپ میں دوئی نہیں ہوتی۔
- سچا دوست وہ ہوتا ہے کہ جب آپ سے کوئی غلطی ہو جائے تو وہ آپ کے عذر کو قبول کرتا ہے اور آپ کو معاف کر دیتا ہے اور وہ آپ کی غیر موجودگی میں آپ کی جگہ پر کر دیتا ہے۔
- سچا دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہے۔ جب آپ اس کے متعلق کوئی غلط رویہ اختیار کریں تو وہ اس کا عذر تلاش کرتا ہے اور اپنے دل میں کہتا ہے: شاید آپ کی یہ نیت نہیں تھی۔
- سچا دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کے مال، جان اور اولاد کی عزت کا خیال رکھتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- سچا دوست وہ ہوتا ہے جو خوشی، غمی، تنگی، فراخی اور غربت و امارت میں آپ کا ساتھ دیتا ہے۔
- سچا دوست وہ ہوتا ہے کہ جب آپ میں کوئی برائی دیکھتا ہے تو آپ کو سمجھاتا ہے۔ جب کوئی اچھائی دیکھے تو آپ کی پیٹھ ٹھونکتا ہے اور نیکی میں معاونت فراہم کرتا ہے۔
- سچا دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کو اپنی ذات پر ترجیح دیتا ہے اور آپ کے لیے ہمیشہ اچھائی کی تمنا کرتا ہے۔
- سچا دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کے لیے اپنی مجلس کھلی کرتا ہے، آپ کو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے اور آپ کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
- سچا دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کی غیر موجودگی میں آپ کے مطالبے کے بغیر ہی آپ کے حق میں دعا کرتا ہے۔
- سچا دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کے ساتھ کسی مادی مفاد یا کسی لالچ کے بغیر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دوستی رکھتا ہے۔
- سچا دوست وہ ہوتا ہے جو اپنے علم و عمل اور ادب و اخلاق سے آپ کو مستفید کرتا ہے۔
- سچا دوست وہ ہوتا ہے جو لوگوں کے سامنے آپ کی عزت بڑھاتا ہے، آپ کی دوستی پر فخر کرتا ہے اور آپ کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے میں کوئی شرمندگی محسوس نہیں کرتا۔
- سچا دوست وہ ہوتا ہے جب آپ کسی کام کی غرض سے اس کے پاس جائیں تو وہ خوش ہوتا ہے اور بلاعوض آپ کا کام کرنے کی تگ و دو کرتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ سچا دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کے لیے بھی وہی تمنا کرتا ہے جو اپنے لیے تمنا کرتا ہے۔

سچی دوستی محبت کی ایک قسم ہے اور یہ مشترکہ ذمے داری ہے جو کبھی ایک فریق پر قائم نہیں ہوسکتی

یہ وہ باغ ہے جس میں محبت، چاہت، الفت، احترام، توجہ، اعتماد، قربانی، تعاون، میل ملاپ اور درگزر کے بیج بوئے جاتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہوئے ہم نفسیاتی تونگری محسوس کرتے ہیں اور زندگی میں حقیقی خوشی کے پھل توڑتے ہیں۔

آخری بات:

اگر آپ کا کوئی ایسا دوست ہے جو ان خوبیوں کا حامل ہے تو آپ کو مبارک ہو اور اللہ تعالیٰ آپ کی دوستی کو تادیر قائم رکھے، لیکن اگر آپ کا کوئی دوست نہیں ہے تو آپ اپنی ذات میں یہ خوبیاں پیدا کریں اور اپنے اردگرد کے افراد کے ساتھ ان کے مطابق برتاؤ کریں، نیز اس مقولے پر عمل کرنے کی کوشش کریں:

''دوست بنو اور یہ تمنا مت کرو کہ تمھارا کوئی دوست ہو۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 18:

ہمیشہ اپنا وعدہ پورا کریں، آپ لوگوں کے دل میں گھر کر جائیں گے

لوگوں کے ساتھ وعدہ کریں تو اس کو پورا کرنے کا احترام کریں، لوگ بھی آپ کے ساتھ جو وعدے کریں گے، ان کو پورا کریں گے اور آپ کے ساتھ احترام کے ساتھ پیش آئیں گے۔

ایک دوست بچپن کی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے ذکر کرتا ہے کہ اس کا دادا وقت کا بہت زیادہ پابند تھا، وہ ایک ایک منٹ کا حساب رکھتا، جس سے جو وعدہ کرتا اس کو بروقت پورا کرتا، یہ اس کی عادت اتنی پختہ تھی کہ لوگ اس کے ساتھ اپنی گھڑیاں ملاتے، اس نے اپنے کمرے میں ٹائم ٹیبل لٹکایا ہوتا اور اس کا اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا اور کھانا پینا اس کے مطابق ہوتا۔

جب اس نے باہر جانا ہوتا تو اپنا سارا سامان تیار کر کے اپنے بیگ میں ڈالتا اور وقت سے پہلے اپنے آفس چلا جاتا۔

لوگوں کے ساتھ تعلقات میں بھی اس کی یہی عادت تھی۔ اگر وہ کسی کو وقت دیتا تو اس کے آنے سے دس منٹ پہلے ہر چیز تیار کر لی جاتی اور اس کے استقبال کے انتظار میں بیٹھ جاتا۔ وہ بروقت نہ پہنچنے کو ناقابلِ معافی گناہ خیال کرتا، چاہے چند منٹ کی تاخیر ہی کیوں نہ ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دفعہ ایک آدمی نے ملاقات کا وقت لیا، انھوں نے اس کے لیے مکمل تیاری کی، لیکن اس نے آتے آتے کافی دیر کر دی، اس دوران میں ان کی حالت دیدنی تھی۔ کبھی گھڑی دیکھتے، کبھی دروازے پر نظریں جماتے، چہرہ پریشان اور دل مضطرب نظر آتا۔ جب وہ آیا تو انھوں نے اس کو بیٹھک میں بٹھایا اور خود گھر آ کر بچوں کے پاس اتنی دیر تک بیٹھے رہے، جتنی اس نے تاخیر کی تھی، تاکہ اس کو سبق سکھایا جائے کہ انتظار کی کوفت کیا ہوتی ہے اور وعدہ خلافی کتنا بڑا جرم ہے۔

انھوں نے لوگوں کو وقت کا احترام کرنے کی طرف مائل کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ وہ اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

''پھر تم نام کے بعض مسلمانوں کو دیکھتے ہو کہ بات بات پر جھوٹ بولتے ہیں، وعدہ خلافی کرتے ہیں، امانت میں خیانت کرتے ہیں اور ان بری عادتوں میں ان سے بھی دو ہاتھ آگے نکل چکے ہیں۔ یہ مقولہ بن چکا ہے کہ جب وعدے کی خلاف ورزی اور اس میں تاخیر کرنی ہو تو کہا جاتا ہے: یہ مشرقی وعدہ ہے اور جب پکا وعدہ مقصود ہو تو اس کو یورپی وعدہ کہا جاتا ہے۔''

یہ ان کی محض دعوت نہیں تھی، بلکہ ان کا پورا کنبہ اس عمل کا شاہد تھا۔ ایک دلچسپ تقابلی مطالعے کے مطابق جاپان میں وقت کا بہت زیادہ احترام کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک ایک ایک سیکنڈ بھی بڑا معنی رکھتا ہے۔ اگر وہ کسی کو ایک بجے کا وقت دیں تو اس سے ایک ہی مراد ہوتا ہے، جس میں ایک ثانیے کی بھی کمی بیشی نہیں کی جاتی، لیکن ہمارے ہاں اگر کوئی کسی تقریب یا کسی بھی کام کے لیے ایک بجے کا وقت متعین کریں تو لوگ اس میں دو گھنٹے کا اضافہ کر کے تین بجے پہنچتے ہیں اور پھر بھی اپنے آپ کو وقت کا بڑا پابند سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی سنگی قسم کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان ایک بجے ہی پہنچ جائے تو اس کو بڑی مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہ ہے ہمارے نزدیک وقت کا احترام!

وقت کی پابندی کرنا انسان کی شخصیت کی عکاسی کرتا ہے۔ ایسا شخص اپنا اور دوسروں کا احترام کرنے والا ہوتا ہے۔ وقت سب سے زیادہ قیمتی چیز ہے، لہٰذا کسی کو وقت دیتے وقت اس کا احترام اور پابندی کرتے ہوئے اسی وقت حاضر ہونا چاہیے جو متعین کیا ہو، تاکہ آپ اپنی ذات کے ساتھ سچ بولیں اور دوسروں کے ساتھ بھی۔

مقرر وقت سے پہلے مکمل تیاری کر لینا وقت کی پابندی سکھانے کا ایک اہم سبب ہے، کیوں کہ ہر کام پر وقت لگتا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرے کے ساتھ رابطے کے تمام راستے بھی کھولے رکھنے چاہییں، تاکہ اگر کسی وجہ سے تاخیر ہو جائے یا کوئی بات پوچھنی ہو تو رابطہ قائم ہو جائے۔

اگر ایک فریق وقت کا احترام نہ کرے تو دوسرے کو خواہ مخواہ انتظار کی دقت اٹھانا پڑتی ہے، جو ایک مشکل کام ہے، بلکہ بسا اوقات ڈپریشن کا سبب بن جاتا ہے اس لیے اپنے آپ کو وقت کا پابند بنانے کی عادت ڈالنی چاہیے۔

انسانی زندگی کا ایک تقاضا ہے کہ انسان کو دوسرے انسان پر اعتماد کرنا پڑتا ہے۔ اگر انسان اپنے دوست احباب پر اعتماد نہیں کرتا تو وہ اپنے آپ کو خطرے میں ڈال لیتا ہے۔ جب اس کو ایسے لوگ ذلیل کرتے ہیں جن پر وہ اعتماد کرتا ہے تو وہ کئی طرح کی پریشانیوں سے دوچار ہو جاتا ہے اور اس کا وجود متاثر ہوتا ہے۔

لوگوں کا باہمی اعتماد کا تبادلہ کرنا ہی وہ مضبوط بنیاد ہے جس پر مضبوط تعلقات کا قصر تعمیر کیا جا سکتا ہے، اس اساس کے بغیر ساری عمارت خطرے پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑی ہوتی ہے اور کسی بھی وقت گر سکتی ہے۔

ایک دوسری حقیقت یہ ہے کہ انسانی زندگی میں اخلاص کی بہت زیادہ ضرورت اور اہمیت ہے۔ وفادار اور مخلص انسان کی بڑی قدر و قیمت ہوتی ہے اور بے وفا انسان کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔

امر واقع یہ ہے کہ انسان کو دوسروں کو اپنا اخلاص ظاہر کرنے کا موقع دینا چاہیے، اس طرح ان کو اپنی اور دوسروں کی زیادہ قدر و قیمت کا احساس ہوتا ہے۔

اہم بات یہ ہے کہ انسان کو دوسروں کے ساتھ سچا بن کر پیش آنا چاہیے۔

جب کوئی انسان کسی سے وعدہ کرتا ہے تو اس کو پورا کرنا چاہیے، کیوں کہ جو لوگ اپنا وعدہ پورا کرتے ہیں، وہی با اعتماد اور قابلِ تعجب ہوتے ہیں اور ان میں اخلاص کی جھلک نظر آتی ہے، لیکن جو وعدہ خلافی کرتے ہیں، ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور وہ ناقابلِ اعتماد ہوتے ہیں۔ ایسا انسان بسا اوقات اپنے آپ کو کسی چنگل میں پھنسا ہوا محسوس کرتا ہے، اس کے لوگوں کے ساتھ عام تعلقات بھی منقطع ہو جاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ وعدہ خلافی کرنا لوگوں سے دور رہنے اور قطع تعلقی کا آسان ترین اور سریع راستہ ہے۔

اسلام نے جس کریمانہ اخلاق اور اعلیٰ اوصاف کی ترغیب دی ہے ان میں سے ایک ایفائے عہد بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ وعدہ پورا کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں:

﴿وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا﴾ [مریم: ٥٤]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور کتاب میں اسماعیل کا ذکر کیجیے، بے شک وہ وعدے کا سچا اور رسول نبی تھا۔''

اس کی تفسیر میں امام مجاہد فرماتے ہیں:

''انھوں نے جو وعدہ بھی کیا اسے پورا کیا۔''

مقاتل کہتے ہیں:

''ان سے ایک آدمی نے کہا کہ میرے آنے تک یہیں کھڑے رہیے گا، وہ تین دن تک اس کے انتظار میں وہیں کھڑے رہے۔''

کلبی کا قول ہے:

''وہ ایک سال تک اس کے انتظار میں رہے۔''[1]

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ایفائے عہد کا ایک یہ معنی بھی ہے کہ انھوں نے اپنے والد کے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ ذبح کرتے وقت صبر سے کام لیں گے تو انھوں نے یہ وعدہ پورا کر دکھایا۔[2]

اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے ہم کو وعدہ خلافی سے ڈرایا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ منافقوں کی ایک روش ہے۔ (اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''منافق کی تین علامتیں ہیں: جب وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا، جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے تو وہ اس میں خیانت کرتا ہے۔''

لہٰذا جو انسان کسی انسان سے کوئی وعدہ کرتا ہے، اس کو ہر حال میں پورا

---

[1] معالم التنزيل (١/٢٣٧) للبغوي.

[2] الجامع لأحكام القرآن (١٥/٨٨)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے، لیکن اگر وہ کسی نافرمانی یا مفسدت کے ساتھ تعلق رکھتا ہو تو پھر نہیں، بلکہ ایسی صورت میں اس کی خلاف ورزی کرنا ضروری ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''حدیث میں جس وعدے کا کہا گیا ہے وہ اچھائی کا وعدہ ہے، اگر برائی ہو تو پھر اس کی خلاف ورزی کرنا مستحب ہے۔ اگر اس کو پورا کرنا کسی مفسدت کا باعث ہو تو ایسی صورت میں اس کی وعدہ خلافی کرنا واجب ہو جاتا ہے۔''[1]

وعدہ خلافی ایسی روش ہے جس کو انسان فطرتاً ناپسند کرتا ہے۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وعدہ خلافی کی مذمت اور اس کو قبیح سمجھنا انسان کی فطرت میں داخل ہے اور جس کو مومن قبیح سمجھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی قبیح اور برا ہی ہوتا ہے۔''[2]

كُلُّ شَيْءٍ فِيْ الْهَوٰى مُسْتَحْسَنٌ   مَا خَلاَ الْغَدرِ وَإِخْلاَفِ الْوُعُوْدِ[3]

''دھوکا دہی کرنے اور وعدہ خلافی کرنے کے سوا، نفسانی خواہش میں سب کچھ مستحسن ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے بارے میں ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے جو بات کرتے اور اسے پورا نہیں کرتے اور وعدہ خلافی کرتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ﴾ [الصف: ٢]

''اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں؟''

اس آیتِ کریمہ سے بعض علمائے سلف نے استدلال کیا ہے کہ مطلقاً وعدہ

---

[1] فتح الباري شرح صحيح البخاري (١/ ٩٠)

[2] إغاثة اللهفان من مصائد الشيطان (٢/ ٤٧)

[3] لطائف المعارف (ص: ٦٨) لابن رجب.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورا کرنا واجب اور لازم ہے، خواہ یہ پختہ لہجے میں کیا گیا ہو یا ایسے ہی کیا گیا ہو۔[1]

علما کا اجماع ہے کہ جو انسان کسی انسان سے ایسے کام کا وعدہ کرتا ہے جو منع نہ ہو تو اس کو پورا کرنا چاہیے۔[2]

ایفائے عہد معزز اور بلند کردار انسانوں کا شیوہ اور شعار ہے، جب کہ وعدہ خلافی کمینے لوگوں کی خصلت۔ کسی شاعر کا کہنا ہے ع

وَمِيْعَادُ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلَا تَزِدِ الْكَرِيْمَ عَلَى السَّلَامِ
يذكره سَلَامُكَ مَا عَلَيْهِ وَيُغْنِيْكَ السَّلَامُ عَنِ الْكَلَامِ
إِذَا قُلْتَ فِيْ شَيْئٍ نَعَم فَأَتِمَّهُ فَإِنَّ نَعَمْ دَيْنٌ عَلَى الْحُرِّ وَاجِبٌ
وَإِلَّا فَقُلْ لَا تَسْتَرِح بِهَا لِئَلَّا يَقُوْلَ النَّاسُ أَنَّكَ كَاذِبٌ[3]

''اگر آپ کسی چیز کا جواب اثبات میں دیں تو اس کو پورا کریں، کیوں کہ اس کو پورا کرنا معزز انسان کے ذمے قرض کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے، جس کو ادا کرنا واجب ہوتا ہے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو انکار کر دیں اور راحت پائیں، تاکہ لوگ آپ کو جھوٹا نہ کہیں۔''

---

[1] دیکھیں: تفسير القرآن العظيم لابن كثير (٤/٤٥٨)
[2] الأذكار للنووي (٧٣٣)
[3] المستطرف (١/٢٨٥، ٢٨٦)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 19:

سادگی اختیار کریں اور لوگوں کے دلوں میں داخل ہو جائیں

سادگی کیا ہے؟

سادگی کا مطلب ہے تعلقات میں بے تکلفی، لیکن دیگر امورِ حیات میں ترتیب اور تنظیم۔

جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے، اس پر رضا مندی کا اظہار کرنا، مایوسی اور رونے دھونے سے گریز کرنا، کیوں کہ اس کا نقصان کے سوا کوئی فائدہ نہیں۔

- جو آپ پر فوقیت رکھتے ہیں ان کی طرف دیکھنے کے بجائے ان کی طرف دیکھنا جن پر آپ فوقیت رکھتے ہیں، پھر دیکھیے کہ اللہ تعالیٰ کی آپ پر کتنی مہربانی ہوتی ہے!
- زندگی کڑوی ہے کہ میٹھی، اس کو اسی طرح گزارنا، کھانے پینے اور لباس پہننے میں میانہ روی اختیار کرنا، کیوں کہ میانہ روی ہر کام میں مطلوب ہے۔
- سخاوت سادگی ہے اور سادگی سخاوت، جو دیں سچے دل سے دیں اور تکلفات سے گریز کریں۔
- ہر محتاج کی اپنی حیثیت کے مطابق مدد کریں، ہمیشہ اچھی بات کہیں۔ سچے جذبات کا اظہار کریں اور جو محسوس کریں وہ کہہ دیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- سادگی کے ہر لفظ ہر معنی میں جئیں، آپ سعادت محسوس کریں گے، کیوں کہ آپ سادہ زندگی گزار رہے ہیں۔
- اپنے اہداف و مقاصد اور بلند آرزوؤں کے حصول کے لیے محنت کریں، اگر ان کو حاصل نہ کرسکیں تو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہیں، آپ نے کم از کم محنت تو کی ہے۔
- اپنے دل کو ہر شائبے سے پاک رکھیں، کیوں کہ جب آپ کوئی چیز دل میں اٹھا رکھیں گے تو اس کا نقصان آپ ہی کو ہوگا۔
- جب آپ محسوس کریں کہ آپ لوگوں کی بہتری کے لیے کچھ کر سکتے ہیں تو ہاتھ باندھ کر کھڑے نہ ہوں۔
- اپنے دوست احباب کی خوشی غمی میں شرکت کریں، وہ محسوس کریں گے کہ دنیا میں ابھی محبت کرنے والے موجود ہیں۔
- سادگی ہی زندگی ہے، لیکن جو باقی رہنے والی ہے وہ آخرت ہے، اس لیے سادگی کے ساتھ اپنی آخرت کا سامان کریں، تاکہ آپ پرسکون زندگی گزار سکیں۔

سادگی بڑائی ہے:

شرفا کے ہاں اچھی صفات کئی طرح کی ہیں، لیکن تواضع، نرم خوئی اور سادگی شریف لوگوں اور اچھے خاندانوں کی سب سے نمایاں خوبیاں ہوتی ہیں۔

کسی صاحبِ منصب اور جاہ و منال کے بارے میں اگر کہا جائے کہ وہ بڑا ملنسار، متواضع اور سادہ آدمی تھا تو کیا یہ اس کی تعریف نہیں ہوتی؟

یہ ایک بڑی تراشیدہ اور نفیس صفت ہے، جو نفوسِ عالیہ میں ہوتی ہے اور ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتی۔ جو مخلوق کا پیارا ہو، قبیلے کی آنکھ کا تارا ہو اور اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں بلند و بالا ہو، یہ اس کا نصیب ٹھہرتی ہے۔

سادگی تواضع اور انکسار ہی کی ایک صورت ہے۔ یہ بلندیٔ نفس، صفائے قلب، فعالیت اور تکبر وغرور اور حمیت کی کمینگیوں سے بلندی کی علامت ہے۔

سادگی، نرمیِ گفتار، خندہ پیشانی، برتاؤ میں عمدگی، چھوٹے بڑے کے ساتھ ملاطفت اور داخلی خوب صورتی کا نام ہے، جس کا عکس انسان کے کردار اور رویے پر بڑا واضح نظر آتا ہے۔

سادگی مال کے ہوتے ہوئے تواضع، طاقت کے ہوتے ہوئے آسانی، بلندی کے باوجود تنزلی اور قوت ونفوذ کے باوصف اپنی طبعی ذات کے اظہار سے عبارت ہے۔ یہ اس شریفانہ خو کی چند علامات ہیں کہ جس کے پاس یہ ہے اس کے پاس بہت کچھ ہے۔

جب ہم لوگوں کے ساتھ معاملات کرتے ہیں تو ایسے اخلاق اور عادات نظر آتی ہیں جو انسان کو ذلیل اور رسوا کرتی ہیں۔ دل اور صاف طبیعتیں ان سے کھلتی ہیں، ان بداخلاقیوں کی جائے پیدائش اور مقامِ افزائش تکبر، غرور اور ناک چڑھانا ہے۔ متکبر اور غرور کرنے والے انسانوں سے ایسے ایسے رویے دیکھنے میں آتے ہیں کہ الامان والحفیظ!!

ہم اپنے ذاتی معاملات میں روزانہ مختلف طبقہ ہائے زندگی کے افراد سے ملتے ہیں، کئی تقریبات میں حاضر ہوتے ہیں، ان ملاقاتوں اور تقریبات میں چند اشخاص ایسے نظر آتے ہیں، جو بڑی کرشماتی شخصیات کے مالک ہوتے ہیں۔ اگر ان کی شخصیت کی چمک دمک اور پرسنیلیٹی کا راز جاننے کی کوشش کی جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ عموماً ایسے لوگ سادہ اور بے تکلف ہوتے ہیں، ٹھوس شخصیت یا وہ جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ رسمی (نارمل) انداز میں پیش آئے، اس کے عموماً لوگوں کے ساتھ اچھے تعلقات نہیں ہوتے اور لوگ عموماً پہلی ملاقات یا پہلی نظر میں اس کے بارے میں منفی تاثر ہی قائم کر لیتے ہیں۔

دیکھیے! اعلیٰ اخلاق کے امام اور ساری دنیا کے سردار ﷺ (میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں) کی زندگی میں سادگی اپنی خوب صورت ترین شکل میں نظر آتی ہے۔ آپ اس طرح کھاتے جس طرح غلام کھاتے ہیں اور اس طرح بیٹھتے جس طرح غلام بیٹھتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے بارے میں فرماتی ہیں:

''آپ گھر والوں کے کام میں مصروف ہوتے، جب نماز کا وقت ہوتا تو مسجد میں چلے جاتے۔ آپ دیگر انسانوں کی طرح اپنے کپڑے صاف کرتے، بکری کا دودھ دوہتے، اپنے کام کرتے، گدھے پر سوار ہوتے جو اس وقت نقل و حمل کا عام ذریعہ تھا، یہی نہیں بلکہ جس کے پاس سواری نہ ہوتی، اس کو اپنے پیچھے بٹھاتے اور اس کی منزل تک پہنچاتے۔''

آپ اپنے صحابہ میں اس طرح بیٹھتے جس طرح ان میں سے ایک فرد ہو، کسی امتیازی جگہ پر نہیں بیٹھتے تھے، حتی کہ اگر کوئی اجنبی آتا اور آپ کی مجلس میں داخل ہوتا تو آپ کو پہچان نہ پاتا اور پوچھتا: تم میں سے محمد ﷺ کون ہے؟

آپ غلاموں، لونڈیوں، بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور چلنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے، ان کی دل جوئی کرتے، ان کے کاموں میں ان کی مدد کرتے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر جب آپ چھوٹے بچوں کے پاس سے گزرتے تو اس کو سلام کہتے، ان کے ساتھ اچھی اچھی باتوں کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل لگی کرتے یا ان کو شفقت بھرے لمس کے ساتھ پیار کرتے۔

آپ ﷺ جو ہمارا نمونہ اور مثالیہ ہیں، اپنے برتاؤ، ہیئت، کھانے پینے اور اپنے گھر والوں کے ساتھ معاشرت میں سادگی اختیار کرتے۔ آج ہمیں اس زمانے میں، جس میں ہر کوئی فخر و مباہات میں مقابلہ کر رہا ہے، ایسی جامع اخلاقی صفت کی کتنی زیادہ ضرورت ہے، جس میں عاجزی اور تواضع کا عکس نظر آتا ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی فصل

مکالماتی ٹکنٹیں

ہم ایسے معاشرے میں رہتے ہیں جو عموماً خشک مزاج ہے۔ ہم میں خوش اسلوبی، خوش بیانی اور اعلیٰ انسانی تخاطب میں مہارت کی کمی ہے۔ جب ہم کسی پر تنقید کرتے ہیں تو اس کو اس حد تک زخمی کر دیتے ہیں کہ وہ جان بلب ہو جاتا ہے اور بالکل ٹوٹ جاتا ہے۔ ہم بسا اوقات بلا سوچے سمجھے ایسی بے عقلی کی بات کہہ دیتے ہیں کہ ایک عمدہ اور مسرور کن تعلق تباہ کر دیتے ہیں۔

میرے خیال میں تنقید کرنا بھی ایک فن ہے، جو ہر انسان کو اچھی طرح سیکھنا چاہیے، کیوں کہ یہ ایسے انسان کی معاشرتی سمجھ داری اور خود اعتمادی کی دلیل ہے۔

جس انسان پر بھی تنقید کریں، وہ آپ دونوں کے درمیان ہی رہنی چاہیے، یعنی لوگوں کے سامنے اس کو اس کا نشانہ نہ بنائیں، خواہ آپ کی وہ تنقید تعمیری، بامقصد، حقیقت پر مبنی اور خفیف ہی کیوں نہ ہو، کیوں کہ اگر غیر متعلقہ لوگوں کے سامنے کسی پر تنقید کی جائے تو ممکن ہے وہ اپنی رائے پر اڑ جائے، اپنا دفاع کرنا شروع کر دے اور آپ اس کو اس کی غلطی پر متنبہ نہ کر سکیں۔

اسی لیے حدیث شریف میں ذکر ہوا ہے کہ جو اپنے بھائی کو علاحدگی میں سمجھاتا ہے وہ اس کی تزئین و اصلاح کرتا ہے اور جو اس کو لوگوں کے سامنے سمجھاتا ہے وہ اس کو عیب ناک کرتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر۲۰: گفتگو کرتے وقت مسکراہٹ اختیار کریں۔

ٹکٹ نمبر۲۱: آپ کی تنقید اور گفتگو تعمیری ہونی چاہیے۔

ٹکٹ نمبر۲۲: دوسروں کی آرا کا احترام کریں اور کسی سے یہ نہ کہیں: تم غلط ہو۔

ٹکٹ نمبر۲۳: جب آپ سے غلطی ہو جائے تو معذرت کریں۔

ٹکٹ نمبر۲۴: واضح انداز اختیار کریں اور گفتگو میں تلوّن اور گول مول بات کرنے سے گریز کریں۔

ٹکٹ نمبر۲۵: پھول بن کر رہیں کانٹے نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 20:

مسکراہٹ اور شگفتگی اختیار کریں

چہرہ احساسات کا آئینہ ہوتا ہے۔ ہنس مکھ اور شگفتہ چہرہ دوست بنانے اور لوگوں کا تعاون حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خندہ روئی اور بشاشت کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا ہے:

"تمھارا اپنے بھائی کے سامنے تبسم کرنا بھی صدقہ ہے۔"

تبسم دلوں کو شکار کرنے کا کانٹا ہے۔ جب آپ مسکراتے ہیں تو آپ کی یہ مسکراہٹ اس طرح دلوں کو شکار کر لیتی ہے، جس طرح کانٹا مچھلی کو۔ کیا آپ ہمیشہ مسکراتے رہتے ہیں یا موقعے کی مناسبت سے یا ہمیشہ ترش ہی رہتے ہیں؟

اگر آپ کا تعلق پہلی قسم سے ہے تو آپ لوگوں کے محبوب دل، منظورِ نظر، یار باش اور دوست دار ہیں۔ اگر آپ دوسری قسم کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں تو پھر بھی آپ کے کافی مقدار میں دوست ہوں گے، لیکن اگر آپ تیسری صف میں کھڑے ہیں تو پھر آپ دوستوں سے محروم ہیں اور ممکن ہے آپ بہت زیادہ فرد بیزار ہوں، لیکن لوگ آپ کو نہ مسکرانے کی وجہ سے مغرور و متکبر سمجھتے ہوں۔ اگر تیسری قسم کے لوگوں کا صحت کے پہلو سے جائزہ لیا جائے تو ایسے لوگ تنہائی اور عزلت کی وجہ سے بہت سے امراض کا شکار ہو جاتے ہیں، جن میں سے اہم ترین ہائپر ٹینشن کی بیماری ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ لوگوں کی محبت جیتنا چاہتے ہیں تو جس کو دیکھیں صدقِ دل سے شگفتگی اور خندہ پیشانی کے ساتھ ملیں، پھر دیکھیں آپ کس طرح اس کے دل میں جگہ بنا لیتے ہیں۔

مسکرائیں! شاید آپ کی یہ مسکراہٹ کسی کے زخم پر مرہم ثابت ہو اور خوشیوں، مسکراہٹوں اور کھلکھلاہٹوں کا ایک سلسلہ چل نکلے۔

ایک چھوٹی سی بچی جو بامشکل چھے سال کی تھی، جو سڑک پر رومال بیچتی اور اپنا رزق کماتی، وہ اپنے ہاتھوں میں اپنا سامان اٹھائے گھر کی جانب رواں تھی کہ اس نے ایک معصوم عورت کو دیکھا، جو سر جھکائے پریشانی کے عالم میں سڑک کے کنارے پر بیٹھی ہوئی تھی، بچی اس کے سامنے رکی، اس عورت نے سر اٹھایا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، اس نے اپنے سامان سے ایک رومال نکالا اور معصوم سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کو دیا، اس سے پہلے کہ وہ عورت اس کو پیسے دیتی اس نے اپنی راہ لی، چند قدم آگے جا کر اس بچی نے ایک مرتبہ پھر مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ اس کو خیر باد کہا۔

وہ عورت پھر اپنے خیال میں مگن ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے اپنا موبائل فون نکالا اور یہ پیغام لکھا: ''میں نے آپ کے حق میں جو کوتاہی کی ہے اس کی معذرت چاہتی ہوں۔'' یہ پیغام اس کے پریشان خاوند تک پہنچا، جو ایک ہوٹل میں سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا، اس نے جیسے ہی وہ پیغام پڑھا، اس کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی اور اس نے خوشی سے ویٹر کو بل سے سو گنا زیادہ پیسے دے دیے۔

یہ سادہ اور غریب مزدور جس کو اتنی رقم کی کبھی امید نہیں تھی، ہوٹل سے نکلا اور ایک مٹھائی فروش خاتون سے مٹھائی خریدی اور اس کو سو روپیہ زائد دے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا اور چہرے پر وہی خوشی کی مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔

بڑھیا کی آنکھیں پیسوں پر پڑیں تو وہ خوشی خوشی وہاں سے اٹھی، اپنا سامان سمیٹا اور قصاب سے گوشت خرید کر سوچا کہ گھر جا کر مزے دار کھانے پکائے گی اور اپنی پوتی کو، جو اس کی اکیلی متاع تھی، گوشت کھلائے گی اس نے کھانا تیار کیا تو دروازہ کھلا اور وہی چھوٹی سی بچی چہرے پر ایک دل آویز مسکراہٹ سجائے گنگناتی ہوئی گھر میں داخل ہوئی اور دادی پوتی نے خوب مزے لے کر کھانا کھایا۔

ہمارے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

''تمھارا اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ ہے۔''

اگر ہم میں سے ہر کوئی ایسے ہی کرے، جس طرح اس معصوم بچی نے کیا تو کیا اچھا سلسلہ چل نکلے! اگر ہم کسی معصوم کے چہرے پر مسکراہٹ لے آئیں تو یہ کتنا بڑا عمل ہوگا!

اگر ہم تھکی ہوئی ماں اور دن رات محنت کرنے والے اور خرچ کرنے والے باپ کو محبت بھرے لمس کے ساتھ تسلی اور شکریے کے چند کلمات کہہ کر ان کے چہرے پر مسکراہٹ سجا دیں، دکھوں کے بوجھ سے دہرے ہوئے غم زدہ دل کی آنکھ سے بہنے والے آنسو کو صاف کر کے، بھوکے پر کچھ صدقہ کر کے کسی بیمار کو سادہ سا تحفہ دے کر، کسی ایسے رشتے دار کا حال پوچھ کر، جس کو برسوں سے نہیں ملے اور کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر کر، ان کے چہروں پر مسکراہٹ لے آئیں تو ہمارا کیا جائے گا!

دوسروں کے چہروں پر مسکراہٹ لانے کے بے شمار طریقے ہیں۔ اگر ہم اپنے غموں سے باہر نکل آئیں اور اپنے دلوں کی گہرائیوں پر مسکراہٹ ثابت کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں، اگر اللہ تعالیٰ کی ان گنت نعمتوں کو یاد کریں اور اس کا شکریہ ادا کریں۔ جو قسمت میں نہیں تھا نہیں ملا، اس پر راضی رہ کر خوشی کا اظہار کریں۔ اگر ہم اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجالیں تو ساری دنیا ہنستی مسکراتی اور شگفتگی بکھیرتی نظر آئے گی۔

اگر آپ کسی دن محسوس کریں کہ زندگی کی تگ و دو نے آپ کو تھکا دیا ہے۔ آپ کی مسکراہٹ وقت کی جھریوں کے پیچھے چھپ چکی ہے۔ زندگی بوجھ محسوس ہو رہی ہے، دنیا سانسوں کے لیے قید خانہ بن چکی ہے، وقت جیسے جیسے بڑھ رہا ہے دکھوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور ہر چیز موذی اور تکلیف دہ بن چکی ہے تو اپنے چہرے پر زبردستی ایک مسکراہٹ، ایک مسکان سجائیں اور اپنی آنکھوں سے خوشی کا ایک آنسو ٹپکائیں۔

اگر آپ کو کسی دوست نے تکلیف پہنچائی ہے، کسی نے آپ کا گلا گھونٹ دیا ہے، کوئی خوب صورت چیز کھوگئی ہے یا کوئی خواہش نا تمام رہ گئی ہے تو اپنی آنکھیں کھولیں، حالات کا مقابلہ کریں اور پر امید رہیں۔

اپنی جان سے بھاگ کر اندھیروں میں پناہ نہ ڈھونڈیں، روشنی کی طرف آئیں، درگزر کا فن سیکھیں، ہر کام آرام سے کریں، اپنے دل کو نفرت، حسد، کینے اور اندھیرے کا کباڑ خانہ نہ بنائیں۔ مسکراہٹ کے ساتھ مسافتوں کو طے کریں اور کشمکش کی تمام رکاوٹوں کو دور کریں۔

باوجود یہ کہ لوگوں نے آپ کو دکھ دیے، آپ مسکراہٹ کے ساتھ ان کا سامنا کریں، اپنے دل کو مصور کا وہ قلم بنائیں جو یادگار اور انمٹ نقوش ثابت کرتا ہے اور لوگ آپ کو ہمیشہ اچھے لفظوں سے یاد کرتے ہیں۔ دل کو وہ بندوق کی گولی نہ بننے دیں جو ہر حسن اور خوبی کو قتل کر دے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ یہ سمجھتے ہیں نفرت آپ کو طاقت ور بنا دے گی، کینہ آپ کو ذہین بنا دے گا، سختی اور سنگ دلی اور ترش روئی آپ کو ایک محترم انسان بنا دے گی تو آپ غلطی پر ہیں۔

اگر دوست ناراض ہو جائے تو اس کے ساتھ ملیں، معانقہ کریں اور اگر آپ اپنے دوست سے ناراض ہیں تو اس کے لیے اپنا دل کھول دیں۔ اگر کوئی نقصان ہو جائے تو یاد رکھو آپ نے کمایا بھی بہت ہے۔ ایسا دل اور روح بن کر جئیں جو سلامتی کے ساتھ دنیا سے گزر جائے۔ لوگ آپ پر دل سے روئیں گے، محض راہ و رسم دنیا کو منہ دکھانے کی خاطر نہیں۔ کیا پتا زندگی کی ڈور کب اور کہاں کٹ جائے؟ اس لیے ہمیشہ اس کے لیے تیار رہیں اور زندگی اس طرح گزاریں کہ ہر طرف مسکراہٹیں بکھیرتے چلے جائیں اور لوگوں کے غم سمیٹتے چلے جائیں، اس طرح زندگی آپ کو تلخی میں بھی اچھی نظر آئے گی اور ناامید اور مایوسی کی کڑواہٹ آپ کو بالکل متاثر نہیں کرے گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 21:

آپ کی تنقید تعمیری ہونی چاہیے

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"نصیحت اور سرزنش میں یہ فرق ہے کہ نصیحت جس کو آپ کرتے ہیں اس پر شفقت اور رحم دلی کی صورت میں احسان کرتے ہیں۔ ناصح کی اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور خلقِ خدا کی خیر خواہی ہوتی ہے، اس لیے وہ اس میں بہت زیادہ نرمی سے کام لیتا ہے، جس کو نصیحت کرتا ہے اس کی طرف سے دی جانے والی اذیت بھی برداشت کرتا ہے، وہ اس کے ساتھ ایک ایسے شفیق معالج کا سلوک کرتا ہے جو مریض کی بداخلاقی اور نفرت کو برداشت کرتا ہے، لیکن بڑی نرمی اور توجہ سے اس تک صحیح دوا پہنچاتا ہے۔

"لیکن ڈانٹ اور سرزنش کا مقصد کسی کی اہانت کرنا اور اس کو عار دلانا ہوتا ہے۔ ناصح اور ڈانٹنے والے میں ایک یہ فرق بھی ہے کہ ناصح کی نصیحت اگر کوئی قبول نہیں کرتا تو وہ عداوت نہیں رکھتا، بلکہ کہتا ہے: تم میری بات قبول کرو یا نہ کرو، میرا اجر مجھے مل چکا ہے۔ وہ غیر موجودگی میں اس کے حق میں دعا کرتا ہے اور اس کے عیب مشتہر نہیں کرتا، مگر ڈانٹنے والے کا مقصد اور رویہ اس کے عکس ہوتا ہے۔ اساتذہ کرام کو چاہیے کہ وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ ناصحانہ رویہ رکھیں اور ڈانٹ ڈپٹ سے گریز کریں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم میں سے ہر شخص تنقید کو ناپسند کرتا ہے اور اس کو سن کر بوجھ محسوس کرتا ہے، بلکہ وہ تنقید کو اپنی ذات پر حملہ تصور کرتے ہوئے اپنی ذات کا دفاع کرنے کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے۔ تاہم انسان کو چاہیے کہ اگر وہ اپنے کسی رویے یا نظریے کا دفاع کرنا چاہتا ہے تو بہترین انداز اور منظّم افکار کے ساتھ کرے۔ اسی طرح ہم اکثر لوگ اس اندیشے کے ساتھ دوسروں پر تنقید کرنے سے گریز بھی کرتے ہیں کہ شاید وہ تنقید قبول نہ کریں یا شاید ان کے جذبات مجروح ہوں۔ معلوم ہوا کہ بہت سارے لوگ جانتے ہیں کہ تنقید ایک منفی چیز ہے، جس سے وہ خود بھی ڈرتے ہیں اور دوسروں کے متعلق بھی یہی محسوس کرتے ہیں، لیکن یہ سوال باقی رہتا ہے کہ پھر ہم کس طرح اپنے عیوب اور نقائص سے آگاہ ہوں، ان کو درست کریں اور اپنی ذات میں بہتری لائیں؟

کیا ہم اپنے نقائص کو اسی طرح دیکھ سکتے ہیں جس طرح ان کو لوگ دیکھتے ہیں؟ اگر سوال کو اس طرح الٹ دیں کہ کیا وہ صورت جو ہم لوگوں میں دیکھتے ہیں، وہ بھی اپنے آپ میں وہی صورت دیکھتے ہیں؟

اختلاف کا ہونا ضروری ہے، کیوں کہ اگر ہم اپنے تمام عیوب اور نقائص سے آگاہ ہو جائیں ادر ان کو درست کرنے کا طریقہ بھی معلوم کر لیں تو ہم فوراً ان عیوب کی اصلاح کر لیں اور وہ بہت کم رہ جائیں۔

اس تمہید سے معلوم ہوا کہ ہمیں تنقید کی ضرورت ہے، لیکن منفی انداز میں نہیں، بلکہ مثبت انداز میں۔ اگر ہم دوسروں کی تنقید کو منفی نظر سے دیکھیں تو ہم مایوسی کا شکار ہو جائیں گے اور اس تنقید کا جواب بھی منفی ردِعمل ہی کی صورت میں دیں گے۔

اس طرح ہم دوسروں کی کارکردگی کے بارے میں دی گئی رائے کو جاننے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سمجھنے کے موقع سے محروم ہو جائیں گے اور وہ بھی اپنے بارے میں ہمارے رائے جاننے کے موقعے سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

تنقید قبول کرنے کے دو طریقے:

ایک کاغذ کے ٹکڑے پر یہ مندرجہ ذیل دونوں عبارتیں لکھ لیں اور اس کو ایسی جگہ چسپاں کریں، جہاں ہر وقت آپ کی نظر پڑتی ہو۔ تھوڑے دنوں بعد آپ واضح فرق محسوس کریں گے:

1. تنقید ان معلومات کا نام ہے جو ترقی میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔
2. تنقید بنیادی معلومات اور مہارتیں (Skills) سیکھنے کا نام ہے۔

اپنے بارے میں دوسروں کی آرا جاننے کی کوشش کریں، لیکن براہِ راست تنقید کا مطالبہ نہ کریں، کیوں کہ لوگ اکثر اوقات تنقید کے وقت منفی چیزوں کے بارے میں زیادہ سوچتے ہیں، اس لیے بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ شروع میں ان سے یہ مطالبہ کریں کہ وہ آپ کو اپنا کام زیادہ بہتر طریقے اور زیادہ فعالیت کے ساتھ کرنے کے لیے اور اپنی ذات میں مزید نکھار پیدا کرنے کے لیے تجاویز دیں۔

توجہ کے ساتھ ان کی باتیں سنیں، ان کی تنقید پر غور کریں اور آخر میں ان کا شکریہ ادا کریں۔

اس طرح تنقید کے متعلق آپ کا نقطہ منفی سے مثبت میں تبدیل ہو جائے گا، دوسرے لوگ بھی متاثر ہوں گے اور وہ لوگوں کو اپنی ذات کی اصلاح میں مدد دینے کے لیے منفی تنقید کے بجائے مثبت تنقید کے بارے میں سوچیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ ایسے شخص کو پسند کرتے ہیں جو ان کے جذبات مجروح کیے بغیر ان کی اصلاح کرے:

شہر کا ہال لوگوں سے کھچا کھچ بھرا تھا۔ ایک صاحب اپنی باری پر تقریر کرنے کے لیے سٹیج پر تشریف لائے۔ تقریر شروع ہوئی، بات سے بات نکلتی گئی اور گفتگو طویل ہوتی گئی۔ لوگ اکتا گئے اور ایک ایک کر کے ہال سے نکلنا شروع ہو گئے۔

وہ صاحب گھر پلٹے اور بیوی سے اپنی تقریر کے میں بارے میں رائے مانگی۔ وہ بڑی سمجھ دار خاتون تھی، اس نے جواب دیا: یہ موضوع ایک پختہ مضمون کے قابل تھا، جو کسی علمی رسالے میں چھپانے کے لائق ہے، وہ صاحب سمجھ گئے کہ یہ موضوع تقریر کے لیے غیر مناسب تھا۔

کسی سے یہ مت کہیں: تم اس کام کے قابل نہیں ہو، تم کوئی دوسرا کام ڈھونڈ و، یہ تمھارے بس کی بات نہیں۔

جھگڑے سے اجتناب کر کے محفل لوٹ لیں:

حدیث شریف میں یہ پیغام مصطفوی ﷺ ہے:

”میں اس شخص کے لیے جنت کے وسط میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں،
جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے۔“

اپنے آپ کو نمایاں کرنے کی خواہش اکثر اوقات جھگڑے کا پہلا سبب ہوا کرتی ہے۔ آپ اپنی معلومات اور خوش بیانی کے اظہار کے لیے کوئی موضوع چھیڑ دیتے ہیں، پھر مدِمقابل کو اپنی دلیل و منطق کے زور پر پچھاڑ دیتے ہیں اور مجلس لوٹ لیتے ہیں تو دوسرا شخص اس کو اپنی اہانت اور رسوائی خیال کرتا ہے، جس کو وہ شاید ہی معاف کرے اور خواہ مخواہ کی بے مقصد لڑائی مول لیتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

براہِ راست تنقید سے گریز کریں:

تنقید و اعتراض کے لیے کسی خاص اہلیت یا بہت زیادہ زور لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کوئی بھی بے وقوف کسی بھی نابغہ روزگار انسان کو ایک چٹکی میں برا بھلا کہہ کر اس کا مذاق اڑا سکتا ہے۔

آیئے! لوگوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ جب کسی سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے لیے عذر تلاش کریں۔ یہ براہِ راست تنقید سے کہیں زیادہ فائدے مند کام ہے۔ انسانی فطرت اس سے انکار کرتی ہے، البتہ ایسا ممکن ہے کہ تنقید کرنے والا انسان سخت اور براہِ راست تنقید کر کے اپنا مطلب حاصل کر لیتا ہے، لیکن اگر زیادہ نرم رویہ اختیار کیا جائے تو یہ بات قبول کرنے کے امکانات بڑھا دیتا ہے۔

ہمارے لیے رسول اللہ ﷺ بہترین نمونہ ہیں۔ آپ کے پاس قبیلہ مضر کے چند لوگ آئے جو بھوکے ننگے تھے، آپ ﷺ نے لوگوں کو بلایا اور خطبہ دیا تو ایک آدمی نے دینار صدقہ کیا، ایک نے ایک درہم، ایک نے اپنا کپڑا صدقے میں دے دیا اور ایک نے چند کلو کھجور کا صدقہ کر دیا۔

آپ ﷺ نے یہ نہیں کہا: صدقہ کرو اور نہ صدقہ نہ کرنے والے کو عتاب کا نشانہ بنایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک انصاری صحابی ایک بھری ہوئی بوری لایا، جس کو اس کے لیے اٹھانا بھی مشکل تھا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ ﷺ کا چہرہ کھل اٹھا، دیکھا دیکھی لوگ بھی اٹھ کر صدقہ کرنے لگے کہ آناً فاناً وہاں ایک ڈھیر لگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ خوش ہوئے اور فرمایا:

> ''جس نے اسلام میں کسی چیز کی طرح ڈالی تو دوسرے عمل کرنے والوں کے ساتھ اسے بھی اجر ملے گا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح براہِ راست تنقید و ملامت سے گریز کریں، اس سے دلوں کو بھڑکانے کے سوا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

1 لوگ علانیہ نصیحت کرنے کو ناپسند کرتے ہیں:

اس میں دو رائے نہیں کہ لوگ علانیہ سمجھانے اور نصیحت کرنے کو ناپسند کرتے ہیں، کیوں کہ ہر کوئی یہی چاہتا ہے کہ اس کے نقائص لوگوں کے سامنے عیاں نہ ہوں، اس لیے کسی انسان کو کونے میں لے جا کر علاحدگی میں سمجھانا بات سمجھنے کے لیے زیادہ کارگر طریقہ ہے۔

2 کثرت کے ساتھ ملامت کرنے سے احتیاط برتیں:

لوگ ایسے شخص سے بہت زیادہ ناگواری محسوس کرتے ہیں جو بے جا، بغیر پوچھے اور بغیر سوچے ان کو لعنت و ملامت اور زجر و توبیخ کرے، بلکہ اگر کوئی معذرت کرے تو پھر بھی اس کو ملامت کرتے رہنا بہت غلط رویہ ہے۔ ہم پہلے جذباتی ہیں، بعد میں اصحابِ عقل و دانش۔ ہمارے احساسات اور خواہشات سے معمور دل ہیں جو دوسروں سے احترام کا تقاضا کرتے ہیں۔ آپ دوسروں کے دلوں کو کیوں توڑنا چاہتے ہیں، جب کہ آپ جانتے ہیں کہ آپ کے دل بھی انھی احساسات میں گندے ہوئے ہیں اور اسی نوع سے تعلق رکھتے ہیں۔

لعنت، ملامت، ڈانٹ ڈپٹ اور کڑوا مذاق انسانی نفس پر بہت بھاری ہوتا ہے، اس لیے اس سے بچنے کی کوشش کریں، تاکہ لوگ آپ کے ساتھ محبت کریں۔

3 غلطی تسلیم کرنا دانش مندی ہے:

غلطی کا اعتراف اس غصے کو مٹا دیتا ہے، جو ممکن ہے کہ مدِ مقابل کے دل میں پیدا ہو، پھر اس غلطی کے اثر میں تخفیف کر دیتا ہے، لہٰذا جب آپ دیکھیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ غلطی پر ہیں تو فوراً اس کو تسلیم کریں۔ یہ اس بات کی ضمانت ہو گی کہ آپ کا حریف نرم پڑ جائے اور جلد معاف کر دے، لیکن اگر آپ اصرار کریں تو وہ بھی مخالفت پر اتر آئے گا۔ ایک کہاوت ہے:

''گناہ کا اعتراف کرنے والا ایسا ہے جیسا بے گناہ۔''

4 ''میں'' سے دور رہیں:

لوگ ہمیشہ ایسے شخص کو اچھا نہیں سمجھتے جو ہر کامیابی کو اپنے کھاتے میں ڈالے اور ہر ناکامی کو دوسرے کے کھاتے میں رکھے۔

نیو یارک کے محکمہ ٹیلی فون نے ایک سروے کیا، جس کے مطابق لفظ ''میں'' ٹیلی فون پر کہا سنا جانے والا سب سے زیادہ لفظ ہے، اس کا مطلب ہے کہ ہر شخص کو صرف اپنی فکر پڑی ہے، ہر انسان پر یہی صفت چھا چکی ہے۔ اگر آپ کو سب سے پہلے اپنی فکر ہے، آپ لوگوں کو توجہ دینا نہیں چاہتے تو لوگوں کو کیا پڑی ہے کہ وہ آپ پر توجہ دیں؟!

5 اچھے پہلوؤں کو چھوڑ کر صرف منفی پہلوؤں پر ترکیز نہ کریں:

مثال کے طور پر زندگی کے ہر معاملے اور ہر مسئلے میں ایک مسلمان خاتون کا اپنے مسلمان خاوند کے ساتھ تعلق اسی بنیاد اور قاعدے پر استوار ہونا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''کوئی مومن مرد (خاوند) کسی مومن خاتون (بیوی) کو ناپسند نہ کرے، اگر اس کو اس کی کوئی عادت اچھی نہیں لگتی تو کوئی دوسری ایسی ہو گی جو اس کو پسند ہو گی۔''

عیبوں سے کوئی پاک نہیں، بیوی نہ خاوند، نہ دوست نہ ساتھی نہ آقا نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام نہ حکمران نہ عوام۔ حضرت سعید بن میتب کا قول ہے:

''کوئی شریف، کوئی عالم، کوئی معزز عیب سے خالی نہیں، لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے عیب بیان نہیں کرنے چاہئیں۔''

جس کا علم وفضل اس کے عیب ونقص سے زیادہ ہو تو اس کا وہ نقص اس علم کی وجہ سے ختم ہو جاتا ہے، اس لیے اہلِ فضل کا احترام کرتے ہوئے ان کے نقائص بیان کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ کتنے ایسے لوگ ہیں جن کو ہم برا سمجھ کر ہدفِ تنقید بناتے ہیں، جب دوسروں کو دیکھتے ہیں تو ان کی نسبت وہ اچھے لگتے ہیں اور ہم ان کی مدح سرائی شروع کر دیتے ہیں۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے ع

بَکیتُ مِنْ عَمْرٍو فَلَمَّا تَرَکْتُهُ وَجَرَّبْتُ أَقْوَاماً بَکَیْتُ عَلیٰ عَمْرو

''میں عمرو کے شکوے کرتا رہا، جب اس کو چھوڑ دیا اور دوسرے لوگوں کو آزمایا تو اس کو چھوڑنے پر روتا رہا۔''

رسول اللہ ﷺ ہمیں اس کی ایک مثال دیتے ہیں۔ انسان طبعًا اچھائیاں بھول جاتا ہے، اس لیے آپ ﷺ ہمیں انصار کی فضیلت یاد کرواتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں تم کو انصار کے بارے میں حسنِ سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ وہ میرے خاص لوگ ہیں، انھوں نے اپنا وعدہ پورا کیا، اب جو باقی ہے وہ ان کے لیے ہے، ان کی اچھائیاں قبول کرو، اور ان کی برائیوں سے تجاوز کرو۔''

یہ ہے عدل وانسانیت کی چوٹی اور بلندی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6 جو چھوٹی چھوٹی غلطیاں نہیں بھولتا لوگ ایسے شخص کو ناپسند کرتے ہیں:

لوگ ایسے شخص سے نفرت کرتے ہیں جو ان کی لغزشوں کو نہیں بھولتا اور ہر مجلس و محفل میں ان کو لے کر بیٹھ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [آل عمران: ١٣٤]

''اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں اور اللہ نیکو کاروں کو پسند کرتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

''جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ اس کی دنیا اور آخرت میں پردہ پوشی کریں گے۔''

چنانچہ جو شخص ہر وقت لوگوں کی غلطیوں کو بیان کرتا رہتا ہے، لوگ ایسے شخص کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ناپسند کرتے ہیں۔

7 بڑی خوش بیانی اور اشارے کی زبان میں غلطیوں پر متنبہ کریں:

میں، آپ اور سارے لوگ دوسروں کی تنقید کو ناپسند کرتے ہیں، لیکن ہم سب کثرت کے ساتھ قابلِ تنقید کام بھی کرتے ہیں۔ اگر کسی پر تنقید کا کوئی حقیقی سبب موجود ہو تو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

ایسی صورت میں سیرتِ رسول ہماری راہنمائی کرتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک خواب دیکھا تو آنحضرت ﷺ نے ان کو تعبیر بیان کرتے ہوئے بڑے احسن انداز میں ان کی غفلت پر متنبہ فرمایا:

''عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے، لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ قیام اللیل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی کرتا!‘‘

دیکھیے! رسول محترم ﷺ نے کس خوش اسلوبی سے غلطی کا علاج فرمایا اور غلطی پر توجہ کرنے سے پہلے مدح سرائی کو ترجیح دی۔

تنقید اور راہنمائی کا مقصد دوسرے کے دل میں نفرت پیدا کیے بغیر اس کی اصلاح ہونا چاہیے، اس لیے تنقید کرنے والے کو چاہیے کہ وہ کمی کوتاہی پر اشارتاً اور تلمیحاً تنبیہ کرے۔

8 پہلے اپنی غلطی پر گفتگو کریں اور مہذبانہ اور تجویز کے انداز میں بات کہیں:

کسی سے آمرانہ، انداز میں کہنا: ’’یہ کر‘‘ ’’یہ نہ کر‘‘ اتنا اچھا نتیجہ نہیں دے سکتا، جتنا مہذب انداز میں کہنا نتیجہ خیز ثابت ہو سکتا ہے، مثلاً: کیا یہ بہتر نہیں کہ آپ ایسا کریں؟ کیا یہ اچھا نہیں کہ آپ اس سے گریز کریں؟

کیوں کہ پختہ اور آمرانہ انداز میں اگر کوئی حکم دیا جائے تو نفس کے لیے اس کو قبول کرنا آسان نہیں ہوتا، لیکن اگر کوئی شخص بات مان بھی لے تو اس انداز سے اس کے دل میں ایک گہرا زخم ضرور لگ جاتا ہے، لیکن مودبانہ اور درخواست کے لہجے میں کہی گئی بات کو نگلنا اور سہنا آسان ہوتا ہے۔ انسان اپنے دل میں اس کے متعلق کوئی ناگواری محسوس نہیں کرتا، راضی خوشی اس پر عمل کرتا ہے۔

9 لوگوں کے ساتھ فرماں روائی کے انداز میں برتاؤ نہ کریں:

لوگ ایسے شخص کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو ان کے ساتھ حقارت اور حکمرانی کے انداز میں رویہ رکھتا ہے، خواہ یہ جس مرضی رتبے پر فائز ہو، جو صرف حکم چلاتا رہتا ہے، لوگوں کے احساسات کی کوئی پروا نہیں کرتا اور اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو نمایاں اور چھپایا ہوا رکھنا چاہتا ہے۔

ہارون بن عبداللہ جمال رحمہ اللہ راوی ہے کہ ایک دن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ رات کے وقت اس کے گھر آئے، دروازے پر دستک دی، میں نے پوچھا: کون؟ جواب آیا: احمد۔

میں نے جلدی جلدی دروازہ کھولا اور آدابِ تسلیمات کے بعد پوچھا کہ اس وقت آنے کا کیا سبب ہوا؟

انھوں نے جواب دیا: آج میں تمھارے بارے ہی میں سوچتا رہا ہوں۔

میں نے پوچھا: کس بات پر؟

انھوں نے جواب دیا: ''میں آج تمھارے پاس سے گزرا، تم سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ اپنے ہاتھوں میں قلمیں اور کاپیاں پکڑے دھوپ میں بیٹھے تھے۔ تم ان کو حدیث سنا رہے تھے اور وہ لکھ رہے تھے، دوبارہ ایسا نہ کرنا، جب بیٹھو تو لوگوں کے ساتھ ہی بیٹھو۔''

اس مشورے اور نصیحت پر غور کریں! جو کسی تبصرے کی محتاج نہیں۔ بیان کرنے والا شخص امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نہیں، بلکہ وہ شخص ہے جس کو نصیحت کی گئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 22:

دوسروں کی آرا کا احترام کریں اور کسی سے یہ نہ کہیں:
''تم غلط ہو''

انسان کا احترام اور اس کو توجہ دینا دل کو سب سے زیادہ متاثر کرنے والا کام ہے۔ ہم ایسا معاشرہ تشکیل دینا چاہتے ہیں، جس میں انسانیت کی تمام خوبیاں اور صفات موجود ہوں۔ انسان اور انسانیت کی عزت وتکریم کی جائے۔

ہمارے نبی کریم ﷺ کی زندگی ہمیں احترامِ آدمیت سکھاتی ہے، حتی کہ اس بچے کا احترام بھی لازم ہے، جو ماں کے پیٹ کے اندر ہو اور دنیا میں نہ آیا ہو۔ بڑا مشہور واقعہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں غامدی قبیلے کی ایک خاتون سے غلطی ہوئی اور اس کے نتیجے میں وہ حاملہ ہوگئی۔ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: میں بدکاری کے نتیجے میں حاملہ ہو چکی ہوں، مجھ پر حد قائم کریں اور مجھے پاک کریں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابھی نہیں، اس وقت چلی جاؤ اور اس کو جا کر جنم دو۔'' اس نے بچے کو جنم دیا اور اس کو لے کر پھر آپ ﷺ کے پاس آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ! اس کو جا کر دودھ پلاؤ، جب یہ دودھ چھوڑ دے پھر آنا۔'' وہ کچھ عرصہ بعد تیسری مرتبہ آئی اور بچے کو بھی ساتھ لے کر آئی، جس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا...... الخ۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے نزدیک غریبوں، نادانوں، مزدوروں اور عام لوگوں پر توجہ دینے کی کتنی اہمیت تھی، اس واقعے سے اندازہ ہو جائے گا کہ ان سے بیت اللہ کا غلاف بنوانے کے لیے رقم طلب کی گئی تو انھوں نے کہا: یہ مال کعبہ کا غلاف تیار کرنے کے بجائے بھوکے لوگوں کی بھوک مٹانے کے لیے صرف کرنا زیادہ اہم ہے۔

اسلام نے اس حد تک انسان کا احترام کیا ہے۔

جب آپ کسی سے کہتے ہیں کہ تم غلط ہو، میں تمھاری بات کا غلط ہونا ثابت کرتا ہوں، تو آپ حقیقت میں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ تم میرے جتنے عقل مند اور ماہرِ گفتگو نہیں ہو، میرے سامنے ذلیل ہو کر کھڑے ہو جاؤ، میں تم کو وہ بات بتاتا ہوں جہاں تک میرا روشن دماغ اور اصل دانائی پہنچی ہے۔

اگر کوئی انسان اس طرح کی بات آپ سے کہے تو کیا آپ اس کو ٹھنڈے پیٹوں ہضم کر لیں گے؟ یقیناً نہیں! تو پھر آپ کو یہ کس نے حق دیا ہے کہ آپ دوسروں کو اس انداز میں مخاطب کریں؟

لارڈ شاسر فیلڈ ایک خط میں اپنے بیٹے سے کہتا ہے:

”بیٹے! اگر ممکن ہو تو تمام لوگوں سے زیادہ سمجھ دار اور پائیدار فیصلہ کرو، لیکن یہ بات لوگوں سے کہنے کی کوشش مت کرنا۔ لوگ معلوم نہیں کیوں محض ادعائے علم کے لیے یا دوسروں کی مخالفت محض کے لیے مبہم اور غیر واضح امور میں بھی یقین محکم کے ساتھ اپنی آرا کو پھیلانا چاہتے ہیں۔“

اگر آپ مخاطب سے یہ کہنے کے بجائے کہ ”تم غلط ہو“ یہ کہیں: ”ہو سکتا ہے میں غلطی پر ہوں“ تو کیا دونوں کا نتیجہ اور اثر ایک جیسا ہو گا؟ سوچیے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت تلاش کیجیے!

آپ کا اپنے موقف کے غلط ہونے کے احتمال کا اقرار آپ کے موقف کو کمزور نہیں بنائے گا، جو ہو سکتا ہے آپ کے ذہن میں آئے۔ سننے والے آپ سے شرافت، صاف گوئی اور انصاف پسندی سے متاثر ہوں گے، لیکن جس کو آپ ملتے ہی غلط کہنا شروع کر دیں تو اس کو بعد میں اس کی غلطی کا قائل کرنا بہت مشکل ہو جائے گا، یہی انسانی مزاج اور فطرت ہے جو الٹا اثر لیتی ہے۔ دوسروں کی آرا اور خیالات کا احترام، خواہ وہ کوئی بھی اور کتنے چھوٹے ہی ہوں، آپ کی شخصیت کو محبوب و متاثر کن بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

اس کی سب سے بڑی دلیل دیہاتیوں اور گنواروں کے سخت رویے پر رسول اللہ ﷺ کا صبر سے پیش آنا ہے۔ وہ جب آپ کو مخاطب کرتے تو سخت لہجے میں بات کرتے اور غصے سے بھڑک رہے ہوتے، لیکن وہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اٹھ کر جاتے تو ان کے چہروں پر خوشی اور مسرت کی جھلک ہوتی۔

دوستی اور رفاقت کا ایک اہم حق آپس کی باتوں کو راز میں رکھنا اور محبت و احترام کو ملحوظِ خاطر رکھنا ہے۔ ناقابلِ برداشت مذاق اور جارحانہ گفتگو سے گریز کیا جائے۔ تہذیب و شائستگی اور ادب و احترام پر قائم رشتے اور تعلق کا بنیادی تقاضا ہے کہ جو محبت کے بیج بوتا ہے وہ محبت کی فصل ہی کاٹتا ہے۔ لوگ آئینے کی طرح ہوتے ہیں، وہ وہی دکھاتے ہیں جو ان کے سامنے آتا ہے۔

انانیت اور خود پسندی سے حتی المقدر دور رہنے کی کوشش کریں۔ یہ ایسی بری عادتیں ہیں جو انسان کو اچھوت بنا دیتی ہیں۔ اگر آپ ان کا شکار ہو چکے ہیں تو آہستہ آہستہ ان سے جان چھڑوانے کی کوشش کریں۔ یہ کام بظاہر مشکل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگتا ہے، لیکن ناممکن نہیں۔ اپنے اعصاب کو قابو میں رکھنے اور غصے سے دور رہنے کی مشق کریں۔ بردباری خوشی اور خوش نصیبی کا چشمہ ہے، کیوں کہ یہ انسان کو دنیا میں لوگوں کے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتا ہے۔

ہر وقت لعنت ملامت کرتے رہنا، شکوے شکایتیں کرتے رہنا، بات بات پر جھگڑنا، ناک بھوں چڑھانا، تکبر کا اظہار کرنا اور بخیلی کرنا، یہ وہ بری عادتیں ہیں جو ایک اچھے انسان کو زیب نہیں دیتیں۔ اگر آپ سے غلطی ہو جائے تو معذرت میں تاخیر نہ کریں۔

لوگوں کے ساتھ صاف گوئی، نرمی، تواضع اور حیا پر مبنی برتاؤ کریں، یہ انبیا کی صفات ہیں۔ ان سے دور رہیں، اسی طرح بری خبریں پھیلانے سے بھی گریز کریں، تاکہ لوگ آپ کو ان کا پیش خیمہ نہ سمجھیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ ہر بات جس کا علم ہو، کہنے کے لائق نہیں ہوتی۔

جب لوگ آپ سے تعاون طلب کریں تو ان کی مدد کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے کاموں کے لیے لوگوں کو پریشانی میں مبتلا نہ کریں۔ ہر خوشی کے موقع پر مبارک باد دینے کا اہتمام کریں اور ہر غمی کے وقت دل جوئی کرنا نہ بھولیں، ان دونوں وقتوں پر کیے گئے کام اور ظاہر کیے گئے رویے ہمیشہ یاد رکھے جاتے ہیں۔

اپنے کام اور ضرورت کے لیے ہمیشہ مناسب وقت کا انتظار کریں۔ اگر کوئی اچانک ضرورت پیش آجائے، لیکن موقع مناسب نہ ہو تو خاموش ہو جائیں، کیوں کہ ضرورت کا پورا نہ ہونا کسی سے تعلق خراب کر لینے سے بہر حال بہتر ہے۔

اگر آپ چند لوگوں کے ساتھ کھڑے یا بیٹھے ہوں اور جانا چاہتے ہوں تو اجازت لیے بغیر اچانک ہی منہ اٹھا کر نکل نہ جائیں، اگرچہ وہ آپ کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محوِ گفتگو نہ بھی ہوں۔ اگر آپ کا اخبار فروش کے پاس سے گزر ہو اور اخبار پر نظر پڑے، کسی خبر میں دل چسپی محسوس ہو تو اس کو پڑھنے کے لیے اٹھا نہ لیں، بلکہ پیسے ادا کر کے اخبار خریدیں، پھر اگر آپ کسی ایسے آدمی کے پاس بیٹھے ہیں جو اخبار، کتاب یا کوئی رسالہ وغیرہ پڑھ رہا ہے تو دزدیدہ نگاہوں سے اس کو جھانکنے اور پڑھنے کی کوشش نہ کریں۔ یہ رویے ہر معاشرے میں قابلِ تنقید ہیں۔

جب ٹیلی فون پر کسی کے ساتھ گفتگو کریں تو بات کو طول نہ دیں، بلکہ مختصر بات کریں، کیوں کہ ہو سکتا ہے آپ کا مخاطب کسی اہم کام میں مشغول ہو یا اس کو کہیں جانا ہو اور وہ آپ کی طولانی گفتگو کی وجہ سے پیچ و تاب کھا رہا ہو اور ہوں ہاں کہہ کر جان چھڑوا رہا ہو۔

مجھے یقین ہے آپ میں سے ہر شخص وافر مقدار میں اچھی خوبیوں کا حامل ہے، لیکن اچھے اخلاق وصفات کی کوئی حد نہیں۔ مجھے یہ بھی یقین ہے کہ جو باتیں میں نے ذکر کی ہیں ان پر عمل کرنا مشکل کام ہے، لیکن مشقت کے بغیر راحت اور جدوجہد کے بغیر کامیابی نہیں ملتی۔ کہا جاتا ہے:

"No Pain, No Gain"

لوگوں کی محبت حاصل کرنا مشکلوں اور مصیبتوں میں گھرا ہوا مقصد ہے۔ یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ تمام اچھی صفات پر عمل کرنا شرط نہیں، لیکن جن کو اپنا سکتے ہیں ضرور اپنائیں، جیسے جیسے زیادہ اچھی خوبیاں جمع کرنے کا شوق پیدا ہو، ایسے ایسے زیادہ محنت کرتے جائیں اور ان پر مرحلہ وار عمل کریں۔ لوگوں کا تمھارے ساتھ محبت کرنا وہ نعمت اور سعادت ہے جس کا کوئی متبادل نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 23:

جب آپ سے غلطی سرزد ہو جائے تو معذرت کریں

یہ زندگی جو ہم گزار رہے ہیں، یہ کبھی خوشیوں کے خوشگوار موسم لے کر آتی ہے تو کبھی غمیوں کے خزاں رسیدہ دن۔ ہم خوشی اور غمی، محبت اور نفرت، تنگ دلی اور کشادہ ذہنی اور غصے اور رضا مندی کے ملے جلے متضاد احساسات کے ساتھ ان کا سامنا کرتے ہیں۔

یہ تو درست ہے کہ ہم اپنے اندرونی احساسات کے ساتھ برابر تعلق رکھیں، لیکن کیا یہ عذر ہو سکتا ہے کہ ہم دوسروں کے احساسات سے غفلت سے کام لیں؟ ان کے جذبات مجروح کریں، ان کے حقوق پامال کریں یا ان کی عزت خاک میں ملا دیں؟

افسوس تو یہ ہے کہ ہم میں سے اکثر یہی کرتے ہیں اور اپنی ہی ذات کو مرکزِ حیات خیال کرتے ہوئے تصور کرتے ہیں کہ لوگ ہمارے ہر رویے کو برداشت کریں۔

ہم سب سے غلطی ہو سکتی ہے، لیکن ہمارے پاس ہمیشہ اس کے اسباب بھی ہوتے ہیں، اس لیے آپ دیکھتے ہیں کہ لوگ معذرت کے بجائے عذر تراشنے میں مہارت ثابت کرتے ہیں، جو جتنا بڑا بہانے باز ہو، اتنا بڑا چرب زبان سمجھا جاتا ہے۔

پریشانی صرف یہی نہیں کہ ہم معذرت کے اسالیب سے ناواقف ہیں، بلکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پریشانی تو یہ ہے کہ ہم معذرت کو اپنی توہین، شکست، کمزوری اور شخصیت و رتبے کے منافی سمجھتے ہیں، گویا ہم دوسروں کے ساتھ مسلسل حالتِ جنگ میں ہوتے ہیں۔

آپ دیکھتے ہیں کہ ماں اپنی بیٹی کو نصیحت کرتی ہے کہ وہ خاوند کے سامنے معذرت کرے۔ باپ بیٹے کو معذرت نہ کرنا سکھاتا ہے، کیوں کہ گھر کا سربراہ معذرت نہیں کرتا۔ کمپنی کا مینیجر ملازم کے سامنے معذرت نہیں کرتا، کیوں کہ اس کا رتبہ اس کو اس کی اجازت نہیں دیتا۔ استاد شاگرد سے معذرت نہیں کرتا، کیوں کہ اس کی وجہ سے شاگرد اس کا احترام چھوڑ دیں گے، گھر کی مالکن نوکرانی سے معذرت نہیں کرتی۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ مغربی تہذیب کے دلدادہ افراد چبھتے ہوئے لمحات اور سرسری سے واقعات میں بڑی گرم جوشی سے "Sorry" کہتے ہیں، لیکن اگر کوئی ایسا واقع پیش آ جائے جو حقیقی معذرت کا تقاضا کرتا ہو تو اس وقت یہ غفلت سے کام لیتے ہیں۔

''مجھے افسوس ہے!'' ہلکے سے الفاظ ہیں، لیکن ہم ان کو زبان پر لانا کیوں اتنا مشکل سمجھتے ہیں؟ اگر انسان صدقِ دل سے یہ الفاظ کہے تو غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے، ٹوٹا ہوا دل جُڑ جاتا ہے، مجروح عزت شفایاب ہو جاتی ہے اور تعلقات کا دھارا پھر سے صحیح رخ پر بہنے لگتا ہے۔

کتنے ایسے مسائل ہیں جو ایسے بہانوں کو پیش کرنے کے بجائے، جو دوسرے کے احساس کا بالکل خیال نہیں رکھتے یا جان چھڑانے کے لیے الزام تراشی کی جاتی ہے، صرف معذرت کرنے سے حل ہو جاتے ہیں۔ سادہ لفظوں میں چوں کہ اپنے رویے اور برتاؤ کی ذمے داری کا اعتراف کرنا مشکل ہوتا ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے ہم غلطی کو دوسروں کے سر تھوپ دیتے ہیں، گویا صرف دوسرے غلطیاں کرتے ہیں، ہم نہیں!!

بلکہ اکثر اوقات ہم حالات کو الزام دینا شروع کر دیتے ہیں یا کسی بھی کندھے پر الزام ڈال دیتے ہیں، شرط یہ ہے کہ وہ ہمارا کندھا نہ ہو۔

معذرت کرنا معاشرتی ربط و رسائی (Social Communication) کے فنون میں سے ایک فن ہے، جو تین بنیادی نقطوں سے تشکیل پاتا ہے:

1. سرزد ہونے والے فعل پر ندامت کا احساس کریں۔
2. ذمے داری اٹھائیں۔
3. آپ صورتِ حال کو صحیح کرنے کی خواہش رکھتے ہوں۔

یہ مت بھولیں کہ جھوٹی اور کھوکھلی معذرت غیر مفید ہوتی ہے، مثلاً: آپ کہتے ہیں: ''مجھے افسوس ہے، لیکن بات یہ ہے......!!''

اس کے بعد ان حالات کا تذکرہ شروع کر دیتے ہیں جو آپ کے اس غلط برتاؤ کا سبب بنا یا آپ یہ کہتے ہیں: مجھے افسوس ہے، کیوں کہ تم نے میری بات اچھی طرح سے سنی ہی نہیں۔

اس طرح آپ غلطی اپنے مخاطب کی طرف لوٹا دیتے ہیں اور اس کی سماعت میں شک کا اظہار کر دیتے ہیں۔

معذرت کا صحیح طریقہ یہ ہو کہ آپ اس اذیت اور تکلیف کا اعتراف کریں جو آپ کے برتاؤ کی وجہ سے کسی کو پہنچی، اس کی Justification شروع نہ کر دیں، سچی نیت کے ساتھ معذرت کریں۔ آپ کی آواز اور چہرہ آپ کی سچائی کا غماز ہو اور اگر راضی کرنے کے لیے کوئی تحفہ وغیرہ بھی ساتھ لے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں تو پھر کیا کہنے ہیں!

ایک اہم بات بھی یاد رکھیں کہ یہ ضروری نہیں کہ دوسرا شخص فوراً آپ کی معذرت قبول کرے۔ آپ کو یہ توقع رکھنی چاہیے کہ متاثرہ شخص کو آپ کی معذرت قبول کرنے کے لیے کچھ وقت چاہیے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ بالکل ہی انکار کر دے، لیکن اس سے آپ اس کے ساتھ اچھے برتاؤ کی ذمے داری سے سبق دوش بہر کیف نہیں ہوں گے۔

جو شخص تن تنہا زندگی گزارنا چاہتا ہے، وہ چاہے تکبر کرے، چاہے جابرانہ رویہ رکھے، وہ اپنی مخصوص زندگی کے دائرے میں مقید رہ کر زندگی گزارے، جہاں اس کے ساتھ کسی کا تعلق واسطہ نہ ہو، لیکن جو لوگوں کے ساتھ مل کر زندگی گزارنا چاہتا ہے، وہ ان کے ساتھ ہی ترقی کے مدارج طے کر سکتا ہے، ان کے اوپر چڑھ کر نہیں، اس لیے اس کو معذرت کرنے کا فن ضرور سیکھنا چاہیے۔

معذرت زخمی دلوں کی مرہم، مظلوم زخموں کی دوا اور مردہ جسموں کے لیے روحِ نو ہے۔ آیئے دیکھیے کہ ہم اس کھلے دروازے، مفید راستے اور چمکتے ہوئے نور سے کتنا دور کھڑے ہیں! اپنے تکبر کے شعلے کو تھوڑا سا جھکائیں، غرور کے بانس سے نیچے اتریں اور اپنی زندگی میں معذرت، درگزر اور صاف دلی کے دروازے کھولیں۔

کتنے ایسے دوست، رشتے دار اور ہمسائے ہوں گے، جو معمولی باتوں کی وجہ سے ناراض ہو چکے ہوں گے، آیئے ان کو منانے اور معذرت کرنے میں جلدی کریں!

معذرت اور درگزر کا مرتبہ:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ [النور: ٢٢]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور چاہیے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمھاری مغفرت فرمائے؟''

موجودہ زمانے میں اختلاف اور لڑائی جھگڑے عام ہو چکے ہیں۔ ہر گھر سے چھوٹی چھوٹی باتوں پر بگڑنے کی آوازیں آتی ہیں، جس کی وجہ سے چھوٹے بھی متاثر ہو رہے ہیں اور بڑے بھی۔

ایسے میں بھائی بھائی بننے کی بڑی سخت ضرورت ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ اللہ کے لیے محبت رکھیں، غلطیوں پر معاف کریں، نیکی کی تلقین کریں اور کتاب وسنت کی ہدایات کے مطابق سیدھی راہ پر چلیں۔

معذرت ایک عظیم الشان اخلاقی قدر اور اعلیٰ ترین اور مہذب اسلوبِ معاشرت ہے، جو پختہ کار، عقل مند اور متوازن شخصیت میں پایا جاتا ہے اور بے وقوف، عاقبت نااندیش اور متعصب شخص اس سے محروم ہوتا ہے۔

معذرت کے ساتھ انسان کی قدر میں کمی نہیں آتی، بلکہ اضافہ ہی ہوتا ہے۔ اصل مشکل جو ہمارے معاشروں میں موجود ہے، وہ معذرت کا خال خال ہونا اور اس کے بلند مرتبے کو نہ سمجھنا ہے۔

آج ہمارے معاشرے میں کتنے ایسے لوگ ہیں جو غلطی کرنے کے بعد معذرت بھی کرتے ہیں؟ کتنے ہیں جو اپنے گناہوں اور غلطیوں کا اعتراف کرتے ہیں؟

گھروں میں مرد غلطیاں کرتے ہیں، دوسروں پر زیادتی کرتے ہیں، لیکن معذرت نہیں کرتے، گویا انھوں نے دوسروں کو ستانے کا لائسنس حاصل کیا ہوا ہے۔ خاندانوں میں جھگڑے ہوتے ہیں، لیکن معذرت میں کوئی پہل نہیں کرتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ سمجھتے ہیں کہ معذرت کی وجہ سے ان کی قدر کم ہو جائے گی، ان کی ہیبت ختم ہو جائے گی اور ان کو ذلیل سمجھا جائے گا، حالاں کہ معذرت صرف معزز اور شریف انسان کرتا ہے۔

دوست آپس میں لڑ بھڑ جاتے ہیں، لیکن کوئی معذرت نہیں کرتا، بلکہ اپنی قیمتی دوستی اور گہرے جذبات کی قربانی دے دیتے ہیں، لیکن معذرت نہیں کرتے۔

اگر باپ اپنی اولاد کو نہیں سکھاتا کہ بندے سے جب غلطی ہو جائے تو اس کو معذرت کرنی چاہیے، معذرت کرنے سے انسان بڑا ہو جاتا ہے تو وہ کس طرح ان کو لوگوں کے ساتھ برتاؤ کا مہذب طریقہ سکھا سکے گا؟ اگر ہماری عملی زندگی اس خوبی سے خالی ہے تو ہم کس طرح بچوں کو اس کا خوگر بنا سکتے ہیں۔

ایک مرتبہ میں نے ایک آدمی سے کہا: تم نے فلاں غلطی کی ہے، تم کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ وہ غلطی بالکل واضح تھی، اس کے باوجود اس نے ''عذرِ گناہ بدتر از گناہ'' کے مصداق غلطی کا اعتراف کرنے کے بجائے اپنے آپ کو صحیح ثابت کرنے کے لیے لڑائی شروع کر دی۔ لوگوں کو محسوس بھی ہو جاتا ہے کہ ان سے فلاں غلطی ہو چکی ہے، اس کے باوجود وہ اس طرح کا رویہ رکھتے ہیں، جس طرح کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ کیا ان لوگوں کے خیال میں لوگوں کے دل نہیں پتھر کے ٹکڑے ہیں! لوگ ایسے ہی برتاؤ کرتے ہیں، اس صنف کو ملامت کرنا محض تضییعِ اوقات ہے۔ شریف رضی نے کہا ہے: www.KitaboSunnat.com

''جو غلط ہونے کے باوجود معذرت نہیں کرتا، اس کو ڈانٹنا عبث ہے۔
غلطی پر معذرت کرنا تو اعلیٰ اخلاقی وصف ہے۔''

اگر یہ نہ ہوتا تو حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ حضرت بلال کو: ''اے کالی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کے بیٹے!'' کہہ کر پکارنے کے بعد بھی معذرت نہ کرتے، جس کو سن کر رسول کریم ﷺ بھی غصے میں آ گئے تھے۔

یہ معذرت کرنے والے کے لیے ایک خوب صورت نمونہ ہے۔ ہر انسان غلطی کرنے کے باوجود معذرت نہیں کرتا، دوسروں کے احساسات زخمی کرنے کے باوجود معذرت نہیں کرتا، دوسروں کے ساتھ برا سلوک کرنے کے باوجود معذرت نہیں کرتا، پھر وہ معافی کے رویے پر معافی مانگے بغیر اپنی غلطی کا اعتراف کیے بغیر اور معذرت کیے بغیر ان کے ساتھ تعلقات کی تجدید بھی چاہتا ہے، تاکہ اپنی قدر اور اپنا غرور بھی بچا سکے، ایسا نہیں ہوتا، ایسا سوچنا بھی غلطی اور نفسیاتی بیماری ہے۔

یورپ میں اگر کسی کا کسی کے ساتھ راہ جاتے تعلق بھی بن جائے تو وہ معمولی معمولی بات پر بھی معذرت کر لیتے ہیں۔ یہ ان کی عادت بن چکی ہے، جو اچھی عادت ہے، لیکن ہم یہاں ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو موضوع گفتگو نہیں بناتے، جن کی لوگوں کے معاملات میں کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ ہم ان بڑے اور اہم معاملات کے بارے میں بات کرتے ہیں، جو لوگوں کے تعلقات کو قتل گاہ کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہ وہ معاملات ہیں جو اس وقت تک طبعی انداز میں نہیں چل سکتے، جب تک سچے دل سے معذرت نہ کی جائے، جو دلوں سے حسد و بغض اور داخلی کینے کا صفایا کر دے۔

ڈیل کارنیگی نے کہا ہے:

''جب ہم جان لیں کہ ہم غلط ہیں اور شکست تسلیم کر لیں تو دوسرے شخص کے بتانے سے پہلے کیوں نہ تسلیم کر لیں؟ کیا یہ بہتر نہیں کہ کوئی دوسرا ہم پر تنقید کرے، اس سے پہلے ہم خود ہی اپنی ذات پر تنقید کر لیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی مصنف کا قول ہے:

''ہر احمق اپنی غلطیوں کا دفاع کر سکتا ہے، لیکن اگر آپ اپنی غلطیوں کو تسلیم کر لیتے ہیں تو یہ وہ راستہ ہے جو آپ کو بلندیوں کی طرف لے جائے گا۔''

ٹال مٹول کرنا ایک ایسا رویہ ہے، جو بہت سارے لوگوں کو خیالی پلاؤ پکانے اور آج کا کام کل پر چھوڑنے کی عادت ڈال دیتا ہے، اس قسم کے انسانوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اِذَا قِیْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ وَ لَبِئْسَ الْمِهَادُ﴾ [البقرة: ۲۰٦]

''اور جب اس سے کہا جاتا ہے: تو اللہ سے ڈر تو اس کا غرور اسے گناہ پر ابھارتا ہے، چنانچہ ایسے شخص کے لیے جہنم کافی ہے اور یقیناً وہ برا ٹھکانا ہے۔''

یہ لوگ اس دن معذرت کریں گے، جس دن معذرت کام نہیں آئے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ [تحریم: ۷]

''اے کفر کرنے والو! تم آج عذر پیش نہ کرو، یقیناً تمھیں وہی بدلہ دیا جائے گا جو تم عمل کرتے تھے۔''

خیالی عزتِ نفس، انسانی نفس کی ایک خصوصیت ہے، لیکن اسلام عزت کو اس کی صحیح جگہ پر رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا﴾ [الفاطر: ۱۰]

''جو شخص عزت چاہتا ہے، پس عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے ہے۔''

معذرت ایک ثقافت اور ایک فن ہے، جس کے آداب اور رویے بڑے محکم اور پائیدار ہیں۔ جھوٹی، دکھاوے کی اور دل رکھنے کی معذرت درست نہیں۔

ماں باپ، استاد، استانی، اربابِ اقتدار اور تمام ذمے داران کو چاہیے کہ جب ان سے کوئی غلطی ہو جائے تو وہ معذرت کریں، بلکہ ہر خطا کار خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، معذرت کرے، بلکہ یہی معذرت کی ثقافت کا حتمی قاعدہ ہے اور یہی اعلیٰ تہذیبی اقدار کی علامت ہے۔

معذرت نفسیاتی زخموں کے لیے مرہم کا کام دیتی ہے۔ یہ بیماریوں کے لیے پیامِ شفا، دکھوں کا مداوا، غصے کا علاج اور دلِ مضطرب کا سکون ہے۔

اکثر زخم خوردہ لوگوں کے دل بے حس اور جامد نہیں ہوتے کہ وہ سچی معذرت قبول کرنے سے انکار کر دیں، اگرچہ ان کو بہت زیادہ نفسیاتی اذیت کا سامنا بھی کرنا پڑا ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 24:

یک رنگی اور واضح انداز اختیار کریں

اپنے معاملات اور برتاؤ میں واضح اور دوٹوک رویہ اختیار کریں۔ تلون مزاجی اور کئی رخ ظاہر کرنے سے دور رہیں۔

آپ کامیابی کی جس بلند و بالا چوٹی پر چڑھ جائیں، ایک دن آپ کے چہرے سے نقاب اتر جائے گی، اس دن آپ کی حالت ایسے شخص کی ہوگی جو ریت پر گھر تعمیر کرتا ہے۔

جو آپ کے پاس نہیں اس کا دعوی نہ کریں۔ آپ ممکن ہے کسی قابلِ حسد حالت میں نہ ہوں۔ اپنی موجودہ حالت پر شرمندہ نہ ہوں، خواہ وہ دوسروں کے برابر نہ بھی ہو۔ یہ کوئی قابلِ عیب چیز نہیں، قابلِ عیب یہ ہے کہ آپ دوسروں کا لباس پہنیں، جو آپ کو پورا نہ ہو اور ''کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا'' کی عملی تصویر پیش کریں۔

آپ کی ہر بات بالکل واضح، واشگاف اور محدود ہونی چاہیے، کسی کو غلط فہمی کا موقع نہ دیں۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ لوگوں سے فیڈ بیک لیں، ان کی رائے پوچھیں۔ نایلون بلونا بات اپنے ایک سپاہ سالار سے کہتا ہے:

''اپنی بات واضح انداز میں کہو، جس بات میں غلطی فہمی کا امکان ہو، اس میں غلط فہمی ضرور پیدا ہوگی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی شخصیت آسانی کے ساتھ اپنے نظریات و مبادیات کو تبدیل نہیں کرتی اور کوئی شخصیت معصوم عن الخطا بھی نہیں ہوتی، لیکن جب انحراف کو محسوس کرتی ہے تو آدمی کو خبردار اور سنبھلنے کا موقع ضرور دیتی ہے۔

وہ شخصیت جو اچھائی کی چابی اور برائی کا تالا ہو، وہ شخصیت جو فحش گوئی اور بدکلامی سے ناواقف ہو، وہی اصل شخصیت ہوتی ہے۔ جو شخصیت یک رنگ، ٹھہرے ہوئے مزاج کا آہنگ، مصنوعی نقابوں سے مبرا، واضح، غیر مبہم، ہر حال میں کلمہ حق بلند کرنے والی، بہادر، بزدلی سے ناآشنا، پر اعتماد، خود مختار، غیر مقلد، غیر متردد، ایثار کیش اور خدمت گزار ہو، ایسی شخصیت کی اشد ضرورت ہے، لیکن ایسی شخصیت کیسے تعمیر کی جا سکتی ہے؟ ایسی شخصیت اعلیٰ اخلاقی اقدار کی گود میں پرورش پاتی ہے، جس کی رگوں میں بچپن ہی سے دین، اخلاق اور ایمان پر مبنی مبادیات کا لہو گردش کرتا ہے۔ اس کی جڑیں صاف پانی سے سیراب ہوتی ہیں اور اپنی شاخوں پر خوش نما خوش رنگ دل آویز پھول اور میٹھے اور لذیذ پھل لاتی ہیں۔

یہ مستقل شخصیت ہوتی ہے، جس کو آسانی کے ساتھ خراب اور بے ہودہ اخلاقیات کے کیچڑ میں ڈبویا نہیں جا سکتا، اس کے بارے میں مکمل اعتماد ہوتا ہے کہ اگر یہ ہماری نظروں سے اوجھل بھی ہو تو بدلے گی نہیں۔

آج ایسی شخصیت کی اشد ضرورت ہے، جو اس پر فتن اور شہوت انگیز معاشرے میں ناپید ہے اور اگر ہو تو فاجروں کے معاشرے میں اجنبی نظر آئے اور شجرہ طوبیٰ سے جا ملے جو غربا کا نصیب ہے، یعنی ایسے لوگوں کا نصیب جو معاشرے کی عام چلن سے دور رہ کر شریعت پر عمل کرتے ہیں اور تھوڑے ہونے کی وجہ سے خراب معاشروں میں اجنبی نظر آتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اس زمانے میں ایسی شخصیت بنانا جو معاشرے کی غلط روشوں کے خلاف چلنے والی ہو، مشکل کام ہے؟ کیا ایسی شخصیات اب بھی موجود ہیں یا مٹ چکی ہیں؟

صاف گوئی اور واضح انداز یہ دونوں ایسی خصلتیں ہیں جو اطمینانِ نفس اور پاک طینتی کا باعث بنتی ہیں، لیکن یہ بہت مشکل اور بسا اوقات جارحانہ بھی ہوتی ہیں۔ اگر انسان کو کسی مسئلے کے صحیح اور قانونی ہونے کا یقین ہو اور اس کے خفیہ مقاصد نہ ہوں تو وہ عموماً صاف گو اور نڈر ہوتا ہے۔

لہٰذا واضح، صریح اور فصیح بن کر رہیں، تاکہ لوگ آپ کا احترام اور آپ پر اعتماد کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 25:

پھول بنیں ...... کانٹے نہ بنیں

جب آپ کسی محفلِ دوستاں اور بزمِ یاراں میں بیٹھے ہوئے ہوں اور کسی موضوع پر گرم گرم بحث ہو رہی ہو تو دوسرے کی رائے اور خیال پر فوراً کالی سیاہی نہ انڈیل دیں، بلکہ اس پر خوب صورت اور شیریں تبصرہ کریں، حوصلہ افزا اضافہ کریں۔ آپ کو کیا معلوم وہ کسی انسان کے لیے کتنا اہم ہو اور کیا معلوم اس کے لیے آپ کے وہ کڑوے الفاظ نگلنا کتنا مشکل ہو رہا ہو، اس لیے دوسروں کی محنت کا احترام کریں، برے یا بے ہودہ انداز میں ان کی تردید نہ کریں، اس نے نامعلوم کس جذبے کے تحت اپنی عقل اور خوب صورت خیالات کا خلاصہ تمھارے سامنے رکھا اور تم نے ایسا تبصرہ کیا کہ اس کے دل میں نشتر چبھو دیے!

اگر ہم ہر بات پر تبصرہ کرنے کی صلاحیت نہ رکھیں تو یہ کوئی عیب یا برائی نہیں۔ برائی یہ ہے کہ ہم بات کو کھینچ کر غیر متعلق بحث میں الجھا دیں اور اس کی گردن میں اپنے برے جملوں کا پھندا ڈال کر اس کا گلا گھونٹ دیں، لہٰذا زخم کا بدلہ زخم کے ساتھ نہ دیں، ہمیشہ بہتر برتاؤ کریں۔

انسان کا غلطی کے ساتھ چولی دامن کا ساتھ ہے، کوئی انسان خطا سے خالی نہیں ہوتا۔ غلطی ہونا ایک ایسا کام ہے، جو ہماری زندگیوں میں روزانہ ہوتا ہے تو کیا غلطی کا جواب غلطی سے یا اینٹ کا جواب پتھر سے دینا چاہیے؟ نہیں! ہمیشہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقع دینا چاہیے، تاکہ دوسرے کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے اور وہ معذرت کرے۔ اگر ہر غلطی کا جواب اس جیسی غلطی سے دیا جائے تو کرۂ ارض کے باشندے ایک دوسرے سے بولنا بند کر دیں۔ ہم دوسروں کے منہ بند نہیں کر سکتے، لوگ آزاد ہیں، جو چاہیں بولیں۔ اگر کسی نے تمھارے حق میں کوئی غلطی کی ہے تو شکوہ کریں نہ اس کا اس سے شدید تر جواب دینے کی سوچیں، بلکہ ہمیشہ اپنے بھائی کے لیے عذر تلاش کریں اور اس کو موقع دیں، آپ کا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

کسی دوسرے کے باب میں کوئی غلطی کرنا ہمیشہ قصداً نہیں ہوتا یا آخری رائے نہیں ہوتی۔ اکثر لوگ بہت سارے مقامات پر بلا قصد و ارادہ غلطی کر جاتے ہیں۔ غلطی کے بارے میں بہت زیادہ نہ سوچیں، بلکہ اپنے ردِعمل کے بارے میں سوچیں۔ ہمیشہ بہتر ردِعمل دکھائیں اور خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔

معذرت کا موقع دیں، سمجھ دار انسان ضرور معذرت کرے گا اور اگر نہ بھی کرے تو آپ کم از کم بہتر بن کر رہیں۔ ہوسکتا ہے اس نے انجانے میں ایسا کیا ہو، گو بہت سارے لوگ جان بوجھ کر بھی غلطی کرتے ہیں۔ پھر بھی آپ پھل دار درخت کا رویہ اپنائیں، جو پتھر مارنے والے پر بھی پھل پھینکتا ہے۔

پھول بن کر رہیں، جب آپ چھوٹے ہوں اور خوش ہوں اور خوشی کے عالم میں اپنے والدین کے رخسار پر بوسہ دیں تو ان پر اپنی مہکار چھڑکیں، جب وہ بوڑھے اور عاجز ہوں اور آپ بھرپور جوان و توانا تو اس وقت کانٹے نہ بنیں۔

- پھول بنیں، جو دروازے کی چوکھٹ کو خوش نما بناتا ہے، ہر جگہ کلیاں بکھرتی ہیں اور رشتے داروں اور ہمسائیوں کو اپنی خوش بو سے مسحور کرتا ہے۔
- کانٹے نہ بنیں، جو ان لوگوں کو زخمی کر دیتے ہیں جو آپ کے زخموں پر مرہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتے ہیں۔

❀ پھول بنیں جو شاداب زمین پر بویا جاتا ہے اور خوش رنگ کلیاں اگاتا ہے۔

❀ کانٹے نہ بنیں کہ بچوں پر تشدد کر کے ان کی شخصیات کو مجروح کر دیں۔

❀ پھول بنیں جو ہر ہوا کے جھونکے کے ساتھ انسان کو مسرور کرتا ہے، روح کو تازہ کرتا ہے اور اپنی مسکان کے ساتھ سارے غم مٹا دیتا ہے۔

❀ کانٹا نہ بنیں کہ لوگوں کے دلوں میں شر اور فساد کے نشتر چبھوئیں۔

❀ پھول بنیں کہ جس کا عرق مزیدار شربت اور کھانوں کو بہترین ذائقہ دیتا ہے۔

❀ کانٹا نہ بنیں کہ نعمت کا انکار کریں اور بد اخلاقی میں سبقت لے جائیں۔

❀ پھول بنیں جو دلوں میں محبت کے بیج بوتا ہے اور ہر عاشق کے لیے بہتر تحفہ ہوتا ہے۔

❀ کانٹا نہ بنیں کہ جس کو چھونے ہی سے ہاتھ اور دل زخمی ہو جائیں۔

❀ پھول بنیں جو اپنی خوشبو اور رنگ سے دلوں کو تازہ کر دیتا ہے۔ کبھی کانٹا نہ بنیں، خواہ دنیا آپ کو زخموں سے چور کر دے۔

دل کی باتیں:

امام یوسف بن اسباط رحمہ اللہ کا قول ہے:

درج ذیل خصلتیں حسنِ اخلاق کی علامتیں ہیں:

1. کم سے کم اختلاف کرنا۔
2. توجہ کے ساتھ سننا۔
3. لغزشیں ڈھونڈنا چھوڑ دینا۔
4. جو برائیاں نظر آ رہی ہوں، ان کو بہتر کرنے کی کوشش کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5. عذر خواہی کرنا۔
6. اذیت برداشت کرنا۔
7. دوسروں کی غلطیاں تلاش کرنے کے بجائے اپنے عیبوں کو جاننے کی کوشش کرنا۔
8. اپنے نفس کو ملامت کرنا۔
9. ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا۔
10. اپنے ماتحت اور سرپرست اوپر اور نیچے دونوں کے ساتھ نرم لہجے میں گفتگو کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں فصل

خدمت پر مبنی ٹکٹیں

لوگوں کی محبت کو اپنی ذات کی محبت پر ترجیح دیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ [الحشر: ۹]

''اور اپنی ذات پر (ان کو) ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ خود انھیں سخت ضرورت ہو۔''

نیک بخت لوگ لوگوں کو خیر کی تقسیم کرتے ہیں، جس سے ان کی سعادت اور نیک بختی دوچند ہو جاتی ہے، جب کہ بدنصیب خیر کو اپنی ہی ذات میں سمیٹ کر رکھتے ہیں، جو ان کے سینوں ہی میں گھٹ کر ختم ہو جاتی ہے۔

اپنے دل کو محبت، درگزر اور شفقت سے معمور کریں، صرف سوختہ بخت انسان ہی اپنے دل کو حسد، نفرت اور انتقام کی آگ سے جلائے رکھتا ہے۔

اگر انسان آپ کو اینٹ مارے تو اس اینٹ کو سنبھال لیں، جو گھر تعمیر کرنے میں آپ کے کام آئے گی۔ اگر وہ آپ پر پھول پھینکے تو ان کو ان لوگوں پر تقسیم کر دیں، جنھوں نے آپ کو تعلیم دی ہے۔ جنھوں نے آپ کا اس وقت ہاتھ تھاما جب آپ پھل رہے تھے۔

ٹکٹ نمبر ۲۶: بارش کے قطرے کی طرح دینے والا بنیں۔

ٹکٹ نمبر ۲۷: آپس میں تحائف کا تبادلہ کریں، محبت بڑھ جائے گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر ۲۸: لوگوں کے کام آئیں۔

ٹکٹ نمبر ۲۹: دوسروں کے ساتھ تعاون کریں۔

ٹکٹ نمبر ۳۰: حوصلہ افزائی دوسروں کے لیے مسرت لاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 26:

بارش کے قطرے کی طرح فیض رساں بنیں

دنیا حقیقت میں کئی مختلف اور متنوع تصویروں کا ایک ہی فریم ہے، جن تمام کا مقصد دلوں پر مسکراہٹ سجانا اور اس کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دینا ہے۔

ہم جب کچھ دیتے ہیں تو حقیقت میں دیتے نہیں، بلکہ لیتے ہیں، وہ احسان مند احساسات لیتے ہیں، جو اس شخص کے دل کی عکاسی کرتے ہیں، جس کی ہم نے مدد کی ہوتی ہے، لہٰذا ہم اپنے ہی دل کی پیاس بجھاتے ہیں، تاکہ وہ اس سخاوت اور عنایت کے چشمے سے جی بھر کر سیراب ہو۔

عطا وعنایت کا مطلب:

لوگوں کو مانگے بنا کوئی اپنی قیمتی ترین چیز دینا، جو آپ کسی کو دے سکتے ہیں اس کو دینے میں دیر نہ لگانا، چیز کی قیمت کو نہ دیکھنا، بلکہ اس کے اثرات کو دیکھنا۔ دامے درمے قدمے سخنے ہر طرح سے مدد کرنا اور صرف اپنے ہی لیے نہ جینا، بلکہ دوسروں کے لیے بھی جینا، عطا وعنایت کے مفہوم میں داخل ہے۔

عطا وعنایت ایک چشمہ ہے، جو کہیں نہیں ٹھہرتا۔ یہ ایسا دریا ہے جو کبھی خشک نہیں ہوتا۔ حقیقی عطا یہ ہے کہ آپ کسی کو دیں تو عوض کا انتظار نہ کریں، بدلے کی امید نہ رکھیں۔ سچی عطا یہ ہے کہ جب آپ دیں تو آپ قطعاً محسوس نہ کریں کہ آپ کس مجبوری کے تحت ایسا کر رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطا کی صورتیں:

ماں کی عطا اس دنیا میں عطا وعنایت کی سب سے بڑی مثال ہے۔ یہ بلا انقطاع، بلا اسباب اور بلا عوض ہوتی ہے اور یہ ساری کی ساری قربانی، محبت اور ایثار سے عبارت ہوتی ہے۔

استاذ کی عطا:

ہر استاذ اس طرح کا نہیں ہوتا، بلکہ وہ استاذ جو شاگردوں تک علم پہنچانے کے لیے جگر کاری کرے، ان کی بات سنے، ان کے ساتھ مکالمہ کرے، بحث کرے، شرح کرے، اس لیے نہیں کہ اس کا فرض منصبی ہے، بلکہ اس لیے کہ اس کی انسانیت اس کو مجبور کرتی ہے، وہ اپنے شاگردوں کے دلوں اور عقلوں میں مفید علم کا بیج بودے۔

دوستی کی عطا:

دوست کو ضرورت کے وقت مکمل صراحت کے ساتھ نصیحت کرنا، مشکل ترین لمحات میں اس کی مدد کرنا، اس کے غموں اور پریشانیوں کو توجہ سے سننا اور ان کا حل تلاش کرنے میں مدد دینا، ہر مشکل گھڑی میں اس کے ساتھ شانہ بشانہ چلنا، خوشی کے وقت اس کو سب سے پہلے مبارک باد دینا، غم کے وقت اس کو سہارا دینا، موقع بہ موقع تحائف دینا اور اس کے مانگنے سے پہلے اس کی مدد کرنا، یہ دوست کی عطا وعنایت کی مختلف صورتیں ہیں۔

محروموں کو دینا:

کیا آپ نے کبھی کسی یتیم کے سر پر دستِ شفقت رکھا ہے؟ کبھی کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب کو کوئی تحفہ یا عیدی دی ہے؟ یا کسی بھی محروم انسان کو اس کی محرومی کا احساس دلائے بغیر کسی بھی طرح اس کی مدد کی ہے؟

محبت کی عطا:

ہر وہ انسان فیاض اور سخی ہوتا ہے، جو محبت کرنے والا انسان ہوتا ہے اور جو محبت کرتا ہے وہ اپنے محبوب پر سب کچھ نچھاور کر دیتا ہے۔ محبت کی جتنی اقسام ہیں تمام عطا اور بخشش پر قائم ہیں، والدین کی توجہ، اساتذہ کی شفقت اور دوستوں کی عنایتیں یہ ساری محبت ہی کی عنایتیں ہیں، کیوں کہ اگر یہ محبت نہ کرتے تو کچھ نہ دیتے۔

اپنے ہر قول و عمل سے اپنے شریکِ کار اور رفیقِ حیات کو احساس دلانا کہ آپ اس کو چاہتے ہیں، اس کے بارے میں فکر مند رہتے ہیں، اس کی محبت کی گہرائیوں میں اترنا چاہتے ہیں، اس کے بارے میں اپنے جذبات کے اظہار میں بڑی سخاوت کے ساتھ الفاظ کا استعمال کرتے ہیں، یہ ساری محبت ہی کی عنایات ہیں۔

بارش کا قطرہ:

بارش کا قطرہ کتنا چھوٹا ہوتا ہے، لیکن اپنی عطا و بخشش اور فیض رسانی کے اعتبار سے بہت بڑا ہوتا ہے، جو آپ کے ارد گرد رہتے ہیں، ان کو محبت، شفقت، احساس دیں خواہ ایک بول ہی ہو۔

ہر پیاسے پر موسلا دھار بن کر برسیں۔ کنجوسی سے کام نہ لیں، بارش رحمان کا تحفہ ہے اور آپ رحمان کے بندے ہیں، لہٰذا جو آپ کا نہیں اس میں آپ کیوں کر بخیلی کر سکتے ہیں؟

یاد رہے! بارش کی طرح برسنے اور سخاوت کرنے کا مطلب انکسار، سقوط اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فنا ہو جانا نہیں۔ کتنے ایسے بارش کے قطرے ہیں، جو زندگی اور تسلسل کا باعث بنتے ہیں۔ آپ لوگوں کو دیں، پھر دیکھیں آپ کی یہ بخشش کیا رنگ لاتی ہے۔ جتنے لوگ آپ سے مستفید ہوں گے، اتنی ہی خوشی اور اطمینان آپ کو میسر آئے گا۔

سرگوشی:

بارش کا تسلسل کے ساتھ ہونا اس کی اہمیت کم نہیں کرتا، بلکہ اس کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ ہمیں خوش بودار پھول اور لذیذ پھل مہیا کرتی ہے، لہٰذا بارش کا قطرہ بنیں جو خشک ہوتا ہے نہ ٹھنڈا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 27:

تحائف کا تبادلہ باہمی محبت کا ذریعہ ہے

ایک دوسرے کو تحائف دینا دوستی کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا﴾ [النساء: ٨٦]

''اور جب تمھیں سلام کیا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا وہی الفاظ لوٹا دو، بے شک اللہ ہر چیز کا خوب حساب لینے والا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''ایک دوسرے کو تحفہ دو، تم ایک دوسرے سے محبت کرو گے۔''

تحفہ قیمت کے اعتبار سے تو معمولی ہو سکتا ہے، لیکن جس کو دیا جاتا ہے اس کے لیے بہت بڑی خوشی کا باعث ہوتا ہے اور اس کی اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔ دینِ اسلام نے خاندانی اور معاشرتی تعلقات کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے، جو مذکورہ بالا حدیث سے بھی ثابت ہوتی ہے۔

تحفہ حقیقت میں الفت اور محبت کا ایک لطیف سا پیغام ہوتا ہے اور دوستوں اور رشتے داروں کے درمیان معاشرتی روابط کو گہرا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے، اس لیے جیسے ہی کوئی موقع ہاتھ آئے، اس کو اپنے کرم فرماؤں کو تحائف دینے کے لیے استعمال کریں۔ اگر آپ اپنے تعلق داروں کو بتانا چاہتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ وہ آپ کے لیے کس قدر اہم ہیں تو اپنے اس احساس کو بیان کرنے کے لیے ان کو سادہ سادہ سے تحائف دیں۔ ضروری نہیں کہ تحفہ بہت زیادہ قیمتی ہو، لیکن وہ جاذبِ نظر اور دلکش ہونا چاہیے۔

ہم میں سے ہر کوئی چاہتا ہے کہ اگر کوئی خوشی کا موقع آئے تو اس کو تحفہ دیا جائے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تحائف کا چہروں پر خوشیاں بکھیرنے اور دلوں کو صاف کرنے میں کتنا اہم کردار ہے۔

تحفہ خریدنے کے لیے چند ہدایات:

پہلے دیکھیے کہ آپ جس کو تحفہ دینا چاہتے ہیں، وہ کوئی آدمی ہے یا عورت یا بچہ! اس کی عمر کیا ہے؟ کیا اس کی کوئی امتیازی خوبی ہے جس کو تحفہ خریدتے وقت مدِنظر رکھنا چاہیے؟ کیا وہ تحفہ صرف اس کے لیے ہوگا یا تمام افرادِ خانہ اس میں شریک ہوں گے؟ کیا وہ شخص شادی شدہ ہے یا غیر شادی شدہ؟ اگر شادی شدہ ہے تو کیا اس کی اولاد بھی ہے؟ وہ کس طرح گھر میں رہتا ہے، وہ اپنی چھٹیاں اور فارغ اوقات کس طرح گزارتا ہے؟ کیا اس کا کوئی خاص مشغلہ ہے؟ کیا وہ خوش بو اور پھول پسند کرتا ہے یا کسی مخصوص برانڈ کے چاکلیٹ یا مٹھائی کا دل دار ہے؟

تحفے کے انتخاب کے وقت ضرورت کو مدِنظر نہ رکھیں، بلکہ ذوق کو سامنے رکھیں، جب تحفہ خریدنے کا فیصلہ کر لیا جائے تو بہتر یہ ہے کہ اس کی کوالٹی، رنگ اور شکل اس شخص کے ذوق اور ماڈل کے مطابق ہو جس کو تحفہ دینا ہے، کیوں کہ ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ جب ہم کو کوئی تحفہ دے تو وہ معیاری اور عمدہ ذوق کے مطابق ہو۔ بل کو کچھ وقت تک سنبھال کر رکھنا چاہیے، کیوں کہ چیز کو تبدیل کرنے کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ اگر وہ تحفہ کوئی الیکٹرونک چیز ہو تو اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماڈل اور مارکہ اچھی طرح دیکھ لینا چاہیے۔

تحائف کو عمدہ انداز میں پیک کرنا بھی ایک فن ہے، جب خوب صورت ڈبے میں پیک تحفے کو پیش کیا جاتا ہے تو یہ تحفے کو رومان پرور بنا دیتا ہے اور اس کو بڑے شوق اور رچاؤ کے ساتھ قبول کیا جاتا ہے۔ اگر آپ کے پاس بازار جانے کا وقت نہ ہو یا آپ کو تحفہ خریدنے کا تجربہ نہ ہو تو آج کل انٹرنیٹ نے یہ سہولت بھی بہم پہنچا دی ہے۔ اب آپ گھر میں بیٹھے ہوئے انٹرنیٹ کے ذریعے سے تحفہ خرید کر بھیج سکتے ہیں۔

شخصیت کے مطابق تحفہ خریدیں، رومانوی شخصیت کے لیے بہتر ہے کہ ایسا تحفہ خریدا جائے، جس میں جمال، نزاکت اور رومان نظر آئے خواہ وہ سادہ اور سستا ہی ہو۔ عملی انسان کے لیے ایسا تحفہ خریدیں جو اس کے کام میں فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہو اور گھر کے کام میں استعمال ہو سکتا ہو۔

وضع دار شخص کے لیے ایسا تحفہ خریدیں، جس میں وطن، مٹی اور خاندانوں کے تعلق کا عکس نظر آئے، جیسے: کوئی علاقائی سوغات، کپڑا یا اس طرح کی خوب صورت چیز جو کسی علاقے کا طرہ امتیاز ہو۔

مخصوص مزاج کے آدمی کے لیے بہتر ہے کوئی ایسا تحفہ ہو، جو اس کے ذوق کی تسکین کرتا ہو، مثلاً: کوئی منفرد ڈیزائن کا ٹی سیٹ یا کوئی اس طرح کی چیز۔

پڑھے لکھے اور صاحبِ مطالعہ انسان کے لیے بہتر ہے کوئی ایسی کتاب منتخب کی جائے جو نادر اور منفرد ہو یا اس کے علمی اور ادبی رجحان کے مطابق اس کو کوئی رسالہ لگوا کر دیا جائے۔

تحفے کے آداب اور زبان:

ازدواجی زندگی میں تحفے کی ایک زبان ہوتی ہے، جس کو ہم فریقِ ثانی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک کوئی مخصوص پیغام پہنچانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

پہلی زبان ...... میاں بیوی کی زندگی میں تجدید:

شادی کے کئی سال بعد خاوند اپنی بیوی کو مسکراتے ہوئے تحفہ پیش کرتا ہے، لیکن تحفہ اگر بول سکتا تو اپنی زبانِ مقال سے کہتا: میں ازدواجی زندگی میں تجدید کا رمز ہوں۔

دوسری زبان ...... شکر:

ایک فریق کوئی اہم کام کرتا ہے یا بڑی شفقت سے گزرتا ہے تو دوسرا اس کو تحفہ دیتا ہے، جو کہتا ہے: آپ نے میرے لیے جو کیا میں اس کے لیے آپ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

تیسری زبان ...... سلامتی:

ایک آدمی موت کے منہ سے بچ کر آتا ہے یا کسی مہلک مرض سے شفایاب ہو جاتا ہے تو دوسرا اس کی خدمت میں تحفہ پیش کرتا ہے جو کہتا ہے: ”اللہ کا شکر ہے جس نے آپ کو سلامت رکھا۔“

چوتھی زبان ...... اظہارِ شوق:

جدائی کے بعد جب ملاقات ہوتی ہے تو شوقِ ملاقات کے طور پر تحفہ پیش کیا جاتا ہے جو کہتا ہے: ”میں کتنا آپ کی ملاقات کا مشتاق رہا ہوں؟“

پانچویں زبان ...... اظہارِ تاسف:

جب ہم اپنی کسی غلطی کی وجہ سے اپنے کسی پیارے کو ناراض کر لیتے ہیں تو ہم اس کو تحفہ پیش کرتے ہیں، جو اپنی زبان سے کہہ رہا ہوتا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں نے جو کیا مجھے اس پر افسوس ہے اور میں معذرت کرتا ہوں۔"

ان کے علاوہ اور بھی بہت ساری زبانیں ہیں جن کو تحفہ قوتِ اظہار دیتا ہے، لہٰذا جب ہم کو کوئی تحفہ دیتا ہے تو ہمیں اس کا مقصد سمجھنا چاہیے اور تحفہ دینے والے کے ساتھ ہم آہنگی کا اظہار کرنا چاہیے۔

تحفہ کس طرح پیش کیا جائے؟

اگر تحفے کو صحیح انداز میں پیش نہ کیا جائے تو وہ اپنی قدر و قیمت کھوسکتا ہے۔

تحفہ دینے کی اہم شرط یہ ہے کہ اس میں حیرانی اور ناگہانی کا عنصر موجود ہو، کیوں کہ جب انسان کو کوئی چیز اچانک اور خلافِ توقع ملتی ہے تو وہ بڑا متاثر ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ دیگر شرائط بھی ہیں، جیسے: خوب صورت پیکنگ کرنا، خوب صورت الفاظ تحریر کرنا، جو آپ کے احساسات کی ترجمانی کرتے ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 28:

لوگوں کے کام آئیں

جو انسان دوسرے انسانوں کے کام آتا ہے، ان کی سفارش کرتا ہے اور ان کے ساتھ تعاون کرتا ہے، لوگ اس کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے:

''اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب انسان وہ ہے، جو لوگوں کے لیے زیادہ کارآمد ہو۔ محبوب ترین عمل وہ خوشی ہے جو تم کسی مسلمان کو مہیا کرتے ہو، اس سے کوئی دکھ دور کرتے ہو، اس کا قرض اتارتے ہو یا اس کی بھوک مٹاتے ہو۔ اگر تم اپنے مسلمان بھائی کے کسی کام کے لیے اس کے ساتھ چلو تو یہ ایک ماہ اعتکاف کرنے سے بہتر عمل ہے۔''

اگر مزدور اور ملازم اس حدیث کی عظمت سے واقف ہو جائیں تو وہ اپنے معاملات بروقت نپٹائیں۔

قارئین کرام! یہ ''جہاں بھی ہوں کارآمد ثابت ہوں۔'' کا شعار اپنانے کا بہترین موقع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابِ عزیز میں بھی احسان کا حکم دیا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ﴾ [النحل: ۹۰]

''بے شک اللہ عدل اور احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ﴾ [النحل: ۳۰]

''جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے۔''

﴿اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ﴾ [بنی اسرائیل: ۷]

''اگر تم بھلائی کرو گے تو اپنے ہی نفس کے لیے کرو گے۔''

لہٰذا ضروری ہے کہ ہم لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک کریں اور ان کو ہر طرح کا فائدہ پہنچائیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند انسان وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچاتا ہے۔''

وہ اپنے مال اور اپنے مرتبے کے ساتھ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، کیوں کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، ان کو فائدہ پہنچانا درحقیقت ایک نعمت ہوتی ہے جو انسان کی عزت افزائی کا باعث بنتی ہے۔

ہر نیکی جو آپ کرتے ہیں وہ صدقہ ہے، یہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

''انسان جب صبح کے وقت بیدار ہوتا ہے تو اس کے تین سو ساٹھ جوڑوں پر تین سو ساٹھ صدقے واجب ہوتے ہیں۔''

یہ تو بہت زیادہ ہیں ہم تین سو ساٹھ صدقات کہاں سے لائیں؟ آیئے اس کا جواب اس حدیث مبارک میں ڈھونڈتے ہیں!

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''ہر روز جب سورج طلوع ہوتا ہے تو ہر نفس پر صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں کہاں سے صدقہ کروں، ہمارے پاس تو اتنا مال نہیں؟ آپ ﷺ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جواب دیا: ''صدقے کے ابواب بہت زیادہ ہیں، جیسے: اللّٰه أكبر، سبحان اللّٰه، الحمدللّٰه، لا إلٰه إلا اللّٰه، أستغفراللّٰه کہنا، نیکی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا، راستے سے کانٹا، پتھر اور ہڈی ہٹانا، اندھے کو راہ دکھانا، گونگے بہرے کو سمجھانا، کسی کو راستہ بتانا، کمزور کا بوجھ اٹھانا، کسی فریاد کرنے والے کی فریاد رسی کرنا، یہ سارے کے سارے تمھارے تمھاری جان پر صدقہ کرنے کے راستے اور دروازے ہیں۔ تمھارے لیے اپنی بیوی کے ساتھ مجامعت کرنے میں بھی اجر ہے۔''

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قضائے شہوت میں کیوں کر اجر ہو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تمھارا کوئی بیٹا ہوتا، تم اس کے ساتھ بڑی اچھی امید وابستہ کرتے اور وہ مر جاتا تو کیا تم گمان کرتے ہو کہ تم کو اس کا اجر ملے گا؟'' میں نے کہا: ضرور۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا تم نے اس کو پیدا کیا ہے؟'' میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا ہے۔ آپ نے پوچھا: ''کیا تم نے اس کو ہدایت دی۔'' میں نے کہا: اللہ نے دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا تم اس کو رزق دیتے رہے ہو؟'' میں نے جواب دیا: بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو رزق دیتا رہا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسے ہی اس کو حلال میں رکھ اور حرام سے بچا، اگر اللہ تعالیٰ چاہے اس کو زندہ رکھے اور چاہے تو فوت کر دے، تیرے لیے اجر ہی ہو گا۔''

جو انسان کسی مومن سے دنیا کے کسی دکھ کو دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دن اس کے دکھ کو دور کرے گا اور ''جیسا کام ویسا بدلہ'' کے قاعدے کے مطابق اس کو صلہ دیا جائے گا۔

جو کسی تنگ دست انسان کی تنگ دستی دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی تنگ دستی دور کرے گا۔ جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

یہ مادی اور معنوی دونوں طرح کی پردہ پوشی ہے۔ کسی ننگے کو کپڑے پہنانا، کسی کے عیب چھپانا؛ دونوں ستر پوشی میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے انسان کو اس کے گناہوں اور عیبوں سے پردہ اٹھا کر رسوا نہیں کرے گا۔ فرمانِ نبوی ہے:

''اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔''

یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ دوسروں کے کام آنا کتنا مرتبے والا کام ہے اور جس طرح انسان کام کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اسی طرح کا بدلہ دے گا۔ انسان اپنے مال، علم، منصب، معاونت، نصیحت، مشورے یا کسی بھی عمل کے ذریعے دوسرے انسان کے کام آ سکتا ہے۔

بسا اوقات انسان کسی دوسرے کو اتنا اہم مشورہ دیتا ہے جس کو کسی قیمت کے ساتھ نہیں تولا جا سکتا۔ یہ بھی نفع رسانی کی ایک صورت ہے، پھر کسی تنگ دست کو مہلت دینا، لوگوں کے کام کے لیے ان کے ساتھ چلنا، وقت نکالنا؛ یہ تمام کام بھی انسانیت کی خدمت کے زمرے میں آتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ہر مسلمان کو حکم دیا ہے:

''وہ دوسرے مسلمان کو جس طرح کا بھی فائدہ پہنچا سکتا ہے ضرور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچائے۔'' (رواہ مسلم)

کسی مریض کو دم کرنا، کسی طالب علم کو امتحان کی تیاری کروا دینا یا کسی بھی اچھے اور مباح کام میں تعاون کرنا، نیک سرشتی اور ایمان کی علامت ہے۔ مسلمان کی سرشت کھجور کے درخت اور شہد کی مکھی کی طرح کثیر الفوائد سرشت ہے۔ خدمتِ خلق وہ عمل ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ بنا دیتا ہے ؎

کرو مہربانی تم اہلِ زمین پر
خدا خوش ہو گا عرشِ بریں پر

نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: بہترین عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مومن کو خوش کرنا، بھوکے کو کھانا کھلانا، ننگے کو کپڑے پہنانا یا اس کا کوئی بھی کام کرنا۔''

خدمتِ خلق کے منصوبے:

1. اپنے محلے داروں کے حالات سے آگاہی حاصل کریں اور ضرورت مندوں کو تلاش کریں۔
2. مدد کے مستحق افراد کے حالات اکٹھے کریں۔
3. مال داروں کو خرچ کی ترغیب دیں۔
4. صدقہ وزکات کا مال اکٹھا کریں۔
5. ضرورت مندوں سے ملیں۔
6. زکات وصدقہ دینے سے پہلے ان کو دین کی دعوت ضرور دیں۔
7. بیوہ اور ضرورت مند خواتین کی ذمے داری خواتین کو سونپیں۔
8. مریضوں کی حوصلہ افزائی کے لیے ہسپتالوں میں جائیں اور ان سے ملیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9. خون جمع کرنے کا بندوبست کریں۔
10. قیدیوں کے گھر والوں سے ملیں۔
11. علمی اور دینی درسوں کا اہتمام کریں اور ان میں زندگی کے تمام طبقے کے افراد کو مدعو کریں، ان کی دینی راہنمائی کا بندوبست کریں۔
12. مزدوروں کو خیر سگالی کا پیغام دیں، ان کے مسائل جاننے اور حل کرنے کی کوشش کریں۔
13. پڑوسیوں کا خیال رکھیں اور ان کو ملنے کی کوشش کریں۔
14. معذوروں اور بیماروں کی دل جوئی کریں۔ ریٹائرڈ افراد کے لیے رضا کارانہ طور پر کام کریں اور ان کے لیے مفید کام ڈھونڈیں، تاکہ وہ بے کار ہونے کے بجائے مصروف رہیں۔
15. یتیم خانوں کا دورہ کریں اور یتیموں کے سر پر دستِ شفقت رکھیں۔
16. دینی تعلیمات کا شعور اجاگر کرنے کے لیے پبلسٹی کے تمام جدید ذرائع استعمال کریں اور ان پر موثر جملے لکھیں، جیسے: حجاب، عفت کا ضامن ہے۔
17. محتاجوں اور طالب علموں کی مدد کریں، ان کے کھانے کا بندوبست کریں۔
18. شکایات اور فتوی بکس لگائیں اور لوگوں کے مسائل سن کر کسی عالم دین سے ان کا جواب لے کر رازدارانہ انداز میں اس کو سائل تک پہنچائیں۔
19. محلے کے بچوں بچیوں کے لیے قرآنِ کریم کی تعلیم کا اہتمام کریں۔
20. اچھے رشتے تلاش کرنے میں لوگوں کی مدد کریں۔
21. ویلفیئر تنظیموں کے ساتھ تعلق رکھیں اور لوگوں کے کام آئیں۔
22. کتاب و سنت کے مطابق عمل کی تلقین کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

23 محلے کے بچوں کے درمیان تعلیمی تربیتی مقابلے کروائیں، گرمیوں کی چھٹیوں میں مختصر تربیتی کورسوں کا اہتمام کریں۔

24 کمپیوٹر کورس، سیلف ڈیفنس، سکاوٹنگ، فرسٹ ایڈ، خطابت وغیرہ، جس کام میں بھی آپ کو مہارت حاصل ہے لوگوں کو بھی سکھائیں۔[1]

---

[1] كن نافعاً أين ما كنت، الشيخ محمد صالح المنجد.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 29:

دوسروں کے ساتھ تعاون کریں

اپنی استطاعت کے مطابق لوگوں کے ساتھ تعاون کریں، لیکن اس وقت جب کوئی کہے، تاکہ آپ فضولیات سے دور رہیں۔

لوگوں کو حکم دینے سے بھی گریز کریں، یہ قابلِ نفرت رویہ ہوتا ہے۔
مذاق کم کریں، یہ بھی ہر شخص کو قبول نہیں ہوتا۔ وقت بے وقت کا مذاق اچھا نہیں ہوتا، بلکہ یہ کسی وقت عداوت کا سبب بھی بن جاتا ہے۔

دوسروں کے ساتھ مل کر رہنا اور ایک دوسرے کے کام آنا ایسا رویہ ہے جو انسانی معاشرے کو لکڑیوں کے گٹھے کی طرح مضبوط بنا دیتا ہے جس کو توڑنا آسان نہیں ہوتا۔

❁ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ کی تعمیر کا حکم دیا تو انھوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر فوراً عمل کرنا شروع کر دیا اور اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو اپنا معاون بنایا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے والد کی فرماں برداری کی اور عمارت مکمل ہونے تک ان کے ساتھ تعاون کیا۔

اللہ تعالیٰ اس واقعے کو ذکر کرتے ہیں:

﴿وَ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ اِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ [البقرة: ٢٧]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور (یاد کرو) جب ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے (اور دعا کر رہے تھے) اے ہمارے رب! تو ہم سے (یہ نیکی) قبول کر لے، بے شک تو ہی خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔''

❁ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کو دعوتِ حق دینے کے لیے بھیجا تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنی معاونت کے لیے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی ساتھ بھیجنے کی درخواست کی اور کہا:

﴿وَ اجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ۝ هٰرُوْنَ اَخِی ۝ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ۝ وَ اَشْرِكْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ﴾ [طٰہٰ: ۲۹۔ ۳۲]

''اور میرے لیے میرے کنبے میں سے ایک وزیر بنا دے (یعنی) میرے بھائی ہارون کو، اس کے ساتھ میری کمر مضبوط کر دے اور اسے میرے کام (نبوت) میں شریک کر دے۔''

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی درخواست قبول کی اور ان کو ان کے بھائی کے ساتھ تقویت پہنچائی۔ ان دونوں نے دعوت الی اللہ کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کیا، حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو فرعون اور اس کے لشکر پر فتح نصیب فرمائی۔

❁ اللہ تعالیٰ نے (بادشاہ) ذوالقرنین کو عظیم الشان سلطنت سے نوازا۔ وہ زمین مشرق سے لے کر مغرب تک چکر لگاتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو قوت و اقتدار بخشا تھا، وہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور عدل و انصاف کے مطابق حکمرانی کرتا۔

زمین میں یاجوج ماجوج نامی ایک فسادی قوم رہتی تھی، جو اپنے ہمسائیوں پر حملہ کرنے کے بعد ان کا مال لوٹ لیتے اور ان پر سخت ظلم کرتے۔ ان کمزور اور مظلوم لوگوں نے ذوالقرنین سے فریاد کی اور اس سے کہا کہ وہ ایک عظیم الشان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بند تعمیر کر دیں جو ان کا راستہ روک لے۔ قرآن کریم میں ہے:

﴿قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ سَدًّا﴾ [الكهف: ٩٤]

''وہ کہنے لگے: اے ذوالقرنین! بے شک یاجوج اور ماجوج اس سرزمین میں فساد کرنے والے ہیں تو کیا ہم تیرے لیے کچھ پیداوار طے کر دیں اس (شرط) پر کہ تو ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دے؟''

ذوالقرنین نے ان کی درخواست قبول کر لی اور ان سے کہا کہ وہ تمام متحد ہو کر اس کام کے لیے تعاون کریں، کیوں کہ ایک بہت بڑا بند تعمیر کرنا بہت مشکل کام ہے، جس کے لیے بہت زیادہ مشقت اور افرادی قوت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ رَدْمًا﴾ [الكهف:٩٥]

''اس نے کہا: میرے رب نے مجھے اس میں جو قدرت دی ہے بہت بہتر ہے، چنانچہ تم میری (افرادی) قوت سے مدد کرو، میں تمھارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط بند بنا دوں گا۔''

تمام لوگوں نے ایک ساتھ مل کر کام کیا اور اتنا زیادہ لوہا اکٹھا کیا جو پہاڑوں تک جا بلند ہوا، انھوں نے اس لوہے کو پگھلا کر اس سے ایک بہت بڑا بند تعمیر کیا اور اس طرح ان فسادیوں سے جان چھوٹی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ نبی کریم ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ پہنچے تو آپ ﷺ نے جو سب سے پہلا کام کیا وہ مسجدِ نبوی کی تعمیر تھی، تمام صحابہ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مل کر کام کیا اور مسجد کو تعمیر کیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام جنگوں میں اس طرح ایک ہاتھ بن کر کام کرتے۔ جنگِ خندق میں حضرت سلمان فارسی کے مشورے سے خندق کھودنے کا کام شروع ہوا تو تمام مسلمانوں نے مل کر خندق کھودی اور کافر اس اچانک افتاد سے گھبرا گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے دشمنوں پر فتح نصیب فرمائی۔

تعاون کیا ہے؟

تعاون کا مطلب ہے لوگوں اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ایک دوسرے کا دست و بازو بن کر کام کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾ [المائدة: ٢]

"اور تم نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔"

تعاون زندگی کی ایک بنیادی ضرورت ہے، کسی بھی فرد کے لیے اکیلے ہی زندگی کے بوجھ اٹھانا ممکن نہیں۔ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے:

"جس کے پاس فالتو سواری ہے وہ اس کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں۔ جس کے پاس زائد از ضرورت سامان ہے وہ اس کو دے دے جس کے پاس نہیں۔" (مسلم، أبو داود)

نبی کریم ﷺ نے خادموں کی مدد کرنے کی ترغیب دی ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ان پر ناقابلِ برداشت بوجھ نہ ڈالو، اگر بوجھ ڈالو تو ان کی مدد کرو۔''

اللہ تعالیٰ بہترین مدد کرنے والا ہے۔ مسلمان ہمیشہ اپنے ہر کام میں اللہ تعالیٰ ہی سے مدد طلب کرتا ہے، ہر نماز میں اس کے سامنے گڑگڑاتا ہے:

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ [الفاتحة: ٤]

''(اے پروردگار!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے تعاون کو تمام مخلوقات کی فطرت میں گوندھ دیا ہے، خواہ وہ بڑی ہو یا چھوٹی۔ چیونٹی کو دیکھیے وہ کس طرح اپنی خوراک اکٹھی کرنے اور دشمنوں کے خلاف صدر بندی میں تعاون اور اتحاد کا مظاہرہ کرتی ہے۔ انسان کو جو صاحبِ عقل وشعور ہے، تعاون کے باب میں سب سے آگے ہونا چاہیے۔

''ایک ایک اور دو گیارہ'' کے مصداق جب ایک مسلمان دوسرے کے ساتھ تعاون کرتا ہے تو ان کی محنت دوگنا ہو جاتی ہے اور وہ جلد اور بہتر طریقے سے اپنے مقصد کو پا لیتے ہیں، کیوں کہ تعاون وقت اور محنت دونوں کو بچاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''مومنوں کی آپس کی محبت، شفقت اور رحم دلی کی مثال جسم کی ہے کہ جب ایک عضو بیمار ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے سارا جسم بخار اور شب بیداری میں مبتلا رہتا ہے۔'' (مسلم)

آپ ﷺ فرماتے ہیں:

''جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے۔'' (ترمذي)

''ایک مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی طرح ہوتا ہے جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے کو مضبوط کرتے ہیں۔'' (متفق علیہ)

''تمھارا کمزور کو اپنی قوت کے ساتھ مدد پہنچانا بھی صدقہ ہے۔'' (أحمد)

ناقابلِ قبول تعاون وہ ہے جو شر، برائی اور فساد پر مشتمل ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾ [المائدة: ۲]

''اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔''

مسلمان جب کسی کو گناہ کرتا دیکھے تو اس کا مذاق نہ اڑائے، کیوں کہ اس کا مذاق اڑانا شیطان کی مدد کرنا ہے، بلکہ اس کو روکنا، غلطی پر متنبہ کرنا اور نصیحت کرنا اس کا فریضہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ نمبر 30:

حوصلہ افزائی، دوسرے کے لیے مسرت کا باعث بنتا ہے

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے جنگِ بدر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: شاید آپ کو ڈر ہے کہ انصار صرف اپنے علاقوں کی حد تک آپ کی مدد کے پابند رہیں؟ میں انصار کی ترجمانی کرتے ہوئے کہتا ہوں:

''جس رخ سفر کرنا چاہیں کریں، جس کے ساتھ تعلق جوڑنا چاہیں جوڑیں، جس کے ساتھ تعلق ختم کرنا چاہیں ختم کریں، ہمارے اموال سے جو چاہیں جتنا چاہیں لے لیں اور جو چاہیں چھوڑ دیں، جو آپ لے لیں گے وہ ہمیں اس سے زیادہ پیارا ہوگا جو آپ چھوڑ دیں گے، آپ جو حکم دیں گے ہم آپ کے پیچھے ہوں گے، اگر آپ برک الغماد نامی جگہ تک بھی پہنچ جائیں گے تو ہم بھی آپ کے ساتھ ہی چلتے جائیں گے، اللہ کی قسم! اگر آپ ہمیں اس سمندر تک لے جائیں اور اس میں داخل ہو جائیں تو ہم بھی آپ کے ساتھ ہی کود پڑیں گے۔''

حضرت سعد کی بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''چلو، تمھارے لیے مژدہ ہے! اللہ تعالیٰ نے ان دو گروہوں میں سے ایک کا مجھے دینے کا وعدہ کیا ہے۔''[1]

[1] الرحیق المختوم: (ص: ۲۳۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسروں کی حوصلہ افزائی کریں اور ہمیشہ مثبت پہلو تلاش کریں:

جس حد تک ممکن ہو لوگوں کی حوصلہ افزائی کریں، ان میں اچھے پہلو تلاش کریں اور ان کے دلوں کو خوشی سے معمور کریں۔

جان رکھو! حوصلہ افزائی کا دوہرا فائدہ ہوتا ہے۔ ایک تو آپ کسی انسان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، دوسرا آپ کا اپنا بھی سیروں خون بڑھ جاتا ہے۔

ہمیشہ صابر بن کر رہیں اور دوسروں کو ہمیشہ امید افزا نظر سے دیکھیں۔ ہم میں سے ہر انسان کو ایسے انسان کی ضرورت ہوتی ہے جو ہم پر اعتماد کرے اور ہم سے اس کا اظہار بھی کرے، اس لیے ضرورت مندوں کی حوصلہ افزائی میں بخل سے کام نہ لیں۔

ہر وہ اچھا لفظ جو آپ کسی کی پیٹھ ٹھونکنے کے لیے کہتے ہیں، وہ خوشی اور مسرت کے پھلوں سے لدا ہوا آپ ہی کی طرف لوٹ کر آتا ہے۔

لوگوں کو حوصلہ دینا اور ان کی ہمت افزائی کرنا ان کی ترقی اور بہتری میں مدد کرتا ہے اور وہ اس خوب صورت شکل کے قریب ہو جاتے ہیں، جس میں ان کے دوست احباب ان کو دیکھنا چاہتے ہیں۔

حوصلہ افزائی کی اہمیت کو کم نہ سمجھیں، کیوں کہ یہ بعض لوگوں کے لیے ایسی زبردست مہمیز ثابت ہوتی ہے کہ وہ ناامیدی اور ناکامی کے ڈر سے بے پروا ہو کر اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ایڑھی سے چوٹی تک کا زور لگا دیتے ہیں۔ ہم میں سے ہر کوئی حوصلہ افزائی کی صلاحیت رکھتا ہے، لیکن اکثر لوگ اپنے احساسات دوسرے تک صحیح طور پہنچانے کی صلاحیت نہیں رکھتے، دوسرے کی نفسیاتی حالت سے بے خبر خواہ مخواہ اصرار اور مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہیں۔

اپنے مقصد تک پہنچنے اور منفی نتائج سے بچنے کے لیے دوسروں کی حوصلہ افزائی کے درج ذیل طریقے اپنائیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام میں اپنے ساتھیوں کی آرا اور تجاویز کو سننے کے لیے ہمیشہ دروازہ کھلا رکھیں۔ بالخصوص جب آپ کسی انتظامی منصب پر فائز ہوں، کیوں کہ کسی کی رائے یا تجویز کو محض بڑے جوش جذبے اور توجہ سے سننا ہی اس کے لیے ایک بڑا مثبت محرک ثابت ہوتا ہے۔ اگر آپ اس کی کسی تجویز پر عمل کر دکھاتے ہیں تو اس کی وجہ سے وہ کام میں زیادہ جوش جذبہ اور سرگرمی دکھائیں گے۔

جب آپ حوصلہ افزائی پر مبنی الفاظ کا استعمال کریں تو اپنے مطلوبہ مقصد پر زور دینے کے بجائے دوسروں کی ضروریات پر زور دیں، اس طریقے سے ایک تو آپ دوسروں کے لیے اپنی قدر کا اظہار کریں گے اور دوسرے ان کے احساسات پر بھی توجہ دیں گے، اس کی وجہ سے ان کے ذہن میں آپ کا اچھا تاثر قائم ہوگا اور وہ آپ کو اپنا خیر خواہ سمجھیں گے۔

ہر وقت مثبت الفاظ کے ساتھ ہمت بندھائیں، اس کو صرف اس وقت تک محدود نہ رکھیں، جب تک آپ کو اس سے کام ہو یا کوئی ڈپریشن کا شکار ہو یا کوئی قابلِ تعریف کام کرے۔ اپنے اِرد گرد کے افراد کی کارکردگی کو سراہیں، ان کے سراپے اور برتاؤ کی مسلسل تعریف کرتے رہا کریں، اس سے آپ کا ان پر اعتماد پیدا ہوگا۔ جب آپ اپنا کام بروقت ختم کر لیں تو دوسروں کی حوصلہ افزائی کے طور پر اپنی خدمات پیش کریں، تاکہ آپ کا وہ دوست جو کام کے بوجھ تلے مایوسی کا شکار ہو چکا ہو، اس کے چہرے کی رونق بحال ہو جائے۔ اگر وہ انکار کرے تو ان پر بوجھ نہ ڈالیں، لیکن اس کو بتائیں کہ آپ ہر وقت اس کی مدد کے لیے تیار ہیں، تاکہ اس کو آپ کی مدد اور تعاون کا احساس رہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

30 تذاکر لتدخل قلوب الناس

مکتبہ بیت السلام

ریاض
Tel: +966114381155 - +966114381122 Fax: +966114385991
Mob: +966542666646,+966566661236,+966532666640

لاہور
رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
Email: bait.us.salam1@gmail.com Fb:Baitussalam book store
Mob: 0321-9350001 0320-6666123 Tel: 042-37361371